الصرف ام العلوم والنحو ابوھا

قوانینِ علمِ صرف

مع ابواب و مصادر اور اہم تعلیلات

مختصر مقدمہ صرف

ترتیب و تنقیح:

عبد الصبور شاکر

جامعہ دار العلوم ربانیہ

بستی ریاض المسلمین پہلور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

آئینہ قوانین علم صرف

از: ابوالزبیر عبدالصبور ساکر فاروقی

1 پہلی ملاقات..1

2 مقدمہ علم الصرف..2

3 قوانین وابناء علم صرف..9

4 ثلاثی مزید فیہ کا بیان..27

5 رباعی مجرد و مزید فیہ..32

6 قوانین مہموز..34

7 قوانین مثال..38

8 قوانین اجوف..42

9 قوانین ناقص..47

10 قوانین مضاعف..52

11 متفرق قوانین..54

12 لغت سے صیغہ جات کے معانی دیکھنے کا طریقہ..56

13 فہرسیں..58

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب:
ان تمام ہستیوں کے نام، جن کے دست تعاون سے اس درجہ تک پہنچنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

پہلی ملاقات

بندہ کوئی مصنف نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسالہ کوئی باقاعدہ تصنیف ہے۔ بلکہ یہ اکابر وسلف کی کتب وتقریری مباحث سے اخذ کردہ ایک مجموعہ ہے۔ جس میں صرف الفاظ بندہ کے ہیں باقی تمام اشیاء سلف کی ہی ہیں۔ اس لئے کوئی غلطی نظر آجائے تو اسے بندہ کی تقصیر سمجھ کر معاف فرمادیں، نیز بندہ کو اس غلطی پر مطلع ضرور فرمادیں۔ تاکہ آئندہ اس کی اصلاح ہوسکے۔

چونکہ کتابیں لکھنا دورِ حاضر میں ایک مشغلہ بن گیا ہے۔ اس لیے ہر علم پر درجنوں کتابیں میسر ہیں۔ اس طرح بندہ کی کوشش بظاہر فضول معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جن مدارس میں ''علم الصرف'' پڑھائی جارہی ہے وہاں ''ارشاد الصرف'' کا داخلہ ممنوع ہے (بوجہ مطول ہونے کے) اور ''ارشاد'' کے متمنی ''علم الصرف'' کا استہزاء کرتے ہیں (بوجہ مختصر ہونے کے)۔ حالانکہ یہ دونوں کتب اپنی اپنی جگہ مسلم ہیں۔ بندہ نے یہ کوشش کی ہے کہ اس رسالہ میں دونوں کتب، نیز ''علم الصیغہ'' کا کچھ رنگ بھی اس میں آجائے۔ تاکہ اگلے درجہ میں جاکر ''علم الصیغہ'' سے نامانوسیت نہ رہے۔ نیز صرف بہائی کی کمی بھی اس میں پوری کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مزید جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے سب سے اول ہمارے استاذ محترم خلیفہ مجاز حضرت حافظ پیر ذوالفقار نقشبندی مدظلہ حضرت مولانا عطاء اللہ نقشبندی مدظلہ کی تقریری کاپی، (جو انہوں نے ہمیں پڑھاتے وقت املاء کرائی تھی)، ۲۔ معارف الصرف، ۳۔ مولانا غلام رسول صاحب سابق استاذ الحدیث جامعہ ربانیہ کی کاپی، ۴۔ قانونچہ کھیوالی، ۵۔ تمرین الصرف، ۶۔ ابواب الصرف، ۷۔ تسہیل الصرف، ۸۔ اور انعام الصرف قابل ذکر ہیں۔

رسالہ ہذا کی خصوصیات:

☆...... اصطلاحاتِ صرف ایک جگہ یکجا کردی ہیں۔ تاکہ جب بھی اصطلاحی لفظ آئے طلباء کو پریشانی نہ ہو۔

☆...... باب اول کی تمام گردانیں لکھ دی ہیں۔ نیز جو گردانیں عربی میں مستعمل ہیں اور صرف بہائی میں نہیں ہیں انہیں بھی لکھ دیا ہے۔ نیز ان کے ساتھ ساتھ ان کے صیغے بھی لکھ دیے ہیں۔

☆...... مضارع سے ملتی جلتی گردانیں حذف کردی ہیں تاکہ کتاب پر زیادہ بوجھ نہ بنے۔

☆...... اس کتاب میں خاص طور پر تین کتب، علم الصرف، ارشاد الصرف، اور علم الصیغہ کی خصوصیات سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆...... ماضی مضارع کے صیغوں کی انفرادی واجتماعی علامات علیحدہ کر کے لکھ دی ہیں۔

☆...... علم الصیغہ کی ترتیب پر ابواب مہموز کو پہلے ذکر کردیا ہے۔ تاکہ اگلے درجہ میں جاکر کوئی پریشانی نہ ہو۔ نیز قوانین کی ترتیب بھی ممکن حد تک علم الصیغہ والی رکھی گئی ہے۔ اگرچہ بعض جگہ پر ایسا نہیں ہوسکا۔ چنانچہ اگلے درجہ میں علم الصیغہ کے بغیر بھی صرف کے پرچہ کی تیاری ہوسکتی ہے۔ اگرچہ بعض اہم مباحث رہ گئی ہیں (کہ کتاب کی طوالت کا خطرہ تھا)

☆...... قوانین ختم ہونے پر اس کے متعلقہ ابواب ومصادر لکھ دیے ہیں۔ نیز یہ مصادر ''ابواب الصرف'' کی ترتیب پر لکھے ہیں۔ لہٰذا جو حضرات گردانیں یاد کرانے کے لیے ابواب الصرف استعمال کرتے ہیں ان کے لیے یہ طریقہ نہایت مفید رہے گا۔

☆...... فضول طوالت والی اشیاء حذف کردی ہیں۔ لیکن اس طرح کہ قانون میں ان کی طرف اشارہ بھی کردیا ہے۔ تاکہ اگر کوئی قانون سے حکم، شرائط وغیرہ نکالنا چاہے تو آسانی سے نکال سکتا ہے۔

☆...... صرف کبیر کے سامنے صیغہ، بحث اور ترجمہ بھی ذکر کردیا ہے۔

☆...... صیغہ جات بنانے کے لیے قواعد طلباء کے اذہان کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ نیز بنانے کا طریقہ علم الصرف سے اخذ کردہ ہے اگرچہ انداز ارشاد الصرف والا ہے۔

☆...... بعض مدارس میں قانون کے نام کی جگہ قانون کا نمبر استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے نمبر بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اور ساتھ سیریل نمبر بھی درج کردیا گیا ہے۔ تاکہ قانون تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

رسالہ ہذا سے استفادہ کا طریقہ:

سب سے پہلے مقدمہ اچھی طرح سمجھا کر پڑھایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ صفحہ نمبر ۶ والی صرف صغیر شروع کرادی جائے۔ بعدازاں صرف کبیر بھی شروع کرادی جائیں۔ تاکہ جب مقدمہ ختم ہوتو ثلاثی مجرد کی تمام صرف کبائر بھی مکمل ہوچکی ہوں۔ مشق اور صیغہ جات پر زیادہ زور دیا جائے اور علامات کے ذریعے ان کی نشاندہی کی جائے۔ اور سنا بھی اسی ترتیب سے جائے۔ صیغہ جات نکلوانے کے لیے قرآن مجید بہترین چیز ہے۔ (اس کے علاوہ بندہ ایک کتاب مرتب کرنے کی کوشش کررہا ہے جس میں قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے صیغہ جات، حروف تہجی اور قوانین کے اعتبار سے مرتب ہوں، نیز مشکل و غریب صیغہ جات کی نشاندہی بھی ہوتاکہ مبتدی اساتذہ وطلباء کرام کے لیے کوئی مسئلہ نہ ہو۔) سہ اقسام، شش اقسام، اور ہفت اقسام کی اچھی طرح مشق کرائی جائے۔ نیز حروف اصلی بار بار نکلوائے جائیں۔ حتی کہ ابتدائی دوماہ میں اس کے علاوہ اور کوئی کام نہ کیا جائے۔

جب قوانین شروع ہوجائیں تو ان سے متعلقہ صرف صغیر پڑھائیں نیز ان میں ابتداء میں قوانین لگا کر بھی دکھائیں۔ چند ایک کے بعد یہ کام طلباء کے سپرد کردیں۔ تاکہ وہ خود قوانین کو لگا کر آیا کریں۔ کبھی کبھی صیغہ جات نکلواتے وقت مقابلہ بازی بھی کرائیں۔ اور کبھی طلباء کے ذمے لگادیں۔ کہ کل آپ نے اتنے صیغے تلاش کر کے لانے ہیں۔ جن میں قوانین لگے ہوئے ہوں۔ کبھی صیغے سن کر نکلوائیں اور کبھی لکھوا کر، تاکہ ان کی اچھی طرح پریکٹس ہوجائے۔ جب صیغے صحیح نکالنے آگئے تو سمجھیں طلباء کو صرف آنی شروع ہوگئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ علم صرف

ہر علم کے جاننے سے پہلے چند امور کا جاننا ضروری ہے، کیونکہ ان کے جان لینے سے اس علم کے شروع کرنے میں پوری بصیرت حاصل ہو جاتی ہے۔ علم صرف میں وہ چند چیزیں درج ذیل ہیں۔

☆......نام علم، ☆......صرف کے معانی، ☆......تعریف علم صرف، ☆......موضوع علم صرف، ☆......مقام علم صرف، ☆......غرض وغایت علم صرف، ☆......مبادی علم صرف، ☆......نام مدون علم۔

ذیل میں ہر ایک کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

(1) نام علم: اس علم کے پانچ مشہور نام ہیں، **علم صرف ، علم التصریف ، علم المیزان ،علم الصیغه ، علم الاشتقاق.**

(2) صرف کے معانی: لفظ صرف کے چند معانی ہیں، پھیرنا، پگھلنا، پریشان ہونا، زیور، سونا چاندی کا خرچ، گردش زمانہ اور حادثہ۔

(3) تعریف علم صرف: **اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِها اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمِ الثَّلاثِ مِنْ حَيْثُ الْاَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالتَّعْلِيْلِ.**

ترجمہ: علم صرف چند ایسے اصولوں کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلموں (اسم، فعل، حرف) کے حالات پہچانے جاتے ہیں، باعتبار اصل بناء اور تعلیل کے۔

(4) موضوع علم صرف: **اَلْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيغَةِ وَالْبِنَاءِ۔** ترجمہ: کلمہ باعتبار ''صیغہ'' اور ''بناء'' کے۔

(5) غرض وغایت علم صرف: **صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الصِّيغَهِ۔** ترجمہ: ذہن کو صیغہ میں غلطی کرنے سے بچانا۔

(6) مبادی علم صرف: علم صرف کے مبادی وہ مقدمات ہیں جنہیں کلام عرب کے استعمال اور جستجو سے نکالا گیا ہو۔

(7) مقام علم صرف: تمام علوم میں علم صرف کو بڑی اہمیت حاصل ہے، بلکہ صرف ونحو تمام علوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں، جیسے مقولہ مشہور ہے، **اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا.** یعنی علم صرف تمام علوم کے لئے بحیثیت ماں کے ہے۔

(8) واضع علم صرف: اس علم کے بنانے والے کے بارے میں چند قول ہیں۔

۱: حضرت معاذ بن مسلم ہروی رحمہ اللہ علیہ...... ۲: ابو عثمان مازنی رحمہ اللہ علیہ...... ۳: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ......

متفرق فوائد:

اصطلاح: اصطلاح کا معنی ہے جمع کرنا، اور اصطلاح میں ایک مخصوص قوم کا ایک امر اتفاق کرنا۔

لغت: لغت کا معنی ہے بولی (زبان)۔ اور اصطلاح میں ان الفاظ کو کہتے ہیں کہ جنہیں کوئی قوم بول کر اپنے دل کی بات دوسرے کو سنا سکے۔

صیغہ: صیغہ کا معنی ہے سونے کو پگھلا کر قالب میں ڈالنا، اور اصطلاح میں حروف، حرکات وسکنات کو ترتیب دینے سے جو شکل حاصل ہو اسے صیغہ کہتے ہیں۔

تنوین: ایسے نون ساکن کو کہتے ہیں جو پڑھنے میں تو آئے لیکن لکھنے میں نہ آئے جیسے **كِرَامًا، عِظَامٌ** وغیرہ۔

حروف جارہ: کل سترہ ہیں۔

بَـاء و تَـاء و كَـاف و لَام و وَاؤ ، مُـنْـذ و مُـذ خَـلا رُبَّ ، حَـاشـا ، مِـن ، عَـدا ، فِي ، عَن ، عَلٰى ، حَتّٰى ، اِلٰى

حروف ناصبہ: کل چار ہیں۔ **اَن ، لَن ، كَـي ، اِذًا.** **حروف جازمہ:** کل پانچ ہیں۔ **اِن ، لَم ، لَمّا ، لامِ اَمر، لائے نهی۔**

حروف حلقی: کل چھ ہیں۔ھمزہ ، ھاء ، حاء ، خاء ، عین ، غین. **حروف نداء:** یا ، اَیَا ، ھَیَا، اَیِ ، ھمزہ مفتوحہ (اَ) .

حروف علت: تین ہیں۔واؤ،الف،یاء۔ان کا مجموعہ وائے ہے۔

ضمہ: پیش کو کہتے ہیں۔**فتحہ:** زبر کو کہتے ہیں۔**کسرہ:** زیر کو کہتے ہیں۔

مضموم: پیش والے حرف کو کہتے ہیں۔**مفتوح**۔زبر والے حرف کو کہتے ہیں۔**مکسور:** زیر والے حرف کو کہتے ہیں۔

حرکت: زیر زبر پیش کو کہتے ہیں **متحرک:** حرکت والے حرف کو کہتے ہیں۔

سکون، جزم۔حرکت نہ ہونے کو سکون اور جزم کہتے ہیں۔اور ساکن،سکون والے حرف کو کہتے ہیں یعنی جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو۔

تشدید: ایک حرف کو دو بار پڑھنا ایک بار سکون سے اور دوسری بار حرکت سے، جیسے مَدَّ میں دال۔**مشدد:** شد والے حرف کو کہتے ہیں۔

اسم: نام کو کہتے ہیں۔**فعل:** کام کو کہتے ہیں۔

زمانہ: وقت کا نام ہے۔اور زمانے تین ہیں۔ماضی، حال، مستقبل۔

فعل ماضی: گزرا ہوا زمانہ۔**فعل حال:** موجودہ زمانہ۔**فعل مستقبل**۔آنے والے زمانہ۔

واحد: ایک کو کہتے ہیں۔**تثنیہ:** دو کو کہتے ہیں۔**جمع:** دو سے زائد کو کہتے ہیں۔

اثبات: کسی چیز کا ثابت کرنا۔**مثبت:** وہ چیز جو ثابت ہوئی ہو۔

نفی: کسی چیز کا ثابت نہ کرنا۔اور **منفی** وہ چیز جو ثابت نہ ہوئی ہو۔

امر: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔جیسے اِضْرِبْ (تو مار) **نہی:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے۔جیسے لَا تَضْرِب۔(تو مت مار)

فعل مضارع: جو موجودہ یا آئندہ زمانہ بتائے۔جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)

فاعل: کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)۔ **مفعول:** جس پر کام کیا جائے۔جیسے مَضْرُوبٌ (مارا ہوا ایک مرد)

فعل معلوم: جس کا کرنے والا معلوم ہو۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (مارا زید نے)۔ **فعل مجہول:** جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو، جیسے ضُرِبَ خَالِدٌ (مارا گیا خالد)

فعل لازم: وہ فعل ہے کہ جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ پڑے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)

فعل متعدی: وہ فعل ہے کہ جو فاعل و مفعول دونوں پر پورا ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا (مارا زید نے عمرو کو)

نون ثقیلہ: نون مشدد کو کہتے ہیں جیسے اِضْرِبَنَّ ۔ **نون خفیفہ:** نون ساکن کو کہتے ہیں جیسے اِضْرِبَنْ.

ہمزۂ وصلی: وہ ہمزہ ہے کہ جو اپنے پہلے حرف سے مل جائے اور پڑھنے میں نہ آئے لیکن لکھنے میں باقی رہے۔جیسے فَاطْلُبْ۔

مدہ: جب حرف علت ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے موافق ہو تو اسے مدہ کہتے ہیں۔جیسے یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ.

لین: جب پہلے حرف کی حرکت موافق نہ ہو تو لین ہے جیسے قَوْلٌ ، بَیْعٌ.

فائدہ: عربی زبان میں حرف علت کو ثقیل کہتے ہیں جیسے اَقْوُلُ بہ نسبت قُلْ کے ثقیل ہے۔اسی لیے کبھی اس کو گرا دیتے ہیں کبھی بدلتے ہیں، کبھی ساکن کرتے ہیں۔سب سے زیادہ ثقیل واؤ ہے اس کے بعد یاء اور اس کے بعد الف ہے۔

فائدہ: حرف علت، ہمزہ، اور ایک جنس کے دو حرف آجانے سے الفاظ میں ثقل آجاتا ہے۔اس ثقل کو دور کرنے کے لئے چند قاعدے مقرر ہیں۔

حذف: حرف علت کو گرا دینا ہے۔جیسے لَمْ یَدْعُ کہ یَدْعُوْ مضارع سے واؤ گرا دیا۔

ابدال: ایک حرف کودوسرے سے بدلنا جیسے قال کہ اصل میں قَوَلَ تھا۔واؤ کوالف سے بدل دیا۔

اسکان: حرف سے حرکت کوگرادینا۔جیسے یَدْعُوْ کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا،واؤ کوساکن کردیا۔

ادغام: ایک جنس کے دوحرفوں میں سے ایک کودوسرے کے ساتھ ملاکر پڑھنا،جیسے ذَبَّ کہ اصل میں ذَبَبَ تھا۔

تعلیل: جوتبدیلی معتل میں (مثال،اجوف،ناقص،لفیف) میں ہواسے اعلال یاتعلیل کہتے ہیں۔

تخفیف: جوتبدیلی مہموز میں ہواسے تخفیف کہتے ہیں۔اور جومضاعف میں ہواسے ادغام کہتے ہیں۔

سہ اقسام کا بیان:

عربی زبان کے کلمات کی تین قسمیں ہیں،اسم،فعل،حرف۔انہیں عربی زبان میں سہ اقسام کہتے ہیں۔

اسم کی مثال: جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔فعل کی مثال: جیسے ضَرَبَ، دَحْرَجَ۔حرف کی مثال: جیسے مِنْ اور اِلٰی.

پھر اسم کی تین قسمیں ہیں۔ثلاثی،رباعی،خماسی۔

ثلاثی: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے اندر تین حرف ہوں جیسے زَید.

رباعی: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے اندر چار حرف ہوں جیسے جَعفَر.

خماسی: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے اندر پانچ حرف ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ.

فعل کی دوقسمیں ہیں۔(۱) ثلاثی،(۲) رباعی۔

حرف کی دوقسمیں ہیں۔اصلی،زائدہ۔

حرف اصلی: وہ ہے کہ جوفاء،عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں ہوں جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ.

حرف زائدہ: جوفاء،عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ، کہ اس میں الف زائدہ ہے۔

فائدہ: حروف اصلی ثلاثی میں تین ہوتے ہیں۔یعنی فاء،عین اور ایک لام،جیسے ضَـرَبَ بروزن فَـعَـلَ. اور رباعی میں چار ہوتے ہیں،فاء،عین اور دولام جیسے دَحْـرَجَ بروزن فَـعْـلَلَ، تَدَحْرَجَ بروزن تَـفَعْلَلَ. اور خماسی میں حروف اصلی پانچ ہوتے ہیں۔فاء،عین اور تین لام جیسے جَـحْمَرِشٌ بروزن فَـعْـلَـلِلٌ، خَنْدَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ.

میـزان: لغت میں ترازو کو کہتے ہیں اور صرفیوں کی اصطلاح میں میزان،ان حروف کو کہتے ہیں جن کے ذریعے حروف اصلی کی حروف زائدہ سے پہچان ہو،یعنی ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے برابر کیا جائے حرکات وسکنات،اور شدات ومدات میں سے جس کا وزن کیا جائے اسے موزون کہتے ہیں۔اور جس سے کیا جائے اسے وزن کہتے ہیں۔

فائدہ: حروف زائدہ عموماً ان حروف سے ہوتے ہیں۔الف، لام ، یاء ، وائو، میم ، تاء، نون، سین، ھاء، الف ۔جن کا مجموعہ اَلْیَـوْمَ تَنْسَاھَا یا سَـئَلْتُمُونِیھَا ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جہاں کہیں بھی یہ حروف ہوں گے تو زائدہ ہی ہوں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حرف زائدہ کرنا ہوگا تو انہی حروف میں سے کیا جائے گا۔

شش اقسام کا بیان:

ثلاثی کی اقسام: دو ہیں۔ثلاثی مجرد،ثلاثی مزید فیہ۔

ثلاثی مجرد: وہ ہے کہ جس کے ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین حروف سے کوئی حرف زائدہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ بروزن فعل.

ثلاثی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس کے ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف تین حروف سے زائدہ بھی ہو۔جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ.

رباعی کی اقسام: رباعی کی دو قسمیں ہیں۔ رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ۔

رباعی مجرد: وہ ہے کہ جس کے ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف چار حروف سے زائدہ نہ ہو جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ.

رباعی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس کے ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف چار حروف سے زائدہ بھی ہو جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ.

خماسی کی اقسام: دو ہیں۔ خماسی مجرد، خماسی مزید فیہ۔

خماسی مجرد: وہ ہے کہ جس میں پانچ حرف اصلی سے کوئی حرف زائدہ نہ ہو جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ ۔

خماسی مزید فیہ: وہ ہے کہ جس میں پانچ حرف اصلی سے کوئی حرف زائدہ بھی ہو جیسے خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيلٌ.

فائدہ: ان چھ اقسام یعنی ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ، خماسی مجرد، خماسی مزید فیہ کو شش اقسام بھی کہتے ہیں۔

ھفت اقسام کا بیان:

اسم اور فعل کی مذکورہ اقسام (جن کی تعداد سات تعداد ہے) اس شعر میں بند ہیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف　　　لفیف وناقص ومهموز واجوف

(۱) **صحیح:** وہ ہے کہ جس میں فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت (واؤ، الف، یاء)، ہمزہ، اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں۔ جیسے ضَرَبَ، بروزن فعل.

(۲) **مہموز:** وہ ہے کہ جس کا ایک حرف اصلی، ہمزہ ہو جیسے اَخَذَ. پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔ مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام۔

☆......**مہموز الفاء:** وہ ہے کہ جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو جیسے اَخَذَ بروزن فَعَلَ.

☆......**مہموز العین:** وہ ہے کہ جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو جیسے سَاَلَ بروزن فَعَلَ.

☆......**مہموز اللام:** وہ ہے کہ جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو جیسے قَرَءَ بروزن فَعَلَ.

الف اور ہمزہ میں فرق: الف ہمیشہ ساکن اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ، اور ہمزہ ہمیشہ تینوں حرکات وسکون کو قبول کر لیتا ہے۔ اور جب ساکن ہو تو جھٹکے کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے بَأْسٌ وغیرہ۔

(۳) **مضاعف:** وہ ہے کہ جس کے دو حرف اصلی کے مقابلے میں دو حرف، ایک جنس کے ہوں، جیسے مَدَدَ بروزن فَعَلَ.، زَلْزَلَ بروزن فَعْلَلَ.

پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی۔

☆......**مضاعف ثلاثی:** وہ ہے کہ جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں دو حرف ایک جنس کے ہوں، جیسے مَدٌّ وَمَدَدَ بروزن فَعَلَ.

☆......**مضاعف رباعی:** وہ ہے کہ جس کے فاء اور پہلے لام، اور عین اور دوسرے لام کے مقابلے میں دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے زَلْزَلَ بروزن فَعْلَلَ.

(۴) **مثال:** وہ ہے کہ جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو جیسے وَصَلَ بروزن فَعَلَ.۔ اسے معتل الفاء بھی کہتے ہیں۔

پھر اگر فاء کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو تو مثال واوی ہے جیسے وَصَلَ اور اگر یاء ہو تو وہ مثال یائی کہلاتا ہے جیسے يَسَرَ ۔

(۵) **اجوف:** وہ ہے کہ جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو جیسے قَوَلَ بروزن فَعَلَ. اسے معتل العین بھی کہتے ہیں۔

پھر اگر عین کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو تو اسے اجوف واوی کہتے ہیں، جیسے قَوَلَ اور اگر یاء ہو تو اسے اجوف یائی کہتے ہیں جیسے بَيَعَ.

(۶) **ناقص:** وہ ہے کہ جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو جیسے دَعَوَ بروزن فَعَلَ. اسے معتل اللام بھی کہتے ہیں۔

پھر اگر لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو تو اسے ناقص واوی کہتے ہیں، جیسے دَعَوَ اور اگر یاء ہو تو اسے ناقص یائی کہتے ہیں، جیسے رَمَیَ.

(۷)لفیف: وہ ہے کہ جس کے دوحرف اصلی،حرف علت ہوں جیسے وَقَیَ بروزن فَعَلَ. پھر اس کی دوقسمیں ہیں لفیف مفروق،لفیف مقرون۔

☆......لفیف مفروق: جس کے فاء اور لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہوں جیسے وَقَیَ بروزن فَعَلَ.۔

☆......لفیف مقرون: جس کے عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہوں جیسے طَوَیَ بروزن فَعَلَ.

اسم: تین قسم کے ہوتے ہیں۔جامد،مصدر،مشتق۔

☆......جامد: جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے کوئی اور چیز بنے، جیسے رجل، فرس وغیرہ۔

☆......مصدر: جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو لیکن اس سے اسماء وافعال نکالے جاسکیں۔اور اس کا اردو ترجمہ کرتے وقت لفظ"نا" آتا ہے جیسے ضَرْبٌ (مارنا)۔مصدر سے اسم نکلنے کی مثال جیسے ضَارِبٌ. اور فعل کی مثال جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ، اِضْرِبْ وغیرہ۔

☆......مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ وغیرہ۔

دوازدہ اقسام:

اہل عرب مصدر سے بارہ چیزیں نکالتے ہیں۔

(۱)ماضی۔(۲)مضارع۔(۳)اسم فاعل۔(۴)اسم مفعول۔(۵)فعل جحد۔(۶)فعل نفی۔(۷)فعل امر۔(۸)فعل نہی۔(۹)اسم زمان۔(۱۰)اسم مکان۔(۱۱)اسم آلہ۔(۱۲)اسم تفضیل۔ بعض اشیاء ان کے علاوہ بھی ہیں۔مثلاً فعل التعجب ،فعل نفی مؤکد بالن ناصبہ، بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ وغیرہ۔

(۱)فعل ماضی: وہ ہے کہ جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی فعل کے واقع ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (مارا زید نے زمانہ گذرے ہوئے میں)۔

(۲)فعل مضارع: وہ ہے کہ جس سے زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی فعل کے واقع ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)۔

(۳)اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے کہ جو معنی مصدری پر دلالت کرے اور وہ فعل جس شخص سے صادر ہوا ہے یا جس کے ساتھ قائم ہے اس کا پتہ دے جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)۔

(۴)اسم مفعول: وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے زَیْدٌ مَضْرُوبٌ (زید مارا ہوا ایک مرد)۔

(۵)فعل جحد: وہ فعل ہے کہ جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی فعل کے نہ ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے زمانہ گذرے ہوئے میں)۔

(۶)فعل نفی مضارع: وہ فعل ہے کہ جس سے زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی فعل کے واقع نہ ہونے کا معنی سمجھا جائے جیسے لایَضْرِبُ (نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں)۔

فعل نفی مؤکد بالن ناصبہ: وہ فعل ہے کہ جس سے زمانہ آئندہ میں کسی فعل کے نہ ہونے کا معنی تاکیداً سمجھا جائے۔جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد، زمانہ آئندہ میں)

(۷)۔فعل امر: وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعے کسی کام کا حکم دیا جائے جیسے اِضْرِبْ (مار تو ایک مرد)۔

(۸)۔فعل نہی: وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعے کسی کام سے روکا جائے۔جیسے لاتَضْرِبْ (نہ مار تو ایک مرد)

(۹)اسم ظرف زمان: وہ اسم ہے کہ جس میں وقت کے معنی پائے جائیں۔جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کا ایک وقت)۔

(۱۰)اسم ظرف مکان: وہ اسم ہے کہ جس میں جگہ کے معنی پائے جائیں۔جیسے مَضْرِبٌ (مارنے کی ایک جگہ)۔

(۱۱)اسم آلہ: وہ اسم ہے کہ جس کے ذریعے سے فعل واقع ہو جیسے مِضْرَبٌ (مارنے کا ایک آلہ)۔

(۱۲) اسم تفضیل: وہ اسم ہے کہ جس کے اندر زیادتی والا یا بہتری والا معنی پایا جائے جیسے اَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا ایک شخص بہ نسبت فاعل کے)۔

اسم تفضیل اور اسم فاعل میں فرق: یہ ہے کہ اسم تفضیل میں زیادتی بہ نسبت غیر کے ہوتی ہے، جیسے اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (زید سے زیادہ مارنے والا) اور مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ (ذاتی) ہوتی ہے جیسے ضُرَّابٌ (بہت زیادہ مارنے والا)۔

باب اول صرف صغیر فعل صحیح ثلاثی مجرد از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلضَّرْبُ مارنا۔

ضَرَبَ	یَضْرِبُ	ضَرْبًا	فَهُوَ ضَارِبٌ	وَضُرِبَ	یُضْرَبُ	ضَرْبًا	فذاک مَضْرُوبٌ	مَا ضَرَبَ	مَا ضُرِبَ
لَمْ یَضْرِبْ	لَمْ یُضْرَبْ	لَا یَضْرِبُ	لَا یُضْرَبُ	لَنْ یَّضْرِبَ	لَنْ یُّضْرَبَ	لَیَضْرِبَنَّ	لَیُضْرَبَنَّ	لَیَضْرِبَنْ	لَیُضْرَبَنْ
اَلْاَمْرُ مِنْهُ	اِضْرِبْ	لِتُضْرَبْ	لِیَضْرِبْ	لِیُضْرَبْ	اِضْرِبَنَّ	لِتُضْرَبَنَّ	لِیَضْرِبَنَّ	لِیُضْرَبَنَّ	اِضْرِبَنْ
لِتُضْرَبَنْ	لِیَضْرِبَنْ	لِیُضْرَبَنْ	وَالنَّهْیُ عَنْهُ	لَا تَضْرِبْ	لَا تُضْرَبْ	لَا یَضْرِبْ	لَایُضْرَبْ	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تُضْرَبَنَّ
لَایَضْرِبَنَّ	لَا یُضْرَبَنَّ	لَا تَضْرِبَنْ	لَا تُضْرَبَنْ	لَا یَضْرِبَنْ	لَا یُضْرَبَنْ	اَلظَّرْفُ مِنْهُ	مَضْرِبٌ	مَضْرِبَانِ	مَضَارِبُ
مُضَیْرِبٌ	وَالْاٰلَةُ مِنْهُ	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ	مُضَیْرِبٌ	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	مَضَارِبُ	مُضَیْرِبَةٌ
مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِیْبُ	مُضَیْرِیْبٌ	وَمُضَیْرِیَةٌ	اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ لِلْمُذَكَّرِ مِنْهُ	اَضْرَبُ	اَضْرَبَانِ	اَضْرَبُوْنَ	اَضَارِبُ
اُضَیْرِبُ	وَالْمُؤَنَّثِ مِنْهُ	ضُرْبٰی	ضُرْبَیَانِ	ضُرْبَیَاتٌ	ضُرَبٌ	وَّضُرَیْبٰی	فِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ	مَااَضْرَبَهُ	وَاَضْرِبْ بِهٖ وَضَرُبَ

صرف کبیر وصیغے ماضی معلوم اور ماضی مجہول:

	صرف کبیر فعل ماضی معلوم					صرف کبیر ماضی مجہول			
	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ	موزون	بروزن	بحث	ترجمہ
۱	ضَرَبَ	فَعَلَ	واحد مذکر غائب	فعل ماضی معلوم	مارا اس ایک مرد نے زمانہ گزرے ہوئے میں۔	ضُرِبَ	فُعِلَ	فعل ماضی مجہول	مارا گیا وہ ایک مرد زمانہ گزرے ہوئے میں
۲	ضَرَبَا	فَعَلَا	تثنیہ مذکر غائب	〃	مارا ان دو مردوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبَا	فُعِلَا	〃	مارے گئے وہ دو مرد زمانہ گزرے ہوئے میں
۳	ضَرَبُوا	فَعَلُوا	صیغہ جمع مذکر غائب	〃	مارا ان سب مردوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبُوا	فُعِلُوا	〃	مارے گئے وہ سب مرد زمانہ گزرے ہوئے میں
۴	ضَرَبَتْ	فَعَلَتْ	صیغہ واحد مؤنث غائب	〃	مارا اس ایک عورت نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبَتْ	فُعِلَتْ	〃	ماری گئی وہ ایک عورت زمانہ گزرے ہوئے میں
۵	ضَرَبَتَا	فَعَلَتَا	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	〃	مارا ان دو عورتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبَتَا	فُعِلَتَا	〃	ماری گئیں وہ دو عورتوں زمانہ گزرے ہوئے میں
۶	ضَرَبْنَ	فَعَلْنَ	صیغہ جمع مؤنث غائب	〃	مارا ان سب عورتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْنَ	فُعِلْنَ	〃	ماری گئیں وہ سب عورتیں زمانہ گزرے ہوئے میں

۷	ضَرَبْتَ	فَعَلْتَ	صیغہ واحد مذکر حاضر	〃	مارا تو ایک مرد نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتَ	فُعِلْتَ	〃	مارا گیا تو ایک مرد زمانہ گزرے ہوئے میں
۸	ضَرَبْتُمَا	فَعَلْتُمَا	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	〃	مارا تم دو مردوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتُمَا	فُعِلْتُمَا	〃	مارے گئے تم دو مرد زمانہ گزرے ہوئے میں
۹	ضَرَبْتُمْ	فَعَلْتُمْ	صیغہ جمع مذکر حاضر	〃	مارا تم سب مردوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتُمْ	فُعِلْتُمْ	〃	مارے گئے تم سب مرد زمانہ گزرے ہوئے میں
۱۰	ضَرَبْتِ	فَعَلْتِ	صیغہ واحد مؤنث حاضر	〃	مارا تو ایک عورت نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتِ	فُعِلْتِ	〃	ماری گئی تو ایک عورت زمانہ گزرے ہوئے میں
۱۱	ضَرَبْتُمَا	فَعَلْتُمَا	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	〃	مارا تم دو عورتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتُمَا	فُعِلْتُمَا	〃	ماری گئیں تم دو عورتیں زمانہ گزرے ہوئے میں
۱۲	ضَرَبْتُنَّ	فَعَلْتُنَّ	صیغہ جمع مؤنث حاضر	〃	مارا تم سب عورتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	〃	ماری گئیں تم سب عورتیں زمانہ گزرے ہوئے میں
۱۳	ضَرَبْتُ	فَعَلْتُ	صیغہ واحد متکلم	〃	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْتُ	فُعِلْتُ	〃	مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ گزرے ہوئے میں
۱۴	ضَرَبْنَا	فَعَلْنَا	صیغہ جمع متکلم	فعل ماضی معلوم	مارا ہم سب مردوں یا عورتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں	ضُرِبْنَا	فُعِلْنَا	فعل ماضی مجہول	مارے گئے ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ گزرے ہوئے میں

☆......۞۞۞......☆

قوانین و ابنائے علم صرف

☆......ثُلاثی مُجرَّد:......☆

قانون کالغوی معنی: قانون کا لغوی معنی ہے "مسطر کتاب" (پیمانہ)، اور اصطلاحی معنی ،هُوَ قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰى جَمِيعِ جُزْئِيَّاتِ مَوْضُوعِهَا. یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات کو شامل ہو۔ جس طرح (پیمانہ) سے سطریں ٹیڑھی ہونے سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح قانون کے ذریعے سے انسان بھی صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

شرائط: شرائط جمع ہے شرط کی، جس کے پائے جانے سے قانون جاری ہو جاتا ہے۔ پھر شرط کی دو قسمیں ہیں، وجودی اور عدمی۔

وجودی: وجود سے ہے بمعنی موجود ہونا۔ وجودی وہ شرط ہے کہ جس کے پائے جانے سے قانون جاری ہوتا ہے۔

عدمی: عدم سے ہے، جس کا معنی ہے نہ ہونا۔ اور عدمی شرط وہ ہے کہ جس کے نہ پائے جانے سے قانون کا حکم جاری ہوتا ہے۔

مثال: بات سمجھانے کیلئے مثال کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ مطابقی، احترازی۔

مثال مطابقی: وہ ہے کہ جس میں قانون کا حکم جاری ہو۔

مثال احترازی: یعنی کہ الٹی مثال: جیسے روشنی کو سمجھانے کے لئے اندھیرے کی مثال دینا۔ یہ مثال مطابقی کے بالکل الٹ ہوتی ہے۔ اس کو اس لئے بیان کیا جاتا ہے تاکہ بات سمجھنے میں ذرا آسانی ہو، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اَلْاَشْيَاءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِهَا (یعنی چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں۔)

عربی زبان میں صیغوں کی تعداد:

عربی زبان میں عام طور پر چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

مذکر غائب کے لئے	تین	(واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب)
مؤنث غائب کے لئے	تین	(واحد مؤنث غائب، تثنیہ مؤنث غائب، جمع مؤنث غائب)
مذکر حاضر کے لئے	تین	(واحد مذکر حاضر، تثنیہ مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر)
مؤنث حاضر کے لئے	تین	(واحد مؤنث حاضر، تثنیہ مؤنث حاضر، جمع مؤنث حاضر)
متکلم کے لئے	دو	(واحد متکلم، جمع متکلم)

☆......☆

ابنائے باب اول (فَعَلَ يَفْعِلُ چوں ضَرَبَ يَضْرِبُ)

صیغوں کی علامات:

الف: تثنیہ کی علامت ہے۔ لہذا جس فعل کے آخر میں الف ہو، سمجھ لینا چاہیے کہ یہ صیغہ تثنیہ کا ہے۔ جیسے ضَرَبَا، ضَرَبَتَا، ضَرَبْتُمَا، وغیرہ۔

واؤ: جمع مذکر کی نشانی ہے اور ماضی میں جمع مذکر غائب کی علامت ہے جیسے ضَرَبُوا۔

تاء ساکن: (تْ) واحد مونث غائب کی علامت ہے جیسے ضَرَبَتْ وغیرہ۔

نون مفتوح: (نَ) جمع مؤنث غائب کی علامت ہے خواہ جمع مونث حاضر ہو یا غائب، ماضی ہو یا مضارع۔ لیکن ماضی کی مونث حاضر کے لئے نون مشدد مفتوح آتا ہے

جیسے ضَرَبْتُنَّ اور مونث غائب کے لئے نون مخفف جیسے ضَرَبْنَ، اور مضارع جیسے یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، وغیرہ۔

تاء مفتوح: (تَ) واحد مذکر حاضر بحث ماضی معلوم کی علامت ہے جیسے ضَرَبْتَ

تما: تثنیہ مذکر و مونث حاضر کی علامت ہے جیسے ضَرَبْتُمَا

تم: ماضی میں جمع مذکر حاضر کی علامت ہے جیسے ضَرَبْتُم۔

تاء مکسور: (تِ) واحد مونث حاضر کی علامت ہے جیسے ضَرَبْتِ۔

تاء مضموم: (تُ) واحد متکلم کی علامت ہے جیسے ضَرَبْتُ۔

نا: نون الف (نا) جمع متکلم کی علامت ہے جیسے ضَرَبْنَا۔

فعل ماضی معلوم بنانے کا طریقہ:

ضَرَبَ: اسے ضَرْبٌ مصدر سے بنایا، اس طرح کہ ضَرْبٌ کے پہلے حرف کو اپنی حالت پر رہنے دیا اور دوسرے لفظ (جو کہ عین کلمہ یعنی "را" ہے) کو فتحہ دے دیا اور لام کلمہ یعنی "باء" سے تنوین تمکن (اسم کی علامت) کو حذف کر دیا اور اس تنوین کی جگہ فتحہ لگا دیا تو ضَرْبٌ مصدر سے ضَرَبَ فعل ماضی معلوم کا صیغہ بن گیا۔

ضَرَبَا: کو ضَرَبَ (صیغہ واحد مذکر غائب) سے بنایا، اس طرح کہ اس کے آخر میں الف، علامت تثنیہ کی لگا دی۔ تو ضَرَبا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ بن گیا۔

ضَرَبُوا: ضَرَبَ کے آخر میں "واؤ" جمع کی علامت لگا دی اور اس واؤ کا ما قبل پر ضمہ دے دیا تو ضَرَبُوا جمع مذکر غائب کا صیغہ بن گیا۔ اس کے آخر میں الف زیادہ کرتے ہیں، تاکہ واؤ عطف اور واؤ جمع میں فرق ہو سکے۔

ضَرَبَتْ: ضَرَبَ کے آخر میں "تاء" ساکن، واحد مؤنث کی علامت لگائی تو ضَرَبَتْ بن گیا۔

۱/۱/۱ تاء تانیث والا قانون:

ہر تاء جو محض علامت تانیث کی ہو، اس کا فعل میں ہمیشہ ساکن ہونا اور اسم میں ہمیشہ متحرک ہونا واجب ہے۔ فعل کی مثال: ضَرَبَتْ، سَمِعَتْ ۔ اسم کی مثال: ضَارِبَةٌ، شَرِیْفَةٌ۔

ضَرَبَتَا: ضَرَبَ کے آخر میں "ت" مؤنث کی علامت اور "الف" تثنیہ کی علامت لگا دی تو ضَرَبَتَا بن گیا۔

ضَرَبْنَ: ضَرَبَ کے آخری حرف "با" کو ساکن کر کے جمع مؤنث کی علامت "نون مفتوح" علامت لگا دی تو ضَرَبَنَ ہو گیا۔ پھر "توالی اربع حرکات" والے قانون سے تیسری حرکت گرا دی تو ضَرَبْنَ ہو گیا۔

بعض لوگ ضَرَبْنَ کو ضَرَبَتْ سے بناتے ہیں۔ اس صورت میں ضَرَبَتْ کے آخر میں نون مفتوح جمع مؤنث کی علامت لگا دیتے ہیں تو ضَرَبْتَنَ ہو جاتا ہے۔ پھر اجتماع دو علامت تانیث والے قانون کی رو سے پہلی تانیث کی علامت "تا" کو گرا دیتے ہیں تو ضَرَبْنَ بن جاتا ہے۔

۱/۲/۲، اجتماع دو علامت تانیث والا قانون:

تانیث کی دو علامات کا فعل میں جمع ہونا بالکل ناجائز ہے، چاہے دونوں علامات ایک جنس کی ہوں یا مختلف جنس کی۔ اور اسم میں اس وقت ناجائز ہے جب ایک جنس کی ہوں۔ اگر مختلف جنس کی ہوں تو ان کا جمع ہونا جائز ہے۔

فعل کی مثال: ضَرَبْتَنَ، یہاں تائے واحدہ کو حذف کیا تو ضَرَبْنَ ہو گیا۔

اسم کی مثال: ضَارِبَتَاتٌ سے ضَارِبَاتٌ. مثال احترازی: اگر اسم میں تانیث کی دو علامات مختلف جنس کی جمع ہوں تو ان کی مثال: ضُرْبَیَاتٌ، یہاں یاء الف سے تبدیل ہو کر آئی ہے اور دو علامات مختلف الجنس ایک جگہ جمع ہے۔

۱/۳/۳، توالی اَرْبَع حَرَکات والا قانون:

چار حرکات کا پے درپے ایک کلمہ میں آجانا منع ہے۔ چاہے حقیقتا ایک کلمہ ہو یا حکما۔ اگر ایسا ہو تو ان میں سے ایک حرکت کا گرانا واجب ہے۔
حقیقتا ایک کلمہ کی مثال دَحَرَجَ سے دَحْرَجَ، اور جَعَفَرَ سے جَعْفَرَ وغیرہ۔ اور حکما ایک کلمہ کی مثال: جیسے ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ وغیرہ۔

ضَرَبْتَ: کو ضَرَبَ سے بنایا۔ اس طرح کہ ضَرَبَ کے آخر میں "تاء مفتوح" (تَ) لگائی اور اس سے پہلے حرف (لام کلمہ یعنی "بَ") کو ساکن کر دیا تو ضَرَبْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر بن گیا۔

ضَرَبْتُمَا: کو ضَرَبَ سے بنایا۔ اس طرح کہ ضَرَبَ کے آخری حرف "باء" کو ساکن کر کے "تُما" تثنیہ مذکر حاضر کی علامت لگادی، تو ضَرَبْتُمَا بن گیا۔

ضَرَبْتُمْ: کو ضَرَبَ سے بنایا۔ اس طرح کہ ضَرَبَ کے آخری حرف کو ساکن کر کے جمع مذکر کی علامت "تُم" لگادی۔ تو ضَرَبْتُمْ جمع مذکر حاضر کا صیغہ بن گیا۔ یاد رہے کہ "تُمْ" اصل میں تُمُوا تھا۔ ضَرَبْتُمْ والے قانون سے "تُمْ" ہو گیا۔

۱/۴/۴، ضَرَبْتُمْ والا قانون:

ہر واؤ جو اسم غیر متمکن کے آخر میں واقع ہو جائے اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس واؤ کو حذف کرنا واجب ہے، مگر واؤ ھُوَ اور ذُوْ کی۔ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ اسم متمکن اور اسم غیر متمکن۔

مطابقی مثالیں: اَنْتُمُوا سے اَنْتُمْ، هُمُوا سے هُمْ اور ضَرَبْتُمُوا سے ضَرَبْتُمْ وغیرہ۔

فائدہ: یہ قانون هو یا ذو جیسے کلمہ میں جاری نہیں ہوگا۔ ورنہ اسم کا ایک حرف پر باقی ہونا لازم آئے گا جو کہ درست نہیں۔

ضَرَبْتِ: کو ضَرَبَ سے بنایا، ضَرَبَ کے آخری حرف کو ساکن کر کے واحد مؤنث حاضر کی علامت "تا مکسور" (تِ) لے کر آئے تو ضَرَبْتِ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بن گیا۔

ضَرَبْتُنَّ: ضَرَبَ کے آخر میں "تا مضموم اور نون ثقیلہ مفتوح" (یعنی تُنَّ) علامت جمع مؤنث حاضر کی لگادی تو ضَرَبْتُنَّ، صیغہ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بن گیا۔

ضَرَبْتُ: ضَرَبَ کے آخر میں "تا مضموم" (تُ) واحد متکلم کی علامت لگائی اور ضَرَبَ کے آخری حرف "با" کو ساکن کر دیا۔ تو ضَرَبْتُ ہو گیا۔ صیغہ واحد متکلم۔

ضَرَبْنَا: ضَرَبَ کے آخری حرف کو ساکن کر کے "نا" جمع متکلم کی علامت لگادی تو ضَرَبْنَا جمع متکلم کا صیغہ بن گیا۔

فائدہ: مندرجہ بالا تمام قواعد، ہر قسم کی ماضی میں جاری ہوتے ہیں خواہ وہ ماضی ثلاثی مجرد کی ہو یا ثلاثی مزید فیہ کی، رباعی مجرد کی ہو یا رباعی مزید فیہ کی۔

ثلاثی مجرد کی مثال: ضَرَبَ سے ضَرَبَا......الخ، نَصَرَ سے نَصَرَا......الخ وغیرہ۔

ثلاثی مزید فیہ کی مثال: اَکْرَمَ سے اَکْرَمَا، اَکْرَمُوا، اَکْرَمَتْ وغیرہ۔ صَرَّفَ سے صَرَّفَا، صَرَّفُوا وغیرہ۔ اِجْتَنَبَ سے اِجْتَنَبَا، اِجْتَنَبُوا وغیرہ۔

رباعی مجرد کی مثال: دَحْرَجَ سے دَحْرَجَا، دَحْرَجُوا وغیرہ۔

رباعی مزید فیہ کی مثال: تَدَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَا، تَدَحْرَجُوْا وغیرہ۔

فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ:

فعل ماضی مجہول کو فعل ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب (ضَـرَبَ) سے بناتے ہیں۔ اس طرح کہ آخری حرف (با) کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔ اور آخر کے پاس والے حرف کو زیر دے دیں۔ اور باقی حرکت والے تمام حروف کو پیش دے دیں۔ ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب (ضُرِبَ) بن جائے گا۔ بقیہ تمام صیغے، اسی صیغہ سے ماضی معلوم بنانے والے طریقے سے بنالیں۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ، ضُرِبَا، ضُرِبُوا وغیرہ۔ اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ، اُکْرِمَا، اُکْرِمُوا وغیرہ۔ اور ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ، ضُوْرِبَا، ضُوْرِبُوْا وغیرہ۔ اور اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اُجْتُنِبَا، اُجْتُنِبُوا وغیرہ۔

فائدہ: اوپر والے تمام قواعد ماضی مثبت کے تھے۔ ماضی منفی بنانے کے لئے ان کے شروع میں حرف "ما" لگا دو جیسے مَاضَرَبَ ، مَا ضُرِبَ ، مَاضَرَبَا ، مَاضُرِبَا وغیرہ۔

مشق:

درج ذیل الفاظ کی اردو بنائیں: قَصَدَ. جَلَسْتُ. مَا غَزَلْتُمْ. حُبِسْنَ. عَدَلْتُنَّ.

درج ذیل الفاظ کی عربی بنائیں: تو ایک مرد نے جھوٹ بولا۔ ہم نے توڑا۔ اس (عورت) نے روکا۔ تم دو مردوں نے صبر کیا۔ ان سب مردوں نے پہچانا۔

☆......☆

فعل مضارع:

صرف کبیر و صیغے مضارع معلوم و مجہول:

نمبر	موزون	وزن	صیغہ	بحث	ترجمہ	موزون	وزن	بحث	ترجمہ
	صرف کبیر فعل مضارع معلوم					صرف کبیر فعل مضارع مجہول			
۱	یَضْرِبُ	یَفْعِلُ	واحد مذکر غائب	فعل مضارع معلوم	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	یُضْرَبُ	یُفْعَلُ	فعل مضارع مجہول	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۲	یَضْرِبَانِ	یَفْعِلَانِ	تثنیہ مذکر غائب	ء	مارتے ہیں ماریں گے وہ دو مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	یُضْرَبَانِ	یُفْعَلَانِ	ء	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۳	یَضْرِبُونَ	یَفْعِلُونَ	جمع مذکر غائب	ء	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	یُضْرَبُونَ	یُفْعَلُونَ	ء	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۴	تَضْرِبُ	تَفْعِلُ	واحد مؤنث غائب	ء	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبُ	تُفْعَلُ	ء	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۵	تَضْرِبَانِ	تَفْعِلَانِ	تثنیہ مؤنث غائب	ء	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبَانِ	تُفْعَلَانِ	ء	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۶	یَضْرِبْنَ	یَفْعِلْنَ	جمع مؤنث غائب	ء	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	یُضْرَبْنَ	یُفْعَلْنَ	ء	ماری جاتی ہیں یا ماری جاتی ہیں وہ سب عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۷	تَضْرِبُ	تَفْعِلُ	واحد مذکر حاضر	ء	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبُ	تُفْعَلُ	ء	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں

۸	تَضْرِبَانِ	تَفْعِلَانِ	تثنیہ مذکر حاضر	؍	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبَانِ	تُفْعَلَانِ	؍	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۹	تَضْرِبُوْنَ	تَفْعِلُوْنَ	جمع مذکر حاضر	؍	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	؍	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۱۰	تَضْرِبِیْنَ	تَفْعِلِیْنَ	واحد مؤنث حاضر	؍	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبِیْنَ	تُفْعَلِیْنَ	؍	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی تو ایک عورت زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۱۱	تَضْرِبَانِ	تَفْعِلَانِ	تثنیہ مؤنث حاضر	؍	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبَانِ	تُفْعَلَانِ	؍	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۱۲	تَضْرِبْنَ	تَفْعِلْنَ	جمع مؤنث حاضر	؍	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	تُضْرَبْنَ	تُفْعَلْنَ	؍	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۱۳	اَضْرِبُ	اَفْعِلُ	واحد متکلم	؍	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	اُضْرَبُ	اُفْعَلُ	؍	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا عورت زمانہ موجودہ یا آئندہ میں
۱۴	نَضْرِبُ	نَفْعِلُ	جمع متکلم	؍	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	نُضْرَبُ	نُفْعَلُ	؍	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم سب مرد یا عورتیں زمانہ موجودہ یا آئندہ میں

فعل مضارع کے صیغوں کا تعارف:

تمہید: فائدہ: فعل مضارع میں عام طور پر شروع میں ان چار الفاظ میں سے کوئی ایک آتا ہے۔ الف، تاء، یاء، نون۔ ان کو حروف اَتَیْنُ کہتے ہیں۔

فائدہ: فعل مضارع کے صیغے بناتے وقت تین درجات بنائے جاتے ہیں۔ پہلے درجے میں پانچ صیغے، دوسرے درجے میں سات صیغے، اور تیسرے درجے میں دو صیغے آتے ہیں۔

پہلا درجہ: اس میں پانچ صیغے یہ ہیں۔ (۱) واحد مذکر غائب، (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم۔ یعنی یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ.

دوسرا درجہ: اس میں سات صیغے ہیں۔ (۱) تثنیہ مذکر غائب (۲) جمع مذکر غائب (۳) تثنیہ مؤنث غائب (۴) تثنیہ مذکر حاضر (۵) جمع مذکر حاضر (۶) واحد مؤنث حاضر (۷) تثنیہ مؤنث حاضر۔ یعنی (۱) یَضْرِبَانِ (۲) تَضْرِبَانِ (۳) تَضْرِبَانِ (۴) تَضْرِبَانِ (۵) یَضْرِبُوْنَ (۶) تَضْرِبُوْنَ (۷) تَضْرِبِیْنَ۔

تیسرا درجہ: اس میں یہ دو صیغے ہیں۔ جمع مؤنث غائب، جمع مؤنث حاضر یعنی یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ.

مضارع کے صیغوں کی علامات:

مضارع کے صیغوں کو پہچاننے کے لئے اس کے دو حصے بنائے جاتے ہیں۔ ا۔صیغے کا ابتدائی حصہ۔ ۲۔صیغے کا آخری حصہ۔

صیغے کا ابتدائی حصہ: اس حصہ میں حروف اتین ہوتے ہیں۔ ان کے پہچاننے سے مذکر، مؤنث، غائب، حاضر یا متکلم کا علم ہو جائے گا۔ جن کا تعارف درج ذیل ہے۔

حروف اتین: ''یا'': غائب کی علامت ہے، مذکر غائب کے ہر صیغے کے لئے جیسے یضرب ، یضربان، یضربون، اور مؤنث غائب کے ایک صیغے یعنی جمع کے لئے جیسے یضربن۔

''تاء'': مؤنث غائب کے پہلے دو صیغوں یعنی واحد اور تثنیہ کے لئے جیسے تضرب، تضربان۔ مذکر حاضر اور مؤنث حاضر کے تمام صیغوں کے لئے جیسے تضرب ، تضربان ، تضربون، تضربین ، تضربان ، تضربن.

''ہمزۃ'': واحد متکلم کی علامت ہے جیسے اضرب ، اعلم وغیرہ۔

نون: جمع متکلم کی علامت ہے جیسے نضرب ، ننصر وغیرہ۔

صیغے کا آخری حصہ: درج ذیل علامات اگر صیغہ کے آخر میں نظر آئیں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ صیغہ واحد کا ہے، تثنیہ کا یا جمع کا۔

الف،نون: ''الف،نون'' تثنیہ کی علامت ہیں۔ خواہ تثنیہ مذکر ہو یا تثنیہ مؤنث، حاضر ہو یا غائب۔ جیسے یضربان، تضربان وغیرہ۔

واؤ،نون: جمع مذکر کی علامت ہے۔ خواہ حاضر ہو یا غائب۔ جیسے یضربون، تضربون.

نون مفتوح: جمع مؤنث کی علامت ہے اگر اکیلی ہو، خواہ مؤنث غائب ہو یا حاضر۔ جیسے یضربن، تضربن.

یاء،نون: یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح، واحد مونث حاضر کی علامت ہے، جیسے تضربین، وغیرہ۔

فعل مضارع معلوم بنانے کا طریقہ:

(ا): اوپر ذکر کئے گئے تین درجات میں سے پہلے درجے کو سب سے پہلے حل کریں گے۔ یعنی پانچ صیغوں یضرب ، تضرب ، تضرب ، اضرب ، نضرب کو ضَرَبَ فعل ماضی کے شروع میں حروف اتین لگا دیں گے۔ ان کے شروع میں لگنے سے فاء کلمہ یعنی ''ض'' ساکن ہو جائے گا۔ پھر لام کلمہ یعنی ''ب'' کو پیش دے دیں گے (اس پیش کو ضمہ اعرابی کہتے ہیں) اور ''عین'' کلمہ کو باب فَعَلَ يَفْعِلُ (ضَرَبَ يَضْرِبُ) میں مکسور کر دیں گے۔ تو ضرب سے یضرب بن جائے گا۔ (باقی پانچ ابواب میں ان کے ''عین'' کلمہ کے موافق حرکت دیں گے۔ جیسے يَعْلَمُ، يَمْنَعُ میں فتحہ، يَنْصُرُ، يَشْرُفُ میں ضمہ، يَحْسِبُ میں کسرہ دیں گے۔)

(۲): دوسرے نمبر پر سات صیغوں کو حل کریں گے۔

يَضْرِبَانِ: یضرب کے آخر میں الف اور نون تثنیہ کی علامت لگائیں گے۔ اور الف کا ماقبل مفتوح کر دیں گے۔ تو یضربان تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ بن جائے گا۔

فائدہ: الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح اور واؤ کا ماقبل مضموم ہوتا ہے جبکہ الف کے بعد نون مکسور ہوتی ہے اور واؤ کے بعد نون مفتوح ہوتی ہے۔

تَضْرِبَانِ: کو تضرب سے بناء کیا، اس طرح کہ تضرب کے آخر میں ''الف اور نون'' تثنیہ کی علامت لگا دیں گے، تو تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مؤنث حاضر، اور تثنیہ مذکر حاضر کے صیغے بن جائیں گے۔

يَضْرِبُوْنَ: کو یضرب سے بنایا، یضرب کے آخر میں ''واؤ اور نون مفتوح''، علامت جمع مذکر کی لگا دی تو یضربون جمع مذکر غائب کا صیغہ بن گیا۔

تَضْرِبُوْنَ: کو تضرب سے بنایا، تضرب صیغہ واحد مذکر حاضر کے آخر میں ''واؤ اور نون مفتوح'' علامت جمع مذکر کی لگا دی تو تضربون جمع مذکر کا صیغہ بن گیا۔

تَضْرِبِيْنَ: کو تضرب صیغہ واحد مؤنث غائب سے بنایا، اس طرح کہ تضرب کے آخر میں ''یا'' اور ''نون'' واحد مؤنث حاضر کی علامت لگا دی تو تضربین واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بن گیا۔

(۳) تیسرے نمبر پر يَضْرِبْنَ اور تَضْرِبْنَ کو بنایا۔ دونوں کو بالترتیب یضرب ، اور تضرب سے بنایا ان کے آخر میں ''نون مفتوح'' علامت جمع مونث کی لگا دی تو

یضربن اور تضربن، جمع مؤنث کے صیغے بن گئے۔

فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ:

فعل مضارع مجہول، فعل مضارع معلوم سے بنتا ہے، طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع یعنی حروف اتین (الف، تا، یا، نون) کو پیش دے دیں گے۔ اور آخر سے پہلے حرف یعنی "عین" کلمہ کو اگر زبر نہ ہو تو زبر دے دیں، اور باقی کو اپنی حالت پر رہنے دیں۔ جیسے یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ وغیرہ۔

فائدہ: اوپر والے مضارع، فعل مضارع مثبت کہلاتے ہیں۔ اگر ان کے شروع میں "لا" لگا دیں تو یہ فعل مضارع منفی بن جائیں گے۔ جیسے لا یَضْرِبُ، لا یُضْرَبُ وغیرہ۔

مشق:

درج ذیل الفاظ کی اردو لکھیں: یَغْفِرُ، تَرْجِعُ، لاتَعْصِرَانِ، تُحْلَقُوْنَ، نُهْلِكُ.

درج ذیل الفاظ کی عربی لکھیں: وہ دو مرد پہچانیں گے۔ وہ سب عورتیں چوری کرتی ہیں۔ اترتی ہو یا اتروگی تم دو عورتیں۔ ہم سب مرد یا عورتیں نہیں دھوئیں گے۔ تو کماتا ہے۔

فعل جحد معلوم بنانے کا طریقہ:

اس فعل کو بناتے وقت فعل مضارع معلوم والا طریقہ مدنظر رکھنا ہوگا یعنی پانچ، سات اور دو والی ترتیب۔

(۱): لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ اَضْرِبْ، لَمْ نَضْرِبْ کو یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ سے بنایا۔ شروع میں لم (فعل جحد کی علامت) لے آئے اور آخری کلمہ لام (یضرب میں "با") کو پیش ہٹا کر جزم دے دی۔ لم یضربْ، لم تضربْ ....الخ ہوگیا۔ نیز اگر آخر میں حرف علت آجائے تو وہ گر جاتا ہے جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ وغیرہ۔

فائدہ: لَمْ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

نون اعرابی کیا ہوتا ہے؟

جو نون مضارع کے آخر میں ضمہ اعرابی کے عوض آتا ہے اسے نون اعرابی کہتے ہیں۔ اس لئے تمام تثنیہ کے نون، جمع مذکر، واحد مؤنث حاضر کے نون، نون اعرابی ہیں۔ یہ کل سات صیغے ہوئے۔ اور دو صیغے جمع مؤنث کے، ان کا نون، نونِ اعرابی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ نون اصلی ہے اور جمع مؤنث کی علامت ہے جس طرح الف، تثنیہ کی علامت ہے اور واؤ جمع مذکر کی علامت ہے۔

۱/۵/۵، نون اعرابی والا قانون:

ہر نون اعرابی، حروف جوازم، حروف نواصب کے شروع میں آنے سے اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کے آخر میں آنے سے اور امر حاضر معلوم بنانے کے وقت گر جاتا ہے جیسے یَضْرِبَانِ سے لَمْ یَضْرِبَا، لَنْ یَّضْرِبَا، لَیَضْرِبَنَّ، لَیَضْرِبَنْ، اِضْرِبَا۔ وغیرہ۔

(۲): سات صیغوں کے شروع میں لَمْ جازمہ لے کر آئے۔ جس کی وجہ سے تمام صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گر گیا۔ تو یَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ، سے لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا، لَمْ تَضْرِبُوْا، لَمْ تَضْرِبِیْ ہوگیا۔

(۳): دو صیغوں (جمع مؤنث غائب، جمع مؤنث حاضر) یعنی یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ کے شروع میں لَمْ لگا دیا اور باقی کوئی تبدیلی نہ کی تو لَمْ یَضْرِبْنَ، لَمْ تَضْرِبْنَ ہوگیا۔

فعل جحد مجہول بنانے کا طریقہ:

فعل جحد مجہول کو فعل مضارع مجہول سے بنائیں گے۔ شروع میں لَمْ لے آئیں گے۔ پانچ صیغوں کے آخر کو جزم دے دیں گے۔ یُضْرَبُ سے لَمْ یُضْرَبْ ....الخ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گر جائے گا۔ جیسے یُضْرَبَانِ سے لَمْ یُضْرَبَا وغیرہ اور دو صیغوں کے اندر کوئی تبدیلی نہ ہوگی جیسے یُضْرَبْنَ سے لَمْ یُضْرَبْنَ وغیرہ ہو جائے گا۔

مشق:

درج ذیل الفاظ کی اردو بنائیں: لَمْ تَکْسِبَا، لَمْ یُحْبَسْنَ، لَمْ تُخْرَقْ، لَمْ أُعْرَفْ، لَمْ نَکْذِبْ۔

درج ذیل الفاظ کی عربی بنائیں: ہم نے صبر نہیں کیا۔ تم دو مردوں نے نہیں کھولا۔ میں ایک عورت نے نہیں دھویا۔ نہیں بخشی غلبہ پائی گئیں ہم سب عورتیں۔ نہیں پہچانے گئے وہ سب مرد۔

فعل نفی مؤکد بالن ناصبہ معلوم بنانے کا طریقہ:

اس فعل کو بناتے وقت بھی فعل مضارع والی ترتیب مدنظر رکھنا ہوگی، یعنی پانچ، سات اور دو۔

(۱): پانچ صیغوں کے شروع میں حرف لن لے کر آئیں گے۔ جس کی وجہ ان کا آخری حرف (لام کلمہ) مفتوح ہو جائے گا، جیسے یَضْرِبُ سے لَنْ یَّضْرِبَ، تَضْرِبُ سے لَنْ تَضْرِبَ وغیرہ ہو جائے گا۔

(۲): سات صیغوں کے شروع میں حرف لن لے کر آئے تو نون اعرابی والے قانون کے تحت آخر سے نون اعرابی گر جائے گا، جیسے یَضْرِبَانِ سے لَنْ یَّضْرِبَا، یَضْرِبُوْنَ سے لَنْ یَّضْرِبُوا وغیرہ ہو گیا۔

(۳): دو صیغوں کے شروع میں حرف لن لے کر آئے تو کوئی تبدیلی نہ ہوئی، جیسے لَنْ یَّضْرِبْنَ ، لَنْ تَضْرِبْنَ.

فائدہ: حرف لن فعل مضارع کو صرف فعل مستقبل کے معنی کر دیتا ہے، حال والا معنی ختم ہو جائے گا۔

فعل نفی مؤکد بالن ناصبہ مجہول:

فعل مضارع مجہول کے شروع میں حرف لَنْ لے کر آؤ اور اوپر والی تمام تبدیلیاں کر دو، یعنی پانچ صیغوں کا آخر مفتوح، سات کے آخر سے نون اعرابی کا گرانا، اور دو صیغوں کے اپنی حالت پر رہنے دیں۔ جیسے یُضْرَبُ سے لَنْ یُّضْرَبَ، یُضْرَبَانِ سے لَنْ یُّضْرَبَا اور یُضْرَبْنَ سے لَنْ یُّضْرَبْنَ وغیرہ۔

مشق:

درج ذیل الفاظ کی اردو لکھیں: لَنْ نَعْدِلَ ، لَنْ یُّنْزِلْنَ، لَنْ تَحلِقَ، لَنْ تُکْشَفِي، لَنْ تُصْرَفُوْا.

درج ذیل الفاظ کی عربی لکھیں: ہرگز نہیں ہلاک ہوگے تم سب مرد، ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا میں ایک مرد، ہرگز نہیں ارادہ کریں گی وہ سب عورتیں، ہرگز نہیں اٹھائیں گے وہ دو مرد، ہرگز نہیں بخشی جائے گی تو ایک عورت۔

صرف کبیر بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ:

	لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ معلوم					لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ مجہول			
	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ	موزون	بروزن	بحث	ترجمہ
۱	لَیَضْرِبَنَّ	لَیَفْعِلَنَّ	واحد مذکر غائب		البتہ ضرور بالضرور مارے گا وہ ایک مرد	لَیُضْرَبَنَّ	لَیُفْعَلَنَّ		البتہ ضرور بالضرور مارا جائے گا وہ ایک مرد
۲	لَیَضْرِبَانِّ	لَیَفْعِلانِّ	تثنیہ مذکر غائب		البتہ ضرور بالضرور ماریں گے وہ دو مرد	لَیُضْرَبَانِّ	لَیُفْعَلانِّ		البتہ ضرور بالضرور مارے جائیں گے وہ دو مرد
۳	لَیَضْرِبُنَّ	لَیَفْعِلُنَّ	جمع مذکر غائب		البتہ ضرور بالضرور ماریں گے وہ سب مرد	لَیُضْرَبُنَّ	لَیُفْعَلُنَّ		البتہ ضرور بالضرور مارے جائیں گے وہ سب مرد

۴	لَتَضْرِبَنَّ	لَتَفْعِلَنَّ	واحد مؤنث غائب		البتہ ضرور بالضرور مارے گی وہ ایک عورت	لَتُضْرَبَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ		البتہ ضرور بالضرور ماری جائے گی وہ ایک عورت
۵	لَتَضْرِبَانِّ	لَتَفْعِلَانِّ	تثنیہ مؤنث غائب		البتہ ضرور بالضرور ماریں گی وہ دو عورتیں	لَتُضْرَبَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ		البتہ ضرور بالضرور ماری جائیں گی وہ دو عورتیں
۶	لَيَضْرِبْنَانِّ	لَيَفْعِلْنَانِّ	جمع مؤنث غائب		البتہ ضرور بالضرور ماریں گی وہ سب عورتیں	لَيُضْرَبْنَانِّ	لَيُفْعَلْنَانِّ		البتہ ضرور بالضرور ماری جائیں گی وہ سب عورتیں
۷	لَتَضْرِبَنَّ	لَتَفْعِلَنَّ	واحد مذکر حاضر		البتہ ضرور بالضرور مارے گا تو ایک مرد	لَتُضْرَبَنَّ	لَتُفْعَلَنَّ		البتہ ضرور بالضرور مارا جائے گا تو ایک مرد
۸	لَتَضْرِبَانِّ	لَتَفْعِلَانِّ	تثنیہ مذکر حاضر		البتہ ضرور بالضرور مارو گے تم دو مرد	لَتُضْرَبَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ		البتہ ضرور بالضرور مارے جاؤ گے تم دو مرد
۹	لَتَضْرِبُنَّ	لَتَفْعِلُنَّ	جمع مذکر حاضر		البتہ ضرور بالضرور مارو گے تم سب مرد	لَتُضْرَبُنَّ	لَتُفْعَلُنَّ		البتہ ضرور بالضرور مارے جاؤ گے تم سب مرد
۱۰	لَتَضْرِبِنَّ	لَتَفْعِلِنَّ	واحد مؤنث حاضر		البتہ ضرور بالضرور مارے گی تو ایک عورت	لَتُضْرَبِنَّ	لَتُفْعَلِنَّ		البتہ ضرور بالضرور ماری جائے گی تو ایک عورت
۱۱	لَتَضْرِبَانِّ	لَتَفْعِلَانِّ	تثنیہ مؤنث حاضر		البتہ ضرور بالضرور مارو گی تم دو عورتیں	لَتُضْرَبَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ		البتہ ضرور بالضرور ماری جاؤ گی تم دو عورتیں
۱۲	لَتَضْرِبْنَانِّ	لَتَفْعِلْنَانِّ	جمع مؤنث حاضر		البتہ ضرور بالضرور مارو گی تم سب عورتیں	لَتُضْرَبْنَان	لَتُفْعَلْنَانِّ		البتہ ضرور بالضرور ماری جاؤ گی تم دو عورتیں
۱۳	لَأَضْرِبَنَّ	لَأَفْعِلَنَّ	واحد متکلم		البتہ ضرور بالضرور ماروں گا میں ایک مرد یا عورت	لَأُضْرَبَنَّ	لَأُفْعَلَنَّ		البتہ ضرور بالضرور مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا عورت
۱۴	لَنَضْرِبَنَّ	لَنَفْعِلَنَّ	جمع متکلم		البتہ ضرور بالضرور ماریں گے ہم سب مرد یا عورتیں	لَنُضْرَبَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ		البتہ ضرور بالضرور مارے جائیں گے ہم سب مرد یا عورتیں

فائدہ: نون کی دو قسمیں ہیں، نون ثقیلہ، نون خفیفہ۔

نون ثقیلہ: نون مشدد کو کہتے ہیں جیسے لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَانِّ وغیرہ۔ یہ نون چودہ صیغوں میں آتا ہے۔ اور اگر الف کے بعد ہو تو مکسور ہوتا ہے جیسے لَيَضْرِبَانِّ، لَتَضْرِبَانِّ وغیرہ۔ اور باقی تمام جگہ مفتوح ہوتا ہے جیسے لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبُنَّ وغیرہ۔

نون خفیفہ: نون ساکن کو کہتے ہیں جیسے لَيَضْرِبَنْ، لَيَضْرِبُنْ وغیرہ۔ یہ آٹھ صیغوں میں آتا ہے جن کی وضاحت بعد میں آئے گی۔

فائدہ: لام کی بھی دو قسمیں ہیں لام تاکید، لام امر۔

لام تاکید: ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے لَیَضْرِبَنْ ، لَیَضْرِبُنْ۔ **لام امر:** ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ، لِیَضْرِبَنَّ۔ وغیرہ۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معلوم بنانے کا طریقہ:

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ معلوم مضارع معلوم سے بنتی ہے۔

(۱) پانچ صیغوں کے شروع میں لام تاکید لے کر آئے۔ تو لَیَضْرِبُ، لَتَضْرِبُ، لَتَضْرِبُ ، لَاَضْرِبُ، لَنَضْرِبُ ہوگیا۔ پھر آخری حرف ''لام کلمہ'' (با) کو مفتوح کر کے آخر میں نون ثقیلہ مفتوح لے کر آگئے۔ تو لَیَضْرِبَنَّ، لَتَضْرِبَنَّ، لَتَضْرِبَنَّ ، لَاَ ضْرِبَنَّ، لَنَضْرِبَنَّ ہوگیا۔

(۲): سات صیغوں کے شروع میں لام تاکید کا لے آئے۔ لَیَضْرِبَانِّ، لَتَضْرِبَانِّ، لَتَضْرِبَانِّ، لَتَضْرِبَانِّ، لَیَضْرِبُوْنَّ، لَتَضْرِبُوْنَّ، لَتَضْرِبِیْنَّ ہوگیا۔ اب ان میں سے ہر ایک کے آخر میں نون ثقیلہ لے کر آئے جس کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا۔ اور پہلے چار صیغے (یعنی تثنیہ کے صیغے) جن میں الف آتا ہے کے آخر میں آنے والے نون ثقیلہ کو کسرہ دے دیا۔ تو لَیَضْرِبَانِّ، لَتَضْرِبَانِّ ، لَتَضْرِبَانِّ، لَتَضْرِبَانِّ ہوگیا۔ باقی تین صیغوں کے آخر میں نون ثقیلہ کو فتحہ دے دیا۔ تو لَیَضْرِبُوْنَّ، لَتَضْرِبُوْنَّ ، لَتَضْرِبِیْنَّ ہوگیا۔ ان تین صیغوں میں واؤ اور یاء مدہ ہیں جن کا پڑھنا ثقیل ہے، گرا دیے تو لَیَضْرِبُنَّ، لَتَضْرِبُنَّ، لَتَضْرِبِنَّ ہوگیا۔

(۳): باقی دو صیغوں جمع مونث غائب، جمع مونث حاضر کے شروع میں بھی لامِ تاکید، لے آئے تو لَیَضْرِبْنَ، لَتَضْرِبْنَ ہوگیا۔ آخر میں نون ثقیلہ کا لے آئے تو لَیَضْرِبْنَنَّ ، لَتَضْرِبْنَنَّ ہوگیا۔ دونوں کا اکٹھا پڑھنا ثقیل تھا اس لئے دونوں کے درمیان میں الف فاصلے کا لے آئے۔ جس کی وجہ سے نون ثقیلہ کا فتحہ کسرہ میں بدل گیا۔ اور لَیَضْرِبْنَانِّ، لَتَضْرِبْنَانِّ ہوگیا۔

۱/۶/۶، نون ضمیری والا قانون:

جب نون تاکید ثقیلہ، نون ضمیری کے ساتھ مل جائے تو درمیان میں الف فاصلہ کا لانا واجب ہے جیسے اِضْرِبْنَنَّ سے اِضْرِبْنَانِّ، لَتَضْرِبْنَنَّ سے لَتَضْرِبْنَانِّ وغیرہ۔

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول بنانے کا طریقہ:

لام تاکید بانون ثقیلہ مجہول کو فعل مضارع مجہول سے بناتے ہیں، طریقہ بالکل بانون ثقیلہ معلوم کی طرح ہے۔

لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معلوم بنانے کا طریقہ:

فائدہ: نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ جو کہ یہ ہیں، صیغہ واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم یعنی لَیَضْرِبَنْ، لَیَضْرِبُنْ، لَتَضْرِبَنْ، لَتَضْرِبَنْ، لَتَضْرِبُنْ، لَتَضْرِبِنْ، لَاَضْرِبَنْ ، لَنَضْرِبَنْ، یاد رہے کہ تثنیہ کے چار صیغوں میں اور جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا۔

۱: پانچ صیغوں کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون خفیفہ لے آئے۔ اور نون سے پہلے والا حرف مفتوح کر دیا تو لَیَضْرِبَنْ، لَتَضْرِبَنْ، لَتَضْرِبَنْ، لَاَضْرِبَنْ ، لَنَضْرِبَنْ، ہوگیا۔

۲: دوسرے حصے میں سات صیغوں کی بجائے صرف تین صیغے آتے ہیں۔ یعنی جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر، اور واحد مونث حاضر۔ یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ۔ ان کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون خفیفہ کا لائے، جس کی وجہ سے نون اعرابی، گر گیا۔ لَیَضْرِبُوْنْ، لَتَضْرِبُوْنْ، لَتَضْرِبِیْنْ ، ہوگیا۔ واؤ اور ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیے۔ تو لَیَضْرِبُنْ، لَتَضْرِبُنْ، لَتَضْرِبِنْ، ہوگیا۔

۱/۷/۷، نون تنوین اور نون خفیفہ والا قانون:

ہر نون خفیفہ کو حالت وقف میں ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے اور ہر نون تنوین کو حالت وقف میں ماقبل مفتوح ہونے کی صورت میں الف سے بدلنا جائز ہے، لیکن ماقبل مضموم یا مکسور ہونے کی صورت میں واؤ اور یاء سے بدلنا غیر فصیح ہے۔

نون خفیفہ کی مثال :اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبًا. نون تنوین کی مثال :ضَارِبًا سے ضَارِبًا وغیرہ۔ نون تنوین جس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو :عَلِیْمٌ سے عَلِیْمُوا، قَدِیْرٍ سے قَدِیْرِی غیر فصیح ہے۔

لام تاکید بانون خفیفہ مجہول:

لام تاکید بانون خفیفہ مجہول کو فعل مضارع مجہول سے بنالیں طریقہ وہی ہے جو لام تاکید بانون خفیفہ میں بیان ہو چکا۔

☆......۞۞۞......☆

صرف کبیر فعل امر حاضر و غائب معلوم و مجہول:

	فعل امر معلوم					فعل امر مجہول			
	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ	موزون	وزن	بحث	ترجمہ
۱	لِيَضْرِبْ	لِيَفْعِلْ	واحد مذکر غائب	فعل امر غائب معلوم	چاہئے کہ مارے وہ ایک مرد	لِيُضْرَبْ	لِيُفْعَلْ	فعل امر غائب مجہول	چاہئے کہ مارا جائے وہ ایک مرد
۲	لِيَضْرِبَا	لِيَفْعِلَا	تثنیہ مذکر غائب	"	چاہئے کہ ماریں وہ دو مرد	لِيُضْرَبَا	لِيُفْعَلَا	"	چاہئے کہ مارے جائیں وہ دو مرد
۳	لِيَضْرِبُوا	لِيَفْعِلُوا	جمع مذکر غائب	"	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد	لِيُضْرَبُوا	لِيُفْعَلُوا	"	چاہئے کہ مارے جائیں وہ سب مرد
۴	لِتَضْرِبْ	لِتَفْعِلْ	واحد مونث غائب	"	چاہئے کہ مارے وہ ایک عورت	لِتُضْرَبْ	لِتُفْعَلْ	"	چاہئے کہ ماری جائے وہ ایک عورت
۵	لِتَضْرِبَا	لِتَفْعِلَا	تثنیہ مونث غائب	"	چاہئے کہ ماریں وہ دو عورتیں	لِتُضْرَبَا	لِتُفْعَلَا	"	چاہئے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں
۶	لِيَضْرِبْنَ	لِيَفْعِلْنَ	جمع مؤنث غائب	"	چاہئے کہ ماریں وہ سب عورتیں	لِيُضْرَبْنَ	لِيُفْعَلْنَ	"	چاہئے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں
۷	اِضْرِبْ	اِفْعِلْ	واحد مذکر حاضر	فعل امر حاضر معلوم	مار تو ایک مرد	لِتُضْرَبْ	لِتُفْعَلْ	فعل امر حاضر مجہول	چاہئے کہ مارا جائے تو ایک مرد
۸	اِضْرِبَا	اِفْعِلَا	تثنیہ مذکر حاضر	"	مارو تم دو مرد	لِتُضْرَبَا	لِتُفْعَلَا	"	چاہئے کہ مارے جاؤ تم دو مرد
۹	اِضْرِبُوا	اِفْعِلُوا	جمع مذکر حاضر	"	مارو تم سب مرد	لِتُضْرَبُوا	لِتُفْعَلُوا	"	چاہئے کہ مارے جاؤ تم سب مرد
۱۰	اِضْرِبِی	اِفْعِلِی	واحد مونث حاضر	"	مار تو ایک عورت	لِتُضْرَبِی	لِتُفْعَلِی	"	چاہئے کہ ماری جائے تو ایک عورت

۱۱	اِضْرِبَا	اِفْعِلَا	تثنیہ مؤنث حاضر	″	ماروتم دوعورتیں	لِتُضْرَبَا	لِتُفْعَلَا	″	چاہئے کہ ماری جاؤتم دوعورتیں
۱۲	اِضْرِبْنَ	اِفْعِلْنَ	جمع مؤنث حاضر	″	ماروتم سب عورتیں	لِتُضْرَبْنَ	لِتُفْعَلْنَ	″	چاہئے کہ ماری جاؤتم سب عورتیں
۱۳	لِاَضْرِبْ	لِاَفْعِلْ	واحد متکلم	فعل امر غائب معلوم	چاہئے کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	لِاُضْرَبْ	لِاُفْعَلْ	فعل امر غائب مجہول	چاہئے کہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا عورت
۱۴	لِنَضْرِبْ	لِنَفْعِلْ	جمع متکلم	″	چاہئے کہ ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	لِنُضْرَبْ	لِنُفْعَلْ	″	چاہئے کہ مارے جائیں ہم سب مرد یا عورت

فعل امر حاضر معلوم (بے لام) بنانے کا طریقہ:

امر حاضر معلوم کو فعل مضارع معلوم کے صیغہ حاضر سے بناتے ہیں، اس طرح کہ علامت (یعنی تاء) کو گرانے کے بعد ''فاء'' کلمہ دیکھیں گے کہ ساکن ہے یا متحرک؟ اگر ساکن ہے تو پھر ''عین'' کلمہ دیکھیں گے کہ مضموم ہے یا نہیں؟ اگر مضموم ہے تو ابتداء میں ہمزہ وصلی امر کا مضموم لائیں گے۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تاء علامت مضارعت گرا کر ''فاء'' کلمہ یعنی ''نون'' دیکھا جو کہ ساکن تھا، پھر عین کلمہ ''صاد'' دیکھا جو مضموم تھا، اس لئے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لے آئے تو اُنْصُرْ ہوا)۔ اور اگر عین کلمہ مضموم نہیں ہے بلکہ مفتوح یا مکسور ہے تو ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ ۔(یہاں ''را'' مکسور اور ''لام'' مفتوح ہے دونوں صورتوں میں ہمزہ وصلی شروع میں مکسور لائے ہیں) اور آخری نمبر پر آخری حرف یعنی ''لام کلمہ'' کو ساکن کر دیا۔ تو امر حاضر کا صیغہ بن جائے گا۔ اور اگر ''فاء کلمہ'' ساکن نہیں ہے بلکہ متحرک ہے تو کوئی تبدیلی نہیں کریں گے، صرف ''تا'' گرا کر آخری حرف ساکن کر دیں گے۔ جیسے تُصَرِّفُ سے صَرِّفْ وغیرہ۔

نوٹ: یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں جب آخری حرف (لام کلمہ) حرف علت نہ ہو، اگر لام کلمہ حرف علت ہو تو وہ خود گر جاتا ہے۔ جیسے تَرْمِیُ سے اِرْمِ ، تَخْشَیُ سے اِخْشَ اور تَدْعُوُ سے اُدْعُ، اور تَقِیُ سے قِ.

ہمزہ وصلی: وہ ہمزہ ہے جو اپنے پہلے حرف سے مل جائے اور پڑھنے میں تو نہ آئے مگر لکھنے میں باقی رہے۔ جیسے فَاطْلُبْ، سُوْرَۃُ النَّبَاِ وغیرہ۔

فائدہ ۱: امر میں نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے اور نون اعرابی گر جاتا ہے۔

فائدہ ۲: نون ثقیلہ و خفیفہ جیسے مضارع میں آتا ہے، ویسے امر میں بھی آتا ہے لیکن اس میں لام تاکید نہیں لگایا جاتا۔

فعل امر غائب معلوم و مجہول بنانے کا طریقہ:

فائدہ: امر فعل مضارع سے بنتا ہے۔ امر معروف کو مضارع معلوم سے اور مجہول کو فعل مضارع مجہول سے، غائب کو غائب سے، حاضر کو حاضر سے اور متکلم کو متکلم سے بناتے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

امر غائب معلوم بنتا ہے — مضارع غائب معلوم سے
امر غائب مجہول بنتا ہے — مضارع غائب مجہول سے
امر حاضر مجہول بنتا ہے — مضارع حاضر مجہول سے
امر متکلم معلوم بنتا ہے — مضارع متکلم معلوم سے
امر متکلم مجہول بنتا ہے — مضارع متکلم مجہول سے

بنانے کا قاعدہ: مضارع معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد متکلم، اور جمع متکلم (یعنی یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ) کے شروع

میں لام مکسور لگادو، جس کی وجہ سے ان کا آخر ساکن ہوجائے گا۔تو لِیَضْرِبْ، لِتَضْرِبْ، لِاَضْرِبْ ، لِنَضْرِبْ ہوجائے گا۔(۱ یہاں ایک اور تضرب کا صیغہ نہیں لائے کیونکہ وہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اور واحد مذکر حاضر کا صیغہ امر حاضر معلوم میں بنا چکے ہیں۔)

تین صیغوں، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب، (یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبَانِ) کے شروع میں بھی لام مکسور لگادیں اور آخر سے نون اعرابی گرادیں۔تو لِیَضْرِبَا، لِیَضْرِبُوا ، لِتَضْرِبَا بن جائیں گے۔(۲ یہاں بھی حاضر کی گردان بنائی جاچکی ہے اور حاضر کے صیغے سات میں سے چار تھے۔وہ نکل گئے باقی تین رہ گئے۔)

اور ایک صیغہ جمع مؤنث غائب (یَضْرِبْنَ) کے شروع میں لام مکسور لگادیں، لیکن باقی کوئی تبدیلی نہ ہوگی، کیونکہ یہاں نون اعرابی نہیں ہے۔نیز یہ مبنی ہے اور مبنی کے بارے میں قاعدہ ہے کہ یہ تبدیل نہیں ہوتا۔لہٰذا لِیَضْرِبْنَ ہوجائے گا۔(۳ دوسرا صیغہ جمع مؤنث حاضر تضربن کو پہلے حاضر کی گردان میں بنایا جاچکا ہے۔)

صرف کبیر فعل نہی حاضر و غائب، معلوم و مجہول:

	فعل نہی معلوم					فعل نہی مجہول			
	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ	موزون	وزن	بحث	ترجمہ
۱	لَایَضْرِبْ	لَایَفْعِلْ	واحد مذکر غائب	نہی غائب معلوم	نہ مارے وہ ایک مرد	لَایُضْرَبْ	لَایُفْعَلْ	نہی غائب مجہول	نہ مارا جائے وہ ایک مرد
۲	لَایَضْرِبَا	لَایَفْعِلَا	تثنیہ مذکر غائب	〃	نہ ماریں وہ دو مرد	لَایُضْرَبَا	لَایُفْعَلَا	〃	نہ مارے جائیں وہ دو مرد
۳	لَایَضْرِبُوا	لَایَفْعِلُوا	جمع مذکر غائب	〃	نہ ماریں وہ سب مرد	لَایُضْرَبُوْا	لَایُفْعَلُوْا	〃	نہ مارے جائیں وہ سب مرد
۴	لَاتَضْرِبْ	لَاتَفْعِلْ	واحد مؤنث غائب	〃	نہ مارے وہ ایک عورت	لَاتُضْرَبْ	لَا تُفْعَلْ	〃	نہ ماری جائے وہ ایک عورت
۵	لَاتَضْرِبَا	لَاتَفْعِلَا	تثنیہ مؤنث غائب	〃	نہ ماریں وہ دو عورتیں	لَاتُضْرَبَا	لَاتُفْعَلَا	〃	نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں
۶	لَایَضْرِبْنَ	لَایَفْعِلْنَ	جمع مؤنث غائب	〃	نہ ماریں وہ سب عورتیں	لَایُضْرَبْنَ	لَایُفْعَلْنَ	〃	نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں
۷	لَاتَضْرِبْ	لَاتَفْعِلْ	واحد مذکر حاضر	نہی حاضر معلوم	نہ مار تو ایک مرد	لَاتُضْرَبْ	لَاتُفْعَلْ	نہی حاضر مجہول	نہ مارا جائے تو ایک مرد
۸	لَاتَضْرِبَا	لَاتَفْعِلَا	تثنیہ مذکر حاضر	〃	نہ مارو تم دو مرد	لَاتُضْرَبَا	لَاتُفْعَلَا	〃	نہ مارے جاؤ تم دو مرد
۹	لَاتَضْرِبُوا	لَاتَفْعِلُوا	جمع مذکر حاضر	〃	نہ مارو تم سب مرد	لَاتُضْرَبُوْا	لَاتُفْعَلُوْا	〃	نہ مارے جاؤ تم سب مرد
۱۰	لَاتَضْرِبِی	لَاتَفْعِلِی	واحد مؤنث حاضر	〃	نہ مار تو ایک عورت	لَاتُضْرَبِی	لَاتُفْعَلِی	〃	نہ ماری جائے تو ایک عورت
۱۱	لَاتَضْرِبَا	لَاتَفْعِلَا	تثنیہ مؤنث حاضر	〃	نہ مارو تم دو عورتیں	لَاتُضْرَبَا	لَاتُفْعَلَا	〃	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں
۱۲	لَاتَضْرِبْنَ	لَاتَفْعِلْنَ	جمع مؤنث حاضر	〃	نہ مارو تم سب عورتیں	لَاتُضْرَبْنَ	لَاتُفْعَلْنَ	〃	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں

۱۳	لَااَضْرِبْ	لَااَفْعِلْ	واحد متکلم	نہی غائب معلوم	نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	لَااُضْرَبْ	لَااُفْعَلْ	نہی غائب مجہول	نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت
۱۴	لَانَضْرِبْ	لَانَفْعِلْ	جمع متکلم	″	نہ ماریں ہم سب مرد یا سب عورتیں	لَانُضْرَبْ	لَانُفْعَلْ	″	نہ مارے جائیں ہم سب مرد یا عورتیں

فعل نہی معلوم ومجہول، حاضر وغائب بنانے کا طریقہ:

۱۔ فعل نہی، فعل مضارع مثبت سے بنتی ہے۔ اس طرح کہ نہی کا ہر صیغہ مضارع کے اپنے جیسے صیغے سے بنتا ہے، جیسے واحد مذکر غائب، واحد مذکر غائب سے اور جمع کا صیغہ جمع سے۔ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع مثبت کے شروع میں "لائے نہی" لگا دو۔ اور جن پانچ صیغوں میں پیش ہے، جزم دے دو جیسے لا یَضْرِبْ، لا تَضْرِبْ، لا تَضْرِبْ، لا اَضْرِبْ ، لا نَضْرِبْ۔ اور اگر آخری حرف، حرف علت ہو تو اسے گرا دو۔ جیسے لا تَدْعُوْ سے لاتَدْعُ ، لا تَرْمِیْ سے لا تَرْمِ ، لا تَخْشٰی سے لا تَخْشَ وغیرہ۔

۲۔ سات جگہ سے نون اعرابی گرا دو، جیسے لا یَضْرِبَا، لا تَضْرِبَا، لا تَضْرِبَا، لاتَضْرِبَا، لا یَضْرِبُوْا ، لا تَضْرِبُوا، لا تَضْرِبِیْ۔

۳۔ ایک صیغہ میں سوائے "لا" شروع میں لگانے کے کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ اور نون جمع مؤنث باقی رہے گا، جیسے لا یَضْرِبْنَ۔

فائدہ: نون ثقیلہ وخفیفہ جس طرح مضارع اور امر میں آتا ہے اسی طرح نہی میں بھی آتا ہے۔ لیکن امر کی طرح لام تاکید یہاں بھی نہیں آتا۔

☆......✪✪✪......☆

صرف کبیر اسم فاعل مذکر ومؤنث:

	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ	موزون	بروزن	بحث	ترجمہ
۱	ضَارِبٌ	فَاعِلٌ	واحد مذکر	اسم فاعل مذکر	مارنے والا ایک مرد	ضَارِبَۃٌ	فَاعِلَۃٌ	اسم فاعل مؤنث	مارنے والی ایک عورت
۲	ضَارِبَانِ	فَاعِلَانِ	تثنیہ مذکر	″	مارنے والے دو مرد	ضَارِبَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	″	مارنے والی دو عورتیں
۳	ضَارِبُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	جمع مذکر سالم	″	مارنے والے سب مرد	ضَارِبَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	″	مارنے والی سب عورتیں
۴	ضَرَبَۃٌ	فَعَلَۃٌ	جمع مذکر مکسر	″	″	ضَوَارِبُ	فَوَاعِلُ	″	″
۵	ضُرَّابٌ	فُعَّالٌ	″	″	″	ضُرَّبٌ	فُعَّلٌ	″	″
۶	ضُرَّبٌ	فُعَّلٌ	″	″	″	ضُوَیْرِبَۃٌ	فُوَیْعِلَۃٌ		تھوڑا مارنے والی ایک عورت
۷	ضُرُبٌ	فُعُلٌ	″	″	″				صیغہ واحد مؤنث مصغر
۸	ضُرَبَآءُ	فُعَلَاءُ	″	″	″				
۹	ضُرْبَانٌ	فُعْلَانٌ	″	″	″				
۱۰	ضِرَابٌ	فِعَالٌ	″	″	″				
۱۱	اَضْرَابٌ	اَفْعَالٌ	″	″	″				
۱۲	ضُرُبٌ	فُعُلٌ	″	″	″				

۱۳	ضُرُوْبٌ	فُعُوْلٌ	"	"	"				
۱۴	ضُوَيْرِبٌ	فُوَيْعِلٌ	واحد مذکر مصغر	"	تھوڑا مارنے والا ایک مرد				

جو لفظ کام کرنے والے کو بتائے، اسے اسم فاعل کہتے ہیں۔ جیسے فَاعِلٌ (کام کرنے والا ایک مرد) ضَارِبَةٌ (مارنے والی ایک عورت)۔

ثلاثی مجرد کے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر، فاعل کے وزن پر آئے گا۔ جیسے ضَارِبٌ، نَاصِرٌ، عَالِمٌ، مَانِعٌ اور صیغہ تثنیہ مذکر فَاعِلَانِ کے وزن پر جیسے ضَارِبَانِ، اور صیغہ جمع مذکر سالم فَاعِلُوْنَ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے ضَارِبُوْنَ۔ اور صیغہ جمع مذکر مکسر کے اوزان بعد میں آئیں گے۔ جیسے ضَرَبَةٌ، ضُرَّابٌ، ضُرَّبٌ، ضُرُوْبٌ وغیرہ۔

اسم فاعل مؤنث کا صیغہ واحد مؤنث فَاعِلَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے ضَارِبَةٌ، اور تثنیہ کا صیغہ فَاعِلَتَانِ، اور جمع مؤنث سالم کا صیغہ فَاعِلَاتٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے ضَارِبَتَانِ، ضَارِبَاتٌ۔ اور جمع مؤنث مکسر کا صیغہ فَوَاعِلُ، فُعَّلٌ، فُوَيْعِلَةٌ کے وزن پر آئیں گے۔ جیسے ضَوَارِبُ، ضُرَّبٌ، ضُوَيْرِبَةٌ.

۱/۸/۸، مدہ زائدہ والا قانون:

ہر مدہ زائدہ جو کہ مفرد مکبر میں دوسری جگہ واقع ہو جائے تو تصغیر بناتے وقت اور جمع منتہی الجموع بناتے وقت اس کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

تصغیر کی مثال: ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ، جمع منتہی الجموع کی مثال: ضَارِبَةٌ سے ضَوَارِبُ وغیرہ۔

۱/۹/۹، نون تنوین، نون تثنیہ، نون جمع یا اضافت والا قانون:

ہر نون تنوین کو الف لام کے داخل ہونے کے وقت اور اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہے۔ اور ہر نون تثنیہ اور نون جمع کو اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہے لیکن الف لام کے داخل ہونے کے وقت حذف کرنا جائز نہیں۔ نون تنوین کی مثال: ضَارِبٌ سے اَلضَّارِبُ، اضافت کی مثال: ضَارِبٌ سے ضَارِبُ زَيْدٍ، قَلَمٌ سے قَلَمِيْ۔

نون تثنیہ و جمع کی مثال: ضَارِبَانِ سے ضَارِبَا زَيْدٍ، مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ هِنْدٍ، مُكْرِمَانِ سے مُكْرِمَاكَ وغیرہ۔

فائدہ: عام صرف کی کتب میں یہاں، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ کے اسم فاعل بنانے کا طریقہ لکھا ہوتا ہے لیکن ہم اپنے مقام پر انہیں بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ انشاءاللہ

صرف کبیر اسم مفعول:

	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ
۱	مَضْرُوْبٌ	مَفْعُوْلٌ	واحد مذکر	اسم مفعول	مارا ہوا ایک مرد
۲	مَضْرُوْبَانِ	مَفْعُوْلَانِ	تثنیہ مذکر	"	مارے ہوئے دو مرد
۳	مَضْرُوْبُوْنَ	مَفْعُوْلُوْنَ	جمع مذکر	"	مارے ہوئے سب مرد
۴	مَضْرُوْبَةٌ	مَفْعُوْلَةٌ	واحد مؤنث	"	ماری ہوئی ایک عورت
۵	مَضْرُوْبَتَانِ	مَفْعُوْلَتَانِ	تثنیہ مؤنث	"	ماری ہوئی دو عورتیں
۶	مَضْرُوْبَاتٌ	مَفْعُوْلَاتٌ	جمع مؤنث	"	ماری ہوئی سب عورتیں
۷	مَضَارِيْبُ	مَفَاعِيْلُ	جمع مذکر	"	مارے ہوئے سب مرد
۸	مُضَيْرِيْبٌ	مُفَيْعِيْلٌ	واحد مذکر مصغر	"	تھوڑا مارا ہوا ایک مرد
۹	مُضَيْرِيْبَةٌ	مُفَيْعِيْلَةٌ	واحد مؤنث مصغر	"	تھوڑی ماری ہوئی ایک عورت

جو لفظ، اس آدمی یا چیز کو بتائے جس پر کام واقع ہوا ہے اس کو اسم مفعول کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر مَفعُولٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے مَضرُوبٌ، اور تثنیہ کے لئے الف، جمع کے لئے واؤنون کا اضافہ کریں گے۔ جیسے مَضرُوبَانِ، مَضرُوبُونَ وغیرہ۔ اور واحد مؤنث کا صیغہ مَفعُولَۃٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے مَضرُوبَۃٌ، مَضرُوبَتَانِ، مَضرُوبَاتٌ۔

اسم ظرف:

	موزون	بروزن	صیغہ	بحث	ترجمہ
۱	مَضرِبٌ	مَفعِلٌ	واحد	اسم ظرف	مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت
۲	مَضرِبَانِ	مَفعِلَانِ	تثنیہ	〃	مارنے کی دو جگہیں یا دو وقت
۳	مَضَارِبُ	مَفَاعِلُ	جمع	〃	مارنے کی سب جگہیں یا سب وقت
۴	مُضَیرِبٌ	مُفَیعِلٌ	واحد مصغر	〃	تھوڑا مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت

جو لفظ کسی کام کی جگہ یا وقت کا نام ہو اسے اسم ظرف کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کا اسم ظرف فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر سے اس طرح بنتا ہے کہ علامت مضارع دور کر کے اس جگہ ''میم مفتوح'' لگا دیتے ہیں۔ اور عین کلمہ اگر مضموم ہو تو زبر دے دیتے ہیں، ورنہ اسی حالت میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اور آخری حرف پر تنوین (اسم کی علامت) زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے یَضرِبُ، سے مَضرِبٌ، یَنصُرُ سے مَنصَرٌ اور یَعلَمُ سے مَعلَمٌ وغیرہ۔

فائدہ: ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم ظرف اور اسم مفعول صورتاً ایک جیسے ہوتے ہیں۔

اسم آلہ:

۱	مِضرَبٌ	مِفعَلٌ	واحد	اسم آلہ صغری	مارنے کا ایک چھوٹا آلہ
۲	مِضرَبَانِ	مِفعَلَانِ	تثنیہ	〃	مارنے کے دو چھوٹے آلے
۳	مَضَارِبُ	مَفَاعِلُ	جمع	〃	مارنے کے سب چھوٹے آلے
۴	مُضَیرِبٌ	مُفَیعِلٌ	واحد مصغر	〃	تھوڑا مارنے کا ایک چھوٹا آلہ
۵	مِضرَبَۃٌ	مِفعَلَۃٌ	واحد	اسم آلہ وسطی	مارنے کا ایک درمیانہ آلہ
۶	مِضرَبَتَانِ	مِفعَلَتَانِ	تثنیہ	〃	مارنے کے دو درمیانے آلے
۷	مَضَارِبُ	مَفَاعِلُ	جمع	〃	مارنے کے سب درمیانے آلے
۸	مُضَیرِبَۃٌ	مُفَیعِلَۃٌ	واحد مصغر	〃	تھوڑا مارنے کا ایک درمیانہ آلہ
۹	مِضرَابٌ	مِفعَالٌ	واحد	اسم آلہ کبریٰ	مارنے کا ایک بڑا آلہ
۱۰	مِضرَابَانِ	مِفعَالَانِ	تثنیہ	〃	مارنے کے دو بڑے آلے
۱۱	مَضَارِیبُ	مَفَاعِیلُ	جمع	〃	مارنے کے سب بڑے آلے
۱۲	مُضَیرِیبٌ	مُفَیعِیلٌ	واحد مصغر	〃	تھوڑا مارنے کا ایک بڑا آلہ
۱۳	وَمُضَیرِیبَۃٌ	مُفَیعِیلَۃٌ	واحد مصغر	〃	تھوڑا مارنے کا ایک بڑا آلہ

جو لفظ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کا نام ہو اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔ اور اس کی تین قسمیں ہیں، (۱) اسم آلہ صغری، جیسے مِضرَبٌ۔ (۲) اسم آلہ وسطی، جیسے مِضرَبَۃٌ۔ (۳) اسم آلہ کبری، جیسے مِضرَابٌ۔

بنانے کا طریقہ: **اسم آلہ صغری:** علامت مضارعت دور کر کے ''میم مکسور'' لگا دو اور عین کلمہ کو زبر دے دو (اگر زبر نہ ہو) اور آخری حرف پر تنوین بڑھا دو۔ جیسے مِضرَبٌ۔

اسم آلہ وسطی: اسم آلہ صغری کے آخر میں ''تاء'' زیادہ کرکے تنوین اس پر لگادو۔ جیسے مِضْرَبَۃٌ۔

اسم آلہ کبری: علامت مضارعت دور کرکے اس کی جگہ ''میم مکسور'' لگا کر عین کلمہ کے بعد ''الف'' زیادہ کرو اور آخر میں تنوین کا اضافہ کردو، جیسے یَضْرِبُ سے مِضْرَابٌ.

فائدہ: ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم آلہ نہیں ہوتا۔

اسم تفضیل:

	اسم تفضیل مذکر					اسم تفضیل مؤنث			
۱	اَضْرَبُ	اَفْعَلُ	واحد مذکر		زیادہ مارنے والا ایک مرد	ضُرْبٰی	فُعْلٰی	واحد مؤنث	زیادہ مارنے والی ایک عورت
۲	اَضْرَبَانِ	اَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر	〃	زیادہ مارنے والے دو مرد	ضُرْبَیَانِ	فُعْلَیَانِ	تثنیہ مؤنث	زیادہ مارنے والی دو عورتیں
۳	اَضْرَبُوْنَ	اَفْعَلُوْنَ	جمع مذکر	〃	زیادہ مارنے والے سب مرد	ضُرْبَیَاتٌ	فُعْلَیَاتٌ	جمع مؤنث	زیادہ مارنے والی سب عورتیں
۴	اَضَارِبُ	اَفَاعِلُ	جمع مذکر مکسر	〃	زیادہ مارنے والے سب مرد	ضُرَبٌ	فُعَلٌ	جمع مؤنث مکسر	زیادہ مارنے والی سب عورتیں
۵	اُضَیْرِبُ	اُفَیْعِلُ	واحد مذکر مصغر	〃	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد	ضُرَیْبٰی	فُعَیْلٰی	واحد مؤنث مصغر	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت

جو لفظ کسی کام کرنے والے کی بڑائی ظاہر کرے، اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔ جیسے اَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا ایک مرد)

اسم تفضیل واحد مذکر ہمیشہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور واحد مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر، جیسے اَضْرَبُ، ضُرْبٰی، اَکْبَرُ، کُبْرٰی وغیرہ۔

فائدہ: ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم تفضیل نہیں ہوتا۔

صفت مشبہ:

وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازمی سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور دوام اور ثبوت کے پائے جائیں، مثلا شَرِیْفٌ (وہ شخص جس میں شرافت بطور ہمیشگی کے پائی جائے)

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق:

یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں پائیدار، یعنی ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے۔ جیسے حَسِیْنٌ (خوب صورت آدمی)، (خوبصورتی ہمیشہ کے لئے ہوتی ہے، گھنٹہ دو گھنٹہ کے لئے نہیں ہوتی) جبکہ سَامِعٌ (کسی شخص کو سننے والا ہونا)، یہ ایک وقت مقررہ کے لئے ہوتی ہے جبکہ مخصوص جگہ سے اٹھ جائے تو سننا ختم ہوجاتا ہے اور سَمِیْعٌ یعنی سننے والا یعنی ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی سَمِیْعٌ ہے اور انسان سامع ہے۔

فائدہ: جو افعال رنگ، عیب (ظاہری)، یا حلیہ کے معانی رکھتے ہوں ان سے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَآءُ کے وزن پر آتا ہے مثلا:

اَحْمَرُ.........سرخ رنگ والا مرد، حَمْرَاءُ.........سرخ رنگ والی عورت،

اَعْوَرُ.........کانا مرد، عَوْرَاءُ.........کانی عورت،

اَعْیَنُ.........فراخ چشم مرد، عَیْنَاءُ.........فراخ چشم عورت۔

ان میں پہلی مثال: رنگ کی، دوسری مثال: عیب کی، اور تیسری مثال: حلیہ کی ہے۔

شَرِیْفٌ	شَرِیْفَانِ	شَرِیْفُوْنَ	شُرَفَاءُ	شُرْفَانٌ	شِرْفَانٌ
شِرَافٌ	شُرُوْفٌ	شُرُفٌ	اَشْرَافٌ	اَشْرِفَاءُ	اَشْرِفَةٌ

شَرِيفَةٌ	شَرِيفَتَانِ	شَرِيفَاتٌ	شَرَائِفُ	شُرَيِّفٌ	شُرَيِّفَةٌ

صفت مشبہ بنانے کا طریقہ:

صفت مشبہ کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ ''یاء'' حرف مضارعت کو ختم کیا۔ ''فاء'' کلمہ (ش) کو فتحہ دیا، عین کلمہ (راء) کو کسرہ دیا، تیسری جگہ پر ''یاء ساکن'' علامت صفت مشبہ لے آئے، اور آخری حرف پر تنوین (اسم کی علامت) لے آئے تو يَشْرُفُ سے شَرِيفٌ ہوگیا۔

صفت مشبہ کے اوزان:

صفت مشبہ کے تقریبا گیارہ اوزان ہیں:

۱	فَعْلٌ جیسے	ضَخْمٌ	۲	فِعْلٌ جیسے	صِفْرٌ	۳	فُعْلٌ جیسے	صُلْبٌ
۴	فَعَلٌ جیسے	حَسَنٌ	۵	فَعِلٌ جیسے	فَكِهٌ	۶	فُعُلٌ جیسے	جُنُبٌ
۷	فَعَالٌ جیسے	جَبَانٌ	۸	فُعَالٌ جیسے	شُجَاعٌ	۹	فَعِيلٌ جیسے	شَرِيفٌ
۱۰	فَيْعِلٌ جیسے	سَيِّدٌ	۱۱	فَعْلَانُ جیسے	عَطْشَانُ			

اسم مبالغہ:

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اسے اسم مبالغہ کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس کے اوزان سماعی ہیں۔ (یعنی بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، جیسے اہل عرب بول دیں ویسا ہی پڑھا جائے گا)۔

اسم مبالغہ کے اوزان:

اسم مبالغہ کے مشہور ۱۶۔ اوزان ہیں لیکن ان کے علاوہ اور اوزان بھی ہیں، جنہیں بات لمبی ہونے کے ڈر کی وجہ سے نقل نہیں کیا جا رہا۔

	وزن	مثال	ترجمہ		وزن	مثال	ترجمہ
۱	فَعَّالٌ	سَفَّاكٌ	بہت خون بہانے والا	۲	فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ	بہت جاننے والا
۳	فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بڑا	۴	فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت الٹنے پلٹنے والا
۵	فَيْعُولٌ	قَيُّومٌ	بہت نگرانی کرنے والا	۶	فُعُّولٌ	قُدُّوسٌ	بہت پاک
۷	فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بہت فرق کرنے والا	۸	فَعُولٌ	غَفُورٌ	بہت بخشنے والا
۹	فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت بچنے والا	۱۰	فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب
۱۱	فُعَلَةٌ	هُمَزَةٌ	بہت عیب نکالنے والا	۱۲	فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ	بہت سچ بولنے والا
۱۳	مِفْعِيلٌ	مِنْطِيقٌ	بہت بولنے والا	۱۴	مِفْعَلٌ ، مِفْعَالٌ	مِجْزَمٌ، مِجْزَامٌ	بہت کاٹنے والا
۱۵	فُعْلَةٌ	ضُحْكَةٌ	بہت ہنسنے والا	۱۶	فَعَّلٌ	قَلَّبٌ	بہت پھیرنے والا

اسم صفت مشبہ اور اسم مبالغہ کے علاوہ جمع قلت، جمع کثرت، اسم مصدر (ثلاثی مجرد) وغیرہ کے بھی سماعی اوزان ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیا جا رہا۔

☆☆☆

ابواب و مصادر ثلاثی مجرد، صحیح:

نمبرشمار	موزون	ترجمہ	ازباب	نمبرشمار	موزون	ترجمہ	ازباب

١	اَلضَّرْبُ	مارنا	ضَرَبَ	٢	اَلنَّصْرُ	مدد کرنا	نَصَرَ
٣	اَلْعِلْمُ	جاننا	عَلِمَ (سَمِعَ)	٤	اَلْمَنْعُ	روکنا	مَنَعَ (فَتَحَ)
٥	اَلْحِسْبَانُ	گمان کرنا	حَسِبَ	٦	اَلشَّرْفُ	بزرگ ہونا	شَرُفَ (كَرُمَ)

ثلاثی مزید فیه کا بیان

فائدہ: ثلاثی مزید فیہ کے مشہور ابواب بارہ ہیں۔ درج ذیل پانچ ابواب بغیر ہمزہ وصلی کے ہیں۔

١	اِفْعَالٌ	٢	تفْعِيْلٌ	٣	مُفَاعَلَه	٤	تفَاعُلٌ	٥	تفَعُّلٌ

اور سات ابواب ہمزہ وصلی کے ساتھ ہیں۔

١	اِفْتِعَالٌ	٢	اِسْتِفْعَالٌ	٣	اِنْفِعَالٌ	٤	اِفْعِيْلَالٌ	٥	اِفْعِلَّالٌ	٦	اِفْعِيْعَالٌ	٧	اِفْعِوَّالٌ

باب اول: اِفْعَال چوں اَلْاِكْرَامُ، یعنی عزت کرنا

علامت: اس باب کی یہ ہے کہ اس کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چار حرف ہوتے ہیں۔ تین اصلی اور ایک زائدہ، یعنی شروع میں ہمزہ قطعی۔ جیسے اَكْرَمَ بروزن اَفْعَلَ.

بنانے کا قاعدہ: (اس جگہ صرف خاص خاص صیغوں کے بنانے کا قاعدہ لکھا جارہا ہے۔)

يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، تُكْرِمُ، اُكْرِمُ، نُكْرِمُ (مضارع معلوم) کو، اَكْرَمَ (ماضی معلوم) سے اس طرح بنایا کہ حروف اتین مضموم میں سے ایک حرف اَكْرَمَ کے شروع میں لائے، آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا، اور ضمہ اعرابی اس کے آخر میں لائے تو يُاَكْرِمُ، تُاَكْرِمُ، تُاَكْرِمُ، اُءَكْرِمُ، نُاَكْرِمُ ہو گیا۔

واحد متکلم کے صیغے (اُءَكْرِمُ) میں دو ہمزہ اکٹھے ہوگئے ہیں۔ اس لئے اسے پڑھنا مشکل تھا۔ لہذا دوسرے ہمزہ کو خلاف قیاس حذف کردیا۔ اور باقی صیغوں میں بھی اس کی موافقت کی وجہ سے حذف کردیا۔ تو يُكْرِمُ، تُكْرِمُ، تُكْرِمُ، اُكْرِمُ، نُكْرِمُ ہو گیا۔

١/١٠/١، يُكْرِمُ، يُصَرِّفُ والا قانون:

مضارع والا ہر وہ باب جس کی ماضی چار حرفوں والی ہو اور اس کے مضارع میں حروف اتین کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔ جیسے اَكْرَمَ سے يُكْرِمُ، صَرَّفَ سے يُصَرِّفُ، دَحْرَجَ سے يُدَحْرِجُ وغیرہ۔

١/١١/١، ہمزہ وصلی قطعی والا قانون:

ہمزہ دو قسم کا ہوتا ہے☆ وصلی☆ قطعی۔ ہمزہ وصلی کا حکم یہ ہے کہ درمیان کلام میں آجانے کی وجہ سے اور مابعد متحرک ہوجانے کی وجہ سے گر جاتا ہے۔ اس کی مثال جیسے الله کے شروع میں واؤ لائے تو وَاللهِ ہو گیا۔ الف لکھنے میں تو باقی ہے لیکن پڑھنے میں نہیں آرہا ہے۔ جبکہ ہمزہ قطعی اس کے برعکس ہے یعنی ہر صورت میں پڑھا جائے گا۔ جیسے اَكْرَمَ کے شروع میں فا لے آئے تو فَاَكْرَمَ پڑھیں گے۔ فَاكْرَمَ نہیں پڑھیں گے۔

ہمزہ قطعی کی نو اقسام ہیں:

١	باب افعال کا ہمزہ جیسے اَكْرَمَ	٢	واحد متکلم جیسے اَضْرِبُ
٣	اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَضْرَبُ	٤	جمع مکسر جیسے اَصْحَابٌ، اَضْرَابٌ
٥	عَلَم (یعنی نام) جیسے اِبْرَاهِيم	٦	بناء یعنی وہ کلمہ جس میں ہمزہ ہو اور وہ کلمہ مبنی ہو جیسے اِنَّ، اَنَّ وغیرہ

۷	فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبَهٗ	۸	استفہام جیسے اَقَامَ زَیْدٌ؟
۹	نداء کا ہمزہ جیسے اَزَیْدُ۔		

ثلاثی مجرد کے علاوہ سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ:

اسم فاعل، فعل مضارع معلوم سے بنے گا۔ علامت مضارعت کو دور کر کے اس کی جگہ ''میم مضموم'' لائیں گے۔ اور آخر سے پہلے حرف کو زیر دیں گے۔ اور آخری حرف پر تنوین لگا دیں گے جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ، یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرِجٌ وغیرہ۔ تثنیہ بناتے وقت الف اور نون کا اضافہ کریں گے اور جمع بناتے وقت واؤ اور نون کا اضافہ ہوگا۔ جبکہ مؤنث بنانے کے لئے تنوین، لام کلمہ کی بجائے ''تاء'' کا اضافہ کر کے اس پر لگائیں گے جیسے مُکْرِمَةٌ، مُکْرِمَتَانِ، مُکْرِمَاتٌ۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم فاعل کی جمع سالم ہی ہوتی ہے جمع مکسر نہیں ہوتی۔

گردان اسم فاعل:

مُکْرِمٌ	مُکْرِمَانِ	مُکْرِمُوْنَ	مُکْرِمَةٌ	مُکْرِمَتَانِ	مُکْرِمَاتٌ

ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم مفعول بنانے کا طریقہ:

اسم مفعول، مضارع مجہول سے بنے گا۔ علامت مضارعت گر جائے گی۔ اس کی جگہ ''میم مضموم'' لگا دیں گے۔ اور آخر میں تنوین بڑھا دیں گے۔ جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ، مُکْرَمَانِ، مُکْرَمُوْنَ۔ وغیرہ۔ اور مونث بنانے کے لئے آخر میں ''تاء'' کا اضافہ کر کے تنوین اس پر لگا دیں گے۔ جیسے مُکْرَمَةٌ، مُکْرَمَتَانِ، مُکْرَمَاتٌ، وغیرہ۔

نوٹ: اسم مفعول کے بھی جمع مکسر کے صیغے، ثلاثی مزید فیہ میں نہیں ہوتے۔

گردان اسم مفعول:

مُکْرَمٌ	مُکْرَمَانِ	مُکْرَمُوْنَ	مُکْرَمَةٌ	مُکْرَمَتَانِ	مُکْرَمَاتٌ

امر حاضر بنانے کا طریقہ:

امر حاضر......(الخ) کو تُاَکْرِمُ یعنی تُکْرِمُ کی اصل سے بنایا۔ اس طرح کہ تائے مضارعت کو حذف کر دیا۔ اب اس کا مابعد متحرک رہ گیا۔ لہذا صرف آخری حرف ساکن کر دیا۔ یعنی ایک صیغہ میں حرکت گرے گی۔ چار صیغوں میں نون اعرابی گرے گا اور ایک صیغہ میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔

نوٹ: ثلاثی مزید فیہ میں گردان اسم ظرف تک ہوتی ہے اور اس میں اسم آلہ، اسم تفضیل وغیرہ نہیں ہوتے۔ نیز اسم ظرف بعینہ اسم مفعول کی طرح ہوتی ہے۔

باب دوم: اَلتَّفْعِیْلُ چوں اَلتَّصْرِیْفُ (پھیرنا)

علامت: اس باب کی یہ ہے کہ اس کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چار حروف ہوتے ہیں۔ تین اصلی اور ایک زائدہ یعنی عین کلمہ مشدد مکرر۔ جیسے صَرَّفَ بروزن فَعَّلَ.

۱۲/۱۲/۱، ماضی مجہول نمبر ۲ کا قاعدہ:

ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں ''تاء زائدہ مطردہ'' ہو۔ (تاء زائدہ مطردہ اس تاء زائدہ کو کہتے ہیں جو باب کی تمام گردانوں میں پائی جائے جیسے تصرف، تضارب، وغیرہ)۔ اس کی ماضی مجہول میں حرف اول اور ثانی کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے تَصَرَّفَ سے تُصُرِّفَ، تَضَارَبَ سے تُضُوْرِبَ، تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ.

۱۳/۱۳/۱، مضارع معلوم والا قانون:

ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں ''تاء زائدہ مطردہ'' ہو اس کے مضارع معلوم میں آخر کے ماقبل کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔ جیسے تَصَرَّفَ سے یَتَصَرَّفُ۔ اور اگر ''تاء زائدہ مطردہ'' نہ ہو تو آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔ مثلاً اِکْتَسَبَ سے یَکْتَسِبُ (یہ قاعدہ ثلاثی مجرد کے علاوہ کے لئے ہے)۔

بابِ سوم: اَلتَّفَعُّلُ چوں اَلتَّقَبُّلُ (یعنی قبول کرنا)

علامت اس باب کی یہ ہے کہ اس کی ماضی معلوم میں پانچ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائدہ۔ شروع میں تاء اور عین کلمہ مکرر مشدد۔ جیسے تَقَبَّلَ. بروزن تَفَعَّلَ.

باب چہارم: مُفَاعَلَه، چوں اَلْمُقَاتَلَةُ (یعنی ایک دوسرے سے لڑائی کرنا)

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چار حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور ایک زائدہ۔ یعنی دوسری جگہ الف۔ جیسے قَاتَلَ بروزن فَاعَلَ.

باب پنجم: اَلتَّفَاعُلُ چوں اَلتَّقَابُلُ (آپس میں روبرو ہونا)

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں پانچ حروف ہوتے ہیں، تین اصلی اور دو زائدہ یعنی شروع میں "تاء زائدہ مطردہ" اور تیسری جگہ الف۔ جیسے تَقَابَلَ بروزن تَفَاعَلَ.

۱/۱۴/۱۴، "تاءِ مُضَارَعَتْ" والا قانون:

جب باب تَفَعُّلُ، تَفَاعُل یا تَفَعْلُلْ کی تاء پر "تاء مضارعت" داخل ہوگی اس وقت دو تاء اکٹھی ہو جائیں گی۔ تو ان میں سے ایک "تاء" کو مضارع معلوم میں حذف کرنا جائز ہے۔ مثلاً تَتَقَبَّلُ کو تَقَبَّلُ، تَتَضَارَبُ کو تَضَارَبُ اور تَتَدَحْرَجُ کو تَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

۱/۱۵/۱۵، ماضی مجہول نمبر۳ والا قانون:

ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو اس کی ماضی مجہول میں حرف اول اور ثالث کو ضمہ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے اِكْتَسَبَ سے اُكْتُسِبَ.

ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے سات باب ھیں۔

باب اول: اِفْتِعَالُ چوں اَلْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنا)

یہ باب لازمی و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

علامت: اس باب کی یہ ہے کہ اس کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں تین اصلی اور دو زائدہ، یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور تیسری جگہ "تاء" ہوتی ہے۔ جیسے اِجْتَنَبَ بروزن اِفْتَعَلَ.

قوانین باب افتعال :

۱/۱۶/۱۶، سین، شین والا قانون:

اگر سین یا شین باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہوں تو باب افتعال کی تاء کو "تاء کلمہ" کی جنس کرنا جائز ہے۔ پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے اِسْتَمَعَ سے اِسَّمَعَ، اِشْتَهَدَ سے اِشَّهَدَ وغیرہ۔

۱/۱۷/۱۷، صاد، ضاد، طاء، ظاء، والا قانون:

اگر باب افتعال کے "فاء کلمہ" کے مقابلے میں صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو تو باب افتعال کی "تاء" کو طاء کرنا واجب ہے۔ پھر اگر "فاء کلمہ" میں:

(۱) طاء ہے تو طاء کا طاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے اِطْتَلَبَ سے اِطْطَلَبَ پھر اِطَّلَبَ وغیرہ۔

(۲) اور اگر فاء کلمہ میں ظاء ہے تو اظہار یکطرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔ (اظہار یکطرفہ کا مطلب یہ ہے کہ ظاء کو چھیڑا نہ جائے بلکہ تاء کو طاء کرنے کے بعد کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی۔ جیسے اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ۔ اور ادغام دوطرفہ کا مطلب یہ ہے کہ ظاء کو طاء کر دیا جائے۔ جیسے اِظْطَلَمَ سے اِطْطَلَمَ، یا اس کے الٹ کر دیا جائے۔ یعنی طاء کو ظاء کر دیا جائے جیسے اِظْطَلَمَ سے اِظْظَلَمَ. دونوں طرح پڑھنا جائز ہے)۔ پھر آخر میں دونوں کو ادغام کر دینا واجب ہے۔ جیسے اِطْطَلَمَ سے اِطَّلَمَ اور اِظْظَلَمَ سے اِظَّلَمَ

وغیرہ۔

صاد، اور ضاد کی اظہار کی مثال: اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ، اور اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ وغیرہ۔ ادغام کی مثال: اِصَّبَرَ، اِضَّبَرَ۔

۱/۱۸/۱۸، دال، ذال، زاء والا قانون:

اگر دال، ذال، زاء میں سے کوئی ایک حرف باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے تو تاء کا دال کرنا واجب ہے۔ پھر اگر فاء کلمہ کے مقابلے میں:

(۱) دال ہے تو دال کا دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے اِدْتَغَمَ سے اِدَّغَمَ۔

(۲) اور اگر ذال ہے تو اظہار یکطرفہ اور ادغام دوطرفہ دونوں طرح جائز ہے۔ جیسے اِذْتَكَرَ سے اِذْدَكَرَ، اِذَّكَرَ اور اِدَّكَرَ وغیرہ۔

(۳) اور اگر زاء ہے تو اظہار یکطرفہ اور ادغام بھی یکطرفہ ہوگا۔ جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ، اور اِزَّجَرَ وغیرہ البتہ اِدَّجَرَ پڑھنا درست نہیں۔

۱/۱۹/۱۹، ''ثاء'' والا قانون:

اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ''ثاء'' آجائے تو اظہار یکطرفہ اور ادغام دوطرفہ جائز ہے۔ مگر ''تاء'' کو ''ثاء'' کرنا بہتر ہے۔ جیسے اِثْتَبَتَ (یہ اظہار کی مثال ہے) اور ادغام کی مثال: اِثَّبَتَ اور اِتَّبَتَ۔ لیکن اِثَّبَتَ زیادہ بہتر ہے۔

۱/۲۰/۲۰، عین کلمہ والا قانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

حصہ اول: اگر دس حروف مذکورہ (یعنی سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، ثاء، دال، ذال، زاء) اور ''تاء'' میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے تو ''تاء'' کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے، پھر ادغام کرنا واجب ہے۔ اگر تاء (عین کلمہ) کی جگہ ہو تو ادغام کرنا جائز ہے۔ مثلاً سین کی مثال اِكْتَسَبَ سے كَسَّبَ (ہمزہ وصلی مابعد متحرک ہونے سے گر جاتا ہے) شین کی مثال: اِنْتَشَرَ سے نَشَّرَ، صاد کی مثال: اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ، ضاد کی مثال: اِعْتَضَدَ سے عَضَّدَ، تاء کی مثال: اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ (یہاں ادغام جائز ہے واجب نہیں، کیونکہ تاء اور عین کلمہ ایک ہی ہیں)۔

حصہ دوم: اگر مذکورہ دس حروف میں سے کوئی ایک حرف باب تفعل، یا تفاعل کے ''فا'' کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو تو اس کی ''تا'' کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز، اور ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اگر ''فاء'' کلمہ کے مقابلہ میں ''تا'' ہو تو ادغام جائز ہے۔ جیسے تَطَهَّرَ سے اِطَّهَّرَ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ۔ اور تَتَرَّكَ سے اِتَّرَّكَ وغیرہ۔

۱/۲۱/۲۱، حروف شمسی، قمری والا قانون:

اگر گیارہ حروف مذکورہ، نون اور راء میں سے کوئی حرف لام تعریف کے بعد واقع ہو جائے تو لام کو ان کی جنس کرنا واجب ہے پھر ادغام کرنا بھی واجب ہے۔ مثلاً

سین کی مثال	اَلْسَامِعُ	سے	اَلسَّامِع	شین کی مثال	اَلْشَاكِر	سے	اَلشَّاكِر
صاد کی مثال	اَلْصَابِرُ	سے	اَلصَّابِر	ضاد کی مثال	اَلْضَارِبُ	سے	اَلضَّارِب
طاء کی مثال	اَلْطَالِب	سے	اَلطَّالِب	ظاء کی مثال	اَلْظَالِم	سے	اَلظَّالِم
دال کی مثال	اَلْدَاخِل	سے	اَلدَّاخِل	ذال کی مثال	اَلْذَاكِر	سے	اَلذَّاكِر
زاء کی مثال	اَلْزَاجِر	سے	اَلزَّاجِر	تاء کی مثال	اَلْتَاجِر	سے	اَلتَّاجِر
ثاء کی مثال	اَلْثَابِت	سے	اَلثَّابِت	راء کی مثال	اَلْرَحْمٰنُ	سے	اَلرَّحْمٰنُ
نون کی مثال	اَلْنُور	سے	اَلنُّور				

نوٹ: اگر لام ساکن غیر تعریف کے بعد راء آجائے تو لام کو راء کی جنس کرنا واجب ہے پھر ادغام بھی واجب ہے۔ جیسے قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔

حروف شمسی و قمری کی وجہ تسمیہ: حروف شمسی کل تیرہ حروف ہیں جو اوپر گذر چکے ہیں۔ انہیں اس لئے شمسی کہا جاتا ہے کیونکہ جیسے سورج کے آنے سے تمام ستارے

چھپ جاتے ہیں اسی طرح حروف شمسی کے آنے سے لام تعریف چھپ جاتا ہے۔ اور باقی سولہ حروف کو حروف قمری کہتے ہیں۔ کیونکہ جیسے چاند کے آنے سے ستارے ظاہر ہوجاتے ہیں اسی طرح باقی سولہ حروف کے آنے سے بھی لام تعریف کا ظاہر ہوجاتا ہے۔

۲۲/۲۲/۱، اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ والا قانون:

جب واؤ اور یاء غیر مبدل از ہمزہ، باب اِفْتِعَال، باب تَفَعُّل یا باب تَفَاعُل کے فاء کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوجائے تو اس واؤ اور یاء کو تاء کر کے تاء کا تاء میں ادغام میں کرنا واجب ہے۔ لیکن اتخذ یتخذ شاذ ہیں۔ یعنی اگرچہ ان کی یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے پھر بھی اس کو تاء کے ساتھ بدلنا ضروری ہے۔ جیسے اِوْتَعَدَ سے اِتْتَعَدَ پھر اِتَّعَدَ، اِیْتَسَرَ سے اِتْتَسَرَ پھر اِتَّسَرَ. باب تفاعل کی مثال :تَوَاعَدَ سے تَتَاعَدَ پھر تَّاعد پھر اِتَّاعَدَ،(کیونکہ مشدد حرف سے شروع کرنا محال ہے اس لئے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لے آئے) اِیْتَاسَرَ سے اِتَّاسَرَ. اور باب تفعل کی مثال :تَوَعَّدَ سے اِتَّعَّدَ، تَیَسَّرَ سے اِتَّسَّرَ وغیرہ۔

باب دوم اِسْتِفْعَال: چوں اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد طلب کرنا)

علامت: اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چھ حروف ہوتے ہیں۔ تین اصلی اور تین زائدہ، یعنی شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور دوسری جگہ (سین) اور تیسری جگہ تاء ہے۔ جیسے اِسْتَنْصَرَ بروزن اِسْتَفْعَلَ وغیرہ۔

باب سوم :اِنْفِعَال: چوں اَلْاِنْفِطَارُ (پھٹنا)

علامت: اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں پانچ حروف ہوتے ہیں، تین اصلی اور دو زائدہ، شروع میں ہمزہ اور دوسری جگہ نون۔ جیسے اِنْفَطَرَ بروزن اِنْفَعَلَ.

یہ باب لازمی ہے، اس کا مجہول اور اسم مفعول مستعمل نہیں، مگر طالب علموں کی آسانی کے لئے گردانوں میں پڑھا دیا جاتا ہے۔

باب چہارم :اِفْعِلَال، چوں اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)

علامت: اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں پانچ حروف ہوتے ہیں، تین اصلی اور دو زائدہ، یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور کلام کلمہ مشدد مکرر۔ جیسے اِحْمَرَّ بروزن اِفْعَلَّ. یہ باب لازمی ہے۔

فعل جحد بنانے کا طریقہ: لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ کو یَحْمَرُّ سے بنایا۔ لم جازمہ جحد یہ شروع میں لائے اور اس کے آخر کو جزم دے دیا۔ علامت جزمی یعنی لَمْ لگنے کی وجہ سے پانچ صیغوں میں حرکت گری۔ اور سات صیغوں میں نون اعرابی گرا دیا۔ اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

پانچ صیغوں میں دو راء کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ اسے حل کرنے کے لئے صرفیوں کے تین گروہ ہیں۔

☆......بعض صرفی دوسری راء کو فتحہ دیتے ہیں۔ کیونکہ فتحہ اخف الحرکات ہے۔ اس لئے وہ لَمْ یَحْمَرَّ پڑھتے ہیں۔

☆......اور بعض صرفی دوسری راء کو کسرہ دیتے ہیں کیونکہ قاعدہ ہے اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ (ساکن حرف کو جب بھی حرکت دی جائے گی تو کسرہ کی حرکت دی جائے گی) چنانچہ لَمْ یَحْمَرِّ پڑھیں گے۔

☆......اور بعض صرفی ادغام کو ترک کر دیتے ہیں۔ اس لئے پہلی راء کو حرکت اصلیہ دیتے ہیں۔ تو لَمْ یَحْمَرِرْ پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یہی اختلاف اور التقائے ساکنین کا حل، امر اور نہی کی گردانوں میں بھی ہے۔

باب پنجم :اِفْعِیْلَالٌ: چوں اَلْاِحْمِیْرَارُ (سخت سرخ ہونا)

علامت: اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چھ حروف ہوتے ہیں۔ تین اصلی اور تین زائدہ۔ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور عین کلمہ ولام کلمہ کے درمیان میں الف اور لام کلمہ مکرر مشدد جیسے اِحْمَارَّ بروزن اِفْعَالَّ. (یہ باب لازمی ہے)

باب ششم :اِفْعِیْعَال: چوں اَلْاِخْشِیْشَانُ (سخت کھردرا ہونا)

علامت: اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چھ حرف ہوتے ہیں۔ تین اصلی اور تین زائدہ۔ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی، چوتھی جگہ واؤ اور عین کلمہ مکرر جیسے اِخْشَوْشَنَ بروزن اِفْعَوْعَلَ۔ یہ باب لازمی ہے۔ لیکن قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوتا۔

باب ہفتم: اِفْعِوَّال: چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ (گھوڑے کا دوڑنا)

علامت: اس کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چھ حرف ہوتے ہیں، تین زائدہ اور تین اصلی۔ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور چوتھی جگہ واؤ مکرر مشدد جیسے اِجْلَوَّذَ بروزن اِفْعَوَّلَ۔ یہ باب بھی لازمی ہے۔

یہ سات ابواب باہمزہ وصلی ہیں۔ ان کے ساتھ دو ابواب مزید بھی کتب صرف میں لکھے ہوئے ہیں۔ اِفَّاعُل چوں اَلْاِثَّاقُل (بھاری ہونا)۔ اور اِفَّعُّلُ چوں اَلْاِطَّهُّرُ (پاک ہونا)۔

رباعی مجرد کا بیان:

رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔ باب فَعْلَلَة جیسے اَلدَّحْرَجَةُ بمعنی لڑھکانا۔ یہ باب لازمی بھی ہے اور متعدی بھی۔ علامت اس باب کی یہ ہے کہ اس کی ماضی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں۔

رباعی مزید فیه کا بیان:

رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں۔

باب اول: تَفَعْلُلُ چوں اَلتَّدَحْرُجُ (لڑھکانا)

اس باب کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں پانچ حروف ہوتے ہیں۔ چار اصلی اور ایک زائدہ۔ یعنی شروع میں تاء جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ۔ (یہ باب لازمی ہے اور قرآن مجید میں نہیں ہے)

باب دوم: اِفْعِنْلَال، چوں اَلْاِحْرِنْجَام (جمع ہونا)

اس باب کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چھے حروف ہوتے ہیں۔ چار اصلی اور دو زائدہ۔ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور چوتھی جگہ نون جیسے اِحْرَنْجَمَ بروزن اِفْعَنْلَلَ۔ (یہ باب بھی لازمی ہے اور قرآن مجید میں نہیں ہے)

باب سوم: اِفْعِلَّال: چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ (بال کا بدن پر کھڑا ہونا)

اس باب کی ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب میں چھے حروف ہوتے ہیں۔ چار اصلی اور دو زائدہ۔ یعنی شروع میں ہمزہ وصلی اور لام کلمہ دوم، مکرر جیسے اِقْشَعَرَّ بروزن اِفْعَلَلَّ۔

ملحق برباعی:

اہل صرف کی اصطلاح میں الحاق یہ ہے کہ کلمہ میں ایک حرف زیادہ کر کے دوسرے کلمہ کے ہم وزن ہو، مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس لئے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہہ سکتے۔

ملحق برباعی کی اقسام:

ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ملحق برباعی مجرد (۲) ملحق برباعی مزید فیہ۔

ملحق برباعی مجرد: اس کے سات ابواب ہیں۔

۱	فَعْلَلَه	جیسے	جَلْبَبَه	چادر اوڑھنا
۲	فَعْنَلَه	جیسے	قَلْنَسَه	ٹوپی اوڑھنا

۳	فَوْعَلَه	جیسے	جَوْرَبَه	جراب پہننا
۴	فَعْوَلَه	جیسے	سَرْوَلَه	ازار پہننا
۵	فَیْعَلَه	جیسے	خَیْعَلَه	بے آستین کرتا پہننا
۶	فَعْیَلَه	جیسے	شَرْیَفَه	کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا
۷	فَعْلَاۃ	جیسے	قَلْسَاۃ	ٹوپی پہننا

ملحق برباعی مزید فیہ: کی دو قسمیں ہیں۔(۱) ملحق بہ تَدَحْرَجَ، (۲) ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ. اور بعض کے نزدیک ملحق بہ اِقْشَعَرَّ.

(۱): ملحق بہ تدحرج کے سات ابواب ہیں۔

۱	تَفَعْلُلٌ	جیسے	تَجَلْبُبٌ	چادر اوڑھنا
۲	تَفَعْنُلٌ	جیسے	تَقَلْنُسٌ	ٹوپی اوڑھنا
۳	تَفَوْعُلٌ	جیسے	تَجَوْرُبٌ	جراب پہننا
۴	تَفَعْوُلٌ	جیسے	تَسَرْوُلٌ	ازار پہننا
۵	تَفَیْعُلٌ	جیسے	تَخَیْعُلٌ	بے آستین کرتا پہننا
۶	تَفَعْیُلٌ	جیسے	تَشَرْیُفٌ	کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا
۷	تَفَعْلٍ	جیسے	تَقَلْسٍ (یہ اصل میں تَقَلْسُیٌ تھا)	ٹوپی پہننا

(۲) ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ: کے دو باب ہیں۔

۱	اِفْعِنْلَال	جیسے	اِقْعِنْسَاسٌ	بہت کبڑا ہونا
۲	اِفْعِنْلَاءٌ	جیسے	اِسْلِنْقَاءٌ	چت سونا

(۳) ملحق بہ اِقْشِعْرَارٌ:

۱	اِفْوِعْلَال	جیسے	اِکْوِھْدَاد	کوشش کرنا

ختم شد ابواب الصحیح بتوفیق اللہ تعالی وعونہ

کتبہ: العبد الفقیر عبد الصبور شاکر نقشبندی عفی عنہ، ۲۵۔ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ یوم الثلاثاء

ابواب قوانینِ مہموز

قانون نمبر۲/۱/۲۲: رَاسٌ ، ذِیبٌ، بُوسٌ والا قانون:

ہمزہ ساکنہ منفردہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے رَأْسٌ سے رَاسٌ، ذِئْبٌ سے ذِیبٌ اور بُؤْسٌ سے بُوسٌ وغیرہ۔

قانون نمبر۲/۲/۲۳: اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانٌ والا قانون:

ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے أَأْمَنَ سے اٰمَنَ، أُأْمِنَ سے اُوْمِنَ اور اِءْ مَانٌ سے اِیْمَانٌ وغیرہ۔ **بشرطیکہ** ☆ دونوں کا کلمہ ایک ہو۔ ☆ اور حرکت دینے کا کوئی سبب بھی موجود نہ ہو۔ ☆ اور اگر پہلا ہمزہ وصلی ہو تو درمیان کلام میں آجانے کی وجہ سے گر جائے گا۔ اور دوسرا ہمزہ جو حرف سے تبدیل ہو چکا تھا، اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔ جیسے اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ ہوا، لیکن جب اس کے شروع میں ضَارِبٌ لگایا تو یہ ضَارِبٌ اُوْتُمِنَ ہو گیا۔ اب اُوْتُمِنَ کا ہمزہ گر جائے گا اور ہمزہ جو واؤ بن چکی تھی دوبارہ ہمزہ بن جائے گی چنانچہ ضَارِبٌ ئْتُمِنَ ہو جائے گا۔

فائدہ: کُلْ ، مُرْ، خُذْ شاذ ہیں۔

تشریح: ''حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو'' یہ جملہ مثال احترازی سے سمجھ میں آئے گا۔ جیسے اَئُمٌّ ہے کہ اصل میں اَئْمُمٌ تھا۔ میم کو میم میں ادغام کیا تو ہمزہ متحرک ہو گیا۔ یہاں ہمزہ کی حرکت کا سبب دو میموں کا ادغام ہے چونکہ اَئْمُمٌ میں دو میم اکٹھی آئی ہیں جو ادغام ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا اَئْمُمٌ کی دوسری ہمزہ کو حرف علت سے نہیں بدلیں گے۔ کیونکہ سبب ادغام موجود ہے اس لئے اس پر یہ قانون جاری نہیں ہوگا۔

قانون نمبر۲/۳/۲۴: جُوَنٌ مِیَرٌ والا قانون:

ہمزہ مفتوحہ منفردہ، کو جو ضمہ کے بعد آرہی ہو، واؤ سے بدلنا جائز ہے۔ اسی طرح کسرہ کے بعد آنے والی ہمزہ کو ''یا'' سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے جُؤَنٌ سے جُوَنٌ اور مِئَرٌ سے مِیَرٌ، سُؤَالٌ سے سُوَالٌ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے اَللّٰہُ وَکْبَرُ۔

قانون نمبر۲/۴/۲۵: جَاءٍ ، اَوَادِمُ والا قانون:

ہر وہ مقام جہاں دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں اکٹھے ہو جائیں اگر ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسے جَاءِءٌ سے جَاءٍ. **مگر** اَئِمَّةٌ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ اور **اگر** ان میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو ''واؤ مفتوحہ'' سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسے اَءَ ادِمُ کو اَوَادِمُ پڑھنا، لیکن
اُءَ کْرِمُ شاذ ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک حذف کر دیا جائے گا۔ باقی ایک ہمزہ رہ جائے گا۔ جس پر قانون جاری نہیں ہوتا۔

تعلیل جَاءٍ: جَاءٍ اصل میں جَایِءٌ تھا۔ ''یا'' الف زائدہ کے بعد آگئی اس لئے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا تو جَاءِءٌ ہو گیا۔ پھر دو ہمزہ متحرک، ایک جگہ جمع ہو گئے ان میں سے پہلا مکسور تھا۔ اس لئے اس زیر بحث قانون کی رو سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا۔ جَائِیٌ ہو گیا۔ یاء پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لیے یاء کو ساکن کر دیا تو جَائِیْن ہو گیا۔ پھر یاء اور نون تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا۔ تو جَاءٍ رہ گیا۔

فائدہ: اَیِـمَّةٌ میں دوسرا حرف دراصل ہمزہ تھا۔ اسی قانون کی رو سے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ نیز اَئِـمَّةٌ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب نہیں کیونکہ دوسرے ہمزہ کی حرکت عارضی ہے مستقل نہیں۔ اصل میں اَئْمِمَةٌ تھا۔

قانون نمبر۲/۵/۲۶: خَطِیَّةٌ ، مَقْرُوَّةٌ والا قانون:

ہر ہمزہ متحرکہ جو کہ ''یاء'' تصغیر اور واؤ یا ''یاء'' مدہ زائدہ کے بعد ایک کلمہ میں واقع ہو جائے تو اس کو ماقبل کی جنس کرنا جائز ہے۔ پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

یاءمدہ زائدہ کی مثال :خَطِیْئَۃٌ سے خَطِیْیَۃٌ پھر خَطِیَّۃٌ ۔ واؤمدہ زائدہ کی مثال: مَقْرُوْئَۃٌ سے مَقْرُوْوَۃٌ پھر مَقْرُوَّۃٌ. تصغیر کی مثال: سُوَیْئِلٌ سے سُوَیْیِلٌ پھر سُوَیِّلٌ. وغیرہ۔

قانون نمبر۲/۶/۲۷:خَطَایَا والا قانون:

جو ہمزہ الف مفاعل کے بعد''یاء'' سے پہلے واقع ہو جائے تو وہ ہمزہ یاء مفتوحہ سے اور یاء الف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے خَطَایِ ءٌ سے خَطَایَا.

تعلیل: خَطَایَا اصل میں خَطَایِ ءُ تھا۔ یاء، الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی بناء پر ہمزہ سے بدل گئی تو خَطَاءِءُ ہو گیا۔ پھر جَاءِ والے قانون کی رو سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو خَطَائِیُ ہو گیا۔ پھر اسی قانون کی رو سے پہلے ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا تو خَطَایَیُ ہو گیا۔ پھر قال والے قانون کے تحت دوسرے یاء کو الف سے بدلا تو خَطَایَا ہو گیا۔

قانون نمبر۲/۷/۲۸:یَسَلُ ، قَدَ فُلَحَ والا قانون:

ہر ہمزہ متحرکہ جس کا ماقبل ساکن، مظہر، قابل حرکت ہو۔ مگر ماقبل یاء تصغیر نہ ہو، باب اِنْفِعَال کا نون نہ ہو اور واؤ یا یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہوں تو ہمزہ متحرکہ کی حرکت، نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے۔ پھر ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے خواہ ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں۔

ایک کلمہ کی مثال: یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور مَسْئُوْلٌ سے مَسُوْلٌ. دو کلموں کی مثال: جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَفْلَحَ۔

فائدہ: یہ قانون جوازی ہے مگر دو ابواب رَئٰی یَرْئٰی (باب مَنَعَ یَمْنَعُ) اور اَرْئٰی یُرْئِیُ (باب اِفْعَال) میں وجوبی ہے۔ چنانچہ یَرْئٰی سے یَرٰی پھر یَرٰی پڑھنا واجب ہے اور اَرْئٰی کو اَرٰی پھر اَرٰی پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر۲/۸/۲۹:آلْحَسَنُ والا قانون:

ہر ہمزہ وصلی مفتوح پر جب ہمزہ استفہام داخل ہو جائے تو اس ہمزہ وصلی مفتوح کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ التقائے ساکنین بھی برداشت کیا جائے گا۔ جیسے اَلْحَسَنُ کے شروع میں ہمزہ استفہام آیا تو ءَاَلْحَسَنُ ہو گیا۔ اسے آلْحَسَنُ پڑھنا واجب ہے۔ ءَاَلْئٰنَ سے آلْئٰنَ پڑھنا واجب ہے۔

بعض لوگ اس میں مزید دو وجوہ پڑھنا جائز قرار دیتے ہیں۔

☆......دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا جیسے ءَ اَنْتُمْ کو اَوَنْتُمْ۔

☆......بین بین قریب وبعید (اس کا قانون بعد میں آئے گا۔)

قانون نمبر۲/۹/۳۰:قُرِیْئٌ والا قانون:

اگر دو ہمزہ غیر مشدد کلمہ میں جمع ہو جائیں، پہلا ان میں سے ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسے قَرِءْءٌ کو قَرِئْیٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر۲/۱۰/۳۱:سَئَلَ والا قانون:

ہر ہمزہ متحرک کہ جس کا ماقبل بھی اسی حرکت کے ساتھ متحرک ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے سَئَلَ سے سَالَ، سُئُلٌ سے سُوُلٌ. صاحب علم الصیغہ کے ہاں ہمزہ متحرکہ کا ماقبل چاہے اسی حرکت سے متحرک ہو یا کسی اور حرکت سے متحرک ہو ہر حال میں اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے لَایَلْتَئِمُ سے لَا یَلْتَامُ وغیرہ۔

قانون نمبر۲/۱۱/۳۲:سُوِلَ ،مُسْتَھْزِیُوْنَ والا قانون:

ہر ہمزہ مکسور، جس کا ماقبل مضموم ہو یا ہمزہ مضمومہ، جس کا ماقبل مکسور ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت واؤ یا یاء سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے سُئِلَ سے سُوِلَ اور مُسْتَھْزِءٌ سے مُسْتَھْزِیٌ وغیرہ۔

قانون نمبر۲/۱۲/۳۳: اَوَءُ یَءٌ والا قانون:

جس کلمہ میں دو یا زیادہ ہمزہ جمع ہو جائیں اگر وہ تین ہیں تو دوسرے میں تخفیف کریں گے اور اگر چار یا پانچ ہیں تو دوسرے اور چوتھے میں تخفیف کریں گے جیسے اَءَءُءَءٌ کو اَوَئُیَءٌ پڑھنا واجب ہے۔اس طریقہ پر کہ پہلے دونوں ہمزوں کو کلمہ واحد فرض کرلیں۔پھر بقانون اَوَادِمُ، دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل لیں تو اَوَءُءَءٌ ہو جائے گا۔پھر تیسرے اور چوتھے ہمزہ کو کلمہ واحد شمار کرلیں تو قَـرِئٌ والے قانون سے چوتھے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا اور پانچویں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا تو اَوَئُـیَ ءٌ بروزن سَفَرْجَلٌ ہو گیا۔اور اگر ہمزہ چار ہوں جیسے اَءَءُءٌ تو دوسرے کو واؤ سے تبدیل کردیں گے بقانون اَوَادِمُ کے۔اور چوتھے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کریں گے، بقانون قَـرِئٌ کے۔تو اَوَئُیٌ ہو جائے گا۔اور اگر تین ہمزہ ہوں تو بقانون اوادم کے دوسرے ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کردیں گے، اَوَءُ ہو جائے گا۔(ملخص از معارف الصرف ۲۶۶)

ابواب و مصادر مهموز:

مہموز الفاء، ثلاثی مجرد

نمبر	ازباب	ترجمہ	ازباب	نمبر	ازباب	ترجمہ	ازباب
۱	اَلْاَکْلُ	کھانا	نصر	۲	اَلْاِفْکُ	جھوٹ بولنا	ضرب
۲	اَلْاِذْنُ	اجازت دینا	علم	۴	اَلْاُلُوْهِیَّةُ	پوجنا	منع
۵	اَلْاَدَبُ	شائستہ ہونا	شرف				

ثلاثی مزید فیہ

۱	اَلْاِئْتِمَارُ	فرمانبرداری کرنا	اِفْتِعَالُ	۲	اَلْاِسْتِیْذَانُ	اجازت چاہنا	استفعال
۳	اَلْاِنْئِطَارُ	ٹیڑھا ہونا	انفعال	۴	اَلْاِیْمَانُ	ایمان لانا	افعال
۵	اَلتَّاْثِیْرُ	نشان چھوڑنا	تفعیل	۶	اَلْمُؤَاخَذَةُ	باز پرس کرنا	مفاعلہ
۷	اَلتَّاَخُّرُ	پیچھے ہونا	تفعل	۸	اَلتَّاَلُّفُ	جمع ہونا	تفاعل

مہموز العین، ثلاثی مجرد

۱	اَلزَّاْرُ	شیر کا دھاڑنا	ضرب	۲	اَلسَّاْمُ	رنج کرنا	علم
۳	اَلسُّؤَالُ	پوچھنا	منع	۴	اَلرَّاْفَةُ	مہربان ہونا	شرف

صفت مشبہ رَؤُفٌ

رَؤُفٌ	رَؤُفَانِ	رَؤُفُونَ	رُوَفَآءُ	رُوُفَانٌ	رِیْفَانٌ
رِیَافٌ	رُؤُوفٌ	رُؤُفٌ	اَرَافٌ	اَرِفَاءُ	اَرِفَةٌ
رَؤُفَةٌ	رَؤُفَتَانِ	رَؤُفَاتٌ	رَئَائِفُ	رُئَیِّفٌ	رُئَیِّفَةٌ

ثلاثی مزید فیہ

۱	اَلْاِکْتِئَابُ	غمگین ہونا	افتعال	۲	اِسْتِرَافٌ	رحمت طلب کرنا	استفعال
۳	اَلْاِشَامُ	ملک شام میں داخل ہونا	افعال	۴	اَلْمُسَائَلَةُ	باہم سوال کرنا	مفاعلہ
۵	اَلتَّکَاُّدُ	دشوار ہونا	تفعل	۶	اَلتَّسَائُلُ	آپس میں سوال کرنا	تفاعل

مہموز اللام، ثلاثی مجرد

۱	اَلْبَرَائَۃُ	بری ہونا	ضرب	۲	اَلْقِرَأَۃُ	پڑھنا	منع
۳	اَلْجُرْئَۃُ	بہادر ہونا	شرف				

ثلاثی مزید فیہ

۱	اَلْاِخْتِبَاءُ	چھپنا، چھپانا	افتعال	۲	اَلْاِسْتِہْزَاءُ	مذاق کرنا	استفعال
۳	اَلْاِنْکِفَاءُ	پلٹ جانا	انفعال	۴	اَلْاِدَارُءُ	ایک دوسرے پر جرم لگانا	افاعل
۵	اَلْاِنْبَاءُ	خبر دینا	افعال	۶	اَلتَّخْطِیَۃُ	خطا کی طرف منسوب کرنا	تفعیل
۷	اَلْمُفَاجَاۃُ	اچانک واقع ہونا	مُفَاعَلَہ	۸	اَلتَّبَرُّءُ	بیزار ہونا	تفعل
۹	اَلتَّمَالُؤُ	مجتمع ہونا	تفاعل				

☆......☆

ابوابِ قوانینِ مثال

قانون نمبر ۳/۱/۳۴: یَعِدُ، یَھَبُ والا قانون:

ہر باب ا۔ مثال واوی کا جو کہ مَنَعَ یَمْنَعُ کے وزن پر ہو۲۔ یا اس کی ماضی قلیل الاستعمال ہو۳۔ یا اس کا مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر ہو تو اس کے مضارع میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اور دو باب عَلِمَ یَعْلَمُ کے (وَسِعَ یَسَعُ، وَطِئَ یَطَئُ) بھی، کہ ان کے مضارع معلوم میں بھی فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

مثال: وَضَعَ ،یَوْضَعُ سے وَضَعَ، یَضَعُ. ماضی قلیل الاستعمال کی مثال: وَذَرَ، یَوْذِرُ سے وَذَرَ، یَذِرُ۔ وَدَعَ ، یَوْدَعُ سے وَدَعَ یَدَعُ وغیرہ۔

تعلیل: یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ واؤ علامت مضارع مفتوح کے بعد اور کسرہ سے پہلے واقع ہوگئی۔ مذکورہ قانون کے مطابق حذف کر دی تو یَعِدُ بن گیا۔

قانون نمبر ۳/۲/۳۵: عِدَۃٌ والا قانون:

ہر واؤ جو کہ مصدر کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو جائے اور وہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو تو واؤ کی حرکت کو نقل کر کے مابعد دینا، اور واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔ پھر اس واؤ محذوفہ کے عوض آخر میں تاء متحرک ماقبل مفتوح لانا واجب ہے، اِقَامَۃٌ والے قانون کی وجہ سے۔ بشرطیکہ اس مصدر کا مضارع بھی معلل ہو۔

مثال: وِعْدٌ سے عِدَۃٌ ، وِزْنٌ سے زِنَۃٌ وغیرہ۔

تعلیل: عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا۔ اس لئے یہ کسرہ نقل کر کے مابعد کو دے دیا۔ اور واؤ کو حذف کر دیا۔ پھر اس واؤ محذوفہ کے عوض آخر میں تاء متحرکہ ماقبل کے فتحہ کے ساتھ لائے اور تنوین کو اسی تاء پر جاری کر دیا تو وِعْدٌ سے عِدَۃٌ ہو گیا۔

قانون نمبر ۳/۳/۳۶: مِیْعَادٌ، مُوْسِرٌ والا قانون:

ہر واؤ ساکن مظہر جو کہ باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ بشرطیکہ اس واؤ ساکن مظہر کے متحرک ہونے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ اسی طرح یاء ساکن مظہر جس کا ماقبل ضمہ ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مُیْسِرٌ سے مُوْسِرٌ ۔ اسی طرح الف ضمہ کے بعد واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ اور اگر الف سے پہلے کسرہ ہو تو یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِحْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ وغیرہ۔

مثال: مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ، مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ، مِوْرَاثٌ سے مِیْرَاثٌ.

فائدہ: اگر واؤ ساکن مظہر کے متحرک ہونے کا کوئی سبب موجود ہو تو وہاں یہ قانون جاری نہیں ہوگا۔ جیسے اِوْزَزَۃٌ کہ یہاں واؤ ساکن کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے، اور وہ ادغام ہے۔ کہ پہلی زاء کو دوسری زاء میں مدغم کریں گے۔ تو اِوَزَّۃٌ بن جائے گا۔ پس یہاں قانون جاری نہ ہوگا۔

تعلیل: مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ واؤ ساکن مظہر اس کا ماقبل مکسور تھا۔ اس لئے اس واؤ کو یاء سے بدل دیا تو مِیْعَادٌ ہو گیا۔

قانون نمبر ۳/۴/۳۷: اِتَّقَدَ والا قانون:

اس قانون کا دوسرا نام اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ والا قانون ہے۔ جو کہ ماقبل میں صفحہ نمبر ۳۱ / پر موجود ہے۔

قانون نمبر ۳/۵/۳۸: اُجُوْہٌ، اِشَاحٌ والا قانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ: ہر واؤ مضموم یا مکسور جو کہ کلمہ کے شروع میں واقع ہو جائے اور اس کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو تو اس واؤ مضموم یا مکسور کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے وِشَاحٌ سے اِشَاحٌ اور وُجُوْہٌ سے اُجُوْہٌ، وُعِدَ سے اُعِدَ وغیرہ۔

دوسرا حصہ: ہر واؤ مضموم غیر مشدد جو کہ عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے تو اس کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے اَدْوُرٌ سے اَدْءُرٌ وغیرہ۔

فائدہ: اَحَدٌ ، اَنَاةٌ، شاذ ہیں قانون کے خلاف اور استعمال کے موافق ہیں۔ اصل میں وَحَدٌ اور وَنَاةٌ تھے۔ پس یہاں خلاف قانون واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدل دیا تو اَحَدٌ ، اَنَاةٌ ہو گیا۔

فائدہ: کبھی کبھی واؤ مضمومہ، تاء سے بھی بدل جاتی ہے۔ جیسے وُجَاةٌ سے تُجَاةٌ ، وُكَلَانٌ سے تُكَلَانٌ اور وُرَاثٌ سے تُرَاثٌ وغیرہ۔

قانون نمبر ۳/۶/۳۹: اَوَاصِلُ ،اَوَاعِدُ والا قانون:

اگر دو واؤ متحرک کلمہ کے شروع میں اکٹھی ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ ، وُوَيْعِدٌ سے اُوَيْعِدٌ ، وَوَاصِلُ سے اَوَاصِلُ وغیرہ۔

قانون نمبر ۳/۷/۴۰: وَعَدْتُّ والا قانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

حصہ اول: ہر دال ساکن جس کے بعد تاء متحرکہ آجائے اور وہ تاء افتعال نہ ہو تو اس دال ساکن کو تاء سے بدلنا، پھر تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ چاہے کلمہ ایک ہو یا دو کلمے ہوں۔

ایک کلمہ کی مثال: وَعَدْتَ سے وَعَدْتُّ . سَجَدْتَ سے سَجَدْتُّ ۔ دو کلموں کی مثال: جیسے قَدْ تَبَيَّنَ سے قَدْ تَّبَيَّنَ وغیرہ۔

حصہ دوم: ہر تاء ساکنہ کہ جس کے بعد دال متحرکہ آجائے تو اس تاء کو دال سے بدلنا، پھر دال کا دال میں ادغام کرنا واجب ہے۔ چاہے ایک کلمہ ہو یا دو۔

ایک کلمہ کی مثال: وُتْدٰى سے وُدّٰى ، وُتْدَانٌ سے وُدَّانٌ ۔ دو کلموں کی مثال: جیسے فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰه سے فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰه۔

قانون نمبر ۳/۸/۴۱: يَوْجَلُ والا قانون:

ہر باب مثال واوی کا، جو عَلِمَ يَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع میں فاء کلمہ کو حذف نہ کیا گیا ہو۔ تو اس کے مضارع معلوم کو اصل کے علاوہ تین طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔ (۱) واؤ کو الف سے تبدیل کر کے (۲) واؤ کو یا سے تبدیل کر کے ماقبل کے فتحہ کے ساتھ (۳) واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے ماقبل کے کسرہ کے ساتھ۔ مثال: يَوْجَلُ سے يَاجَلُ ،يَيْجَلُ ، يِيْجَلُ اور وَعِثَ، يَوْعَثُ سے يَاعَثُ، يَيْعَثُ، يِيْعَثُ اور يَوْغَمُ سے يَاغَمُ ، يَيْغَمُ ، يِيْغَمُ وغیرہ۔

قانون نمبر ۳/۹/۴۲: يُوسِرُ ، مُوْقِنٌ والا قانون:

اس قانون کو سمجھنے کے لئے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے۔

تمہید: (۱): اَفْعَلُ کی تین قسمیں ہیں۔ اسمی، صفتی، تفضیلی۔

(۲) فُعْلٰى کی بھی تین کی قسمیں ہیں۔ اسمی، صفتی، تفضیلی۔

(۳) فَعْلَآءُ کی دو قسمیں ہیں۔ اسمی، صفتی۔

۱۔ اَفْعَلُ اسمی: وہ کلمہ ہے کہ جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور کسی شے کا نام ہو جیسے اَحْمَدُ، اَشْرَفُ۔

۲: اَفْعَلُ صفتی: وہ کلمہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں صفت والا معنی پایا جائے۔ جیسے اَحْمَرُ، اَسْوَدُ وغیرہ۔

۳: اَفْعَلُ تفضیلی: وہ کلمہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی پایا جائے جیسے اَضْرَبُ ، اَعْلَمُ وغیرہ۔

فُعْلٰى کی تین قسمیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ فُعْلٰى اسمی: وہ کلمہ ہے کہ جو فُعْلٰى کے وزن پر ہو اور کسی کا نام ہو جیسے طُوبٰى، دُنْيَا۔

۲۔ فُعْلٰى صفتی: وہ کلمہ ہے کہ جو فُعْلٰى کے وزن پر ہو اور اس میں صفت والا معنی ہو جیسے حُبْلٰى ، ضُيْزٰى۔

۳۔فُعْلٰی تفضیلی: وہ کلمہ جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی پایا جائے جیسے ضُرْبٰی، نُصْرٰی وغیرہ۔

فَعْلَآءُ کی دو قسمیں یہ ہیں۔

۱۔فعلاء اسمی: وہ کلمہ ہے کہ جو فَعْلَآءُ کے وزن پر ہو اور کسی شے کا نام ہو جیسے صَحْرَآءُ۔

۲۔فعلاء صفتی: وہ کلمہ جو فَعْلَآءُ کے وزن پر ہو اور اس میں صفت والا معنی پایا جائے جیسے حَمْرَآءُ، بَيْضَآءُ وغیرہ۔

فائدہ: اَفْعَلُ صفتی کی مونث فَعْلَآءُ کے وزن پر ہوتی ہے۔ اور اُس مؤنث کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَبْيَضُ کی مؤنث بَيْضَآءُ کی جمع بُيْضٌ کے وزن پر آتی ہے۔ اور اس کو اَفْعَلُ فَعْلَآءُ صفتی کی جمع بھی کہتے ہیں۔

اس لمبی تمہید کے بعد ہم **اصل قانون** کی طرف آتے ہیں۔

''ہر یاء ساکن، مظہر جو کہ باب افتعال کے ''فاءکلمہ'' کے مقابلے میں نہ ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء ساکن مظہر کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔

بشرطیکہ: (۱) وہ یاء ساکن اَفْعَلُ، فَعْلَآءُ صفتی کی جمع میں نہ ہو۔ اور (۲) فُعْلٰی صفتی میں نہ ہو، اور (۳) اجوف یائی کے اسم مفعول میں نہ ہو۔ اگر یاء ساکن مظہر ماقبل اَفْعَلُ، فَعْلَآءُ صفتی کی جمع میں ہو یا فُعْلٰی صفتی میں ہو، یا اجوف یائی کے اسم مفعول میں ہو تو اس یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔''

مثالیں: يُيْسِرُ سے يُوْسِرُ، مُيْقِنٌ سے مُوْقِنٌ. (۲) اَفْعَلُ فَعْلَآءُ صفتی کی جمع کی مثال: بُيْضٌ سے بِيْضٌ، کہ اَبْيَضُ، بَيْضَآءُ کی جمع ہے۔ (۳) فُعْلٰی صفتی کی مثال: حُيْكٰی سے حِيْكٰی، ضُيْزٰی سے ضِيْزٰی. (۴) اجوف یائی کے اسم مفعول کی مثال: مَبْيُوْعٌ سے مَبِيْعٌ.

تعلیل: مَبِيْعٌ اصل میں مَبْيُوْعٌ تھا۔ یاء کا ضمہ نقل کر کے ماقبل باء کو دے دیا، تو مَبُيْوْعٌ ہوگیا۔ یاء ساکن کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مذکورہ قانون کی وجہ سے، تو مَبِيْوْعٌ ہوگیا۔ یہاں التقائے ساکنین ہوا، یاء اور واؤ کے درمیان۔ اول ساکن یاء مدہ تھا۔ اس لئے حذف کر دیا۔ تو مَبِوْعٌ ہوگیا۔ پھر مِيْعَادٌ والے قانون کی وجہ سے واؤ کو یاء بدل دیا۔ تو مَبِيْعٌ بن گیا۔

قانون نمبر۳/۱۰/۴۳: اِقَامَةٌ والا قانون:

''اگر مصدر سے کوئی حرف التقائے تنوینی کے بغیر حذف ہو جائے تو اس حرف محذوف کے عوض مصدر کے آخر میں یائے متحرکہ ماقبل مفتوح لانا واجب ہے۔ مگر لُغَةٌ، مِائَةٌ شاذ ہیں۔''

مثال: وِعْدٌ سے عِدَةٌ، وِزْنٌ سے زِنَةٌ، اِقْوَامٌ سے اِقَامَةٌ، اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ.

فائدہ۱: التقائے تنوینی کا مطلب یہ ہے کہ دو ساکنوں میں سے ایک ساکن نون تنوین کا ہو۔

تعلیل: اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ میں واؤ مفتوحہ، کا ماقبل حرف صحیح ساکن تھا۔ اس لئے واؤ کا فتحہ ماقبل کو دیا اور واؤ کو الف سے بدل دیا تو اِقَاامٌ اور اِسْتِقَاامٌ ہوگیا۔ یہاں دو الفوں کے درمیان التقائے ساکنین ہوگیا۔ ان میں سے ایک کو حذف کر دیا۔ پھر اس حرف محذوف کے آخر میں تاء متحرکہ ماقبل مفتوح لائے اور اس تنوین کو اسی تاء پر جاری کر دیا۔ تو اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ بن گیا۔

فائدہ۲: لُغَةٌ، مِائَةٌ شاذ ہیں۔ یعنی قانون کے خلاف ہیں اور استعمال کے موافق ہیں۔ کیونکہ یہ اصل میں لُغَوٌ اور مِئَيٌ تھے۔ پس یہاں واؤ متحرک ان کا ماقبل مفتوح تھا۔ اس لئے واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیا قَالَ والے قانون کے تحت، تو لُغَاٌ، مِاٌ بن گئے۔ پس یہاں التقائے ساکنین ہوگیا۔ اول ساکن الف مدہ تھا۔ اس لئے اس کو حذف کر دیا پھر آخر میں تاء متحرکہ ماقبل مفتوح لائے تو لُغَةٌ اور مِائَةٌ بن گئے۔

☆☆☆

ابواب مصادر مثال:

ثلاثی مجرد، مثال واوی:

۱	اَلْوَعْدُ وَالْعِدَۃُ	وعدہ کرنا	ضرب	۲	وَجِلَ یَوْجِلُ	ڈرنا	علم
۳	اَلْوَضْعُ	رکھنا	منع	۴	اَلْوِسَامَۃُ	حسین ہونا	شرف
۵	اَلْوَرَمُ	سوجنا	حسب				

ثلاثی مزید فیہ:

۱	اَلْاِتِّقَاءُ	روشن ہونا	افتعال	۲	اَلْاِیْعَادُ	ڈرانا	افعال
۳	اَلتَّوْحِیدُ	ایک کا قائل ہونا	تفعیل	۴	اَلْمُوَاظَبَۃُ	ہمیشگی کرنا	مفاعلہ
۵	اَلتَّوَکُّلُ	بھروسہ کرنا	تفعل	٦	اَلتَّوَافُقُ	باہم موافقت کرنا	تفاعل

ثلاثی مجرد، مثال یائی:

	اَلْیُسْرُ	آسان ہونا	ضرب	۲	اَلْیُبْسُ	خشک ہونا	علم
۳	اَلْیَنْعُ	پھل کا پک جانا	منع	۴	اَلْیُمْنُ	بابرکت ہونا	شرف

☆......۞......☆

ابواب قوانین اجوف

قانون نمبر۴/۱/۴۴: قَالَ ، بَاعَ والا قانون:

''ہر واؤ یا یاء متحرک جس کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے۔ بشرطیکہ اس میں اٹھارہ شرائط پائی جائیں۔

شرائط وجودیہ: چار ہیں (۱) واؤ اور یاء متحرک ہوں۔ (۲) واؤ اور یاء کی حرکت لازمی ہو۔ (۳) واؤ اور یا ماقبل مفتوح ہو۔ (۴) واؤ اور یاء ایک کلمہ میں ہوں۔

شرائط عدمیہ: (۱)۔ واؤ اور یاء فاء کلمہ میں نہ ہوں۔ جیسے تَوَعَّدَ ،تَیَسَّرَ.

(۲)۔ واؤ اور یاء لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہوں جیسے قَوِیَ ، طَوِیَ ۔

(۳)۔ واؤ اور یا ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہوں۔ جیسے اِدْعَوَوَ ، اِرْمَیَیَ، کہ ان میں پہلی واؤ اور پہلی یاء عین کلمہ کے مقابلے میں ہے اگر چہ حقیقتاً لام کلمہ ہے۔

(۴)۔ واؤ اور یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا وجود اور سکون لازمی ہو جیسے سَوَادٌ، بَیَاضٌ ،طَوِیْلٌ۔

(۵)۔ واؤ اور یاء کے بعد الف تثنیہ نہ ہو۔ جیسے دَعَوَا، رَمَیَا.

(۶)۔ واؤ اور یاء کے بعد جمع مؤنث سالم کا الف نہ ہو، جیسے عَصَوَاتٌ

(۷)۔ واؤ اور یاء کے بعد ''یاء نسبت'' نہ ہو۔ جیسے عَلَوِیٌّ.

(۸)۔ واؤ اور یاء کے بعد نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ نہ ہو جیسے اِخْشَیَنَّ، اِخْشَیَنْ۔

(۹)۔ وہ کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے حَیَوانٌ، مَوَتَانٌ۔

(۱۰)۔ وہ کلمہ فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے صَوَرٰی، حَیَدٰی۔

(۱۱)۔ وہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل جاری نہ ہوئی ہو۔ جیسے عَوِرَ، عَیِنَ۔ کہ یہ دونوں اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ کے معنی میں ہیں اور دونوں میں تعلیل جاری نہیں ہوئی۔

(۱۲)۔ واؤ اور یاء فعل التعجب کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو۔ جیسے قَوُلَ، قَوُلَتْ۔ لیکن اگر واؤ اور یاء فعل التعجب کے لام کلمہ کے مقابلہ میں آجائے تو وہاں یہ قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے مَااَدْعَوَہٗ سے مَااَدْعَاہٗ وغیرہ۔

(۱۳)۔ واؤ اور یاء ملحق کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو جیسے قَوَلْوَلٌ ، بَیَعُوْعٌ۔ کہ یہ دونوں قَرَبُوْسٌ کے ساتھ ملحق ہیں لیکن اگر واؤ اور یاء ملحق کے لام کلمہ کے مقابلے میں آجائیں تو وہاں یہ قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے قَلْسَیَ سے قَلْسٰی کہ یہ ملحق ہے دَحْرَجَ کے ساتھ۔

(۱۴)۔ واؤ اور یاء کسی حرف صحیح سے تبدیل ہو کر عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں۔ جیسے شَیَرَۃٌ کہ اصل میں شَجَرَۃٌ تھا۔ لیکن اگر واؤ اور یاء کسی حرف صحیح سے تبدیل ہو کر لام کلمہ کے مقابلے میں آجائیں تو وہاں یہ قانون جاری ہوگا۔ جیسے دَسّٰھَا کہ دراصل دَسَّسَھَا تھا۔ یہاں دوسری ''سین'' کو ''یاء'' سے بدل دیا تو دَسَّیَھَا بن گیا۔ پس یہاں یاء متحرک اس کا ماقبل مفتوح تھا۔ اسلئے اس کو الف سے بدل دیا تو دَسَّیَھَا سے دَسّٰھَا ہوا۔

مثال مطابقی: قَوَلَ سے قَالَ، بَیَعَ سے بَاعَ ، دَعَوَ سے دَعَا وغیرہ۔

قانون نمبر۴/۲/۴۵: اِلْتِقَاءِ سَاکِنَیْنِ والا قانون:

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) التقائے ساکنین علی حدہ، (۲) التقائے ساکنین علی غیر حدہ۔

التقائے ساکنین علی حدہ: وہ ہے کہ جس میں تین شرائط پائی جائیں۔ (۱) ساکن مدہ یا یاء تصغیر ہو۔ (۲) ساکن مدغم ہو۔ (۳) کلمہ ایک ہو۔ جیسے اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرٌّ، سِیْرٌّ ، خُوَیْصَّۃٌ۔

حکم: التقائے ساکنین علی حدہ میں دونوں ساکن پڑھے جاتے ہیں چاہے حالت وصل ہو یا وقف۔ مثلاً اِحْمَارٌّ، اُحْمُوْرٌّ، اَلضَّالِّیْنَ، دَوَابٌّ وغیرہ۔

التقائے ساکنین علی غیر حدہ: وہ ہے کہ جس میں التقائے ساکنین علی حدہ کی شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے۔

اس کے کل چار احکام ہیں۔

پہلا حکم: التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو تو حالت وقف میں دونوں ساکن پڑھے جائیں گے۔ جیسے زَیْدْ، عَلِیْمْ۔

دوسرا حکم: التقائے ساکنین علی غیر حدہ میں حالت وصل میں اگر ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اس کو حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ سے اِضْرِبُ الْقَوْمَ، اِضْرِبُنْ الْقَوْمَ سے اِضْرِبُ الْقَوْمَ وغیرہ۔

تیسرا حکم: اگر التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو اور ساکن اول مدہ یا نون خفیفہ ہو اور کسی کلمہ کے آخر میں ہو تو اس کو اکثر طور پر حرکت کسرہ کی دی جائے گی۔ اور کبھی کبھی فتحہ اور ضمہ کی حرکت دی جائے گی۔ جیسے قُلْ الْحَقّ سے قُلِ الْحَقّ. مَنْ اِرْتَضٰی سے مَنِ ارْتَضٰی، اَوْ اِنْقُصْ سے اَوِ انْقُصْ.

فائدہ: دو مقام ایسے ہیں جہاں ساکن اول کو فتحہ دیا جائے گا۔

☆...... جہاں ساکن اول حرف مِن کا نون ہو تو اس کو بھی فتحہ دیا جائے گا۔ جیسے مِنْ اَلْعَذَابِ سے مِنَ الْعَذَابِ، مِنْ اَلنَّارِ سے مِنَ النَّارِ۔

☆...... جہاں ساکن اول حرف مقطعات کی میم ہو تو اس کو بھی فتحہ دیا جائے گا۔ جیسے الٓمّ اللّٰہ .

دو مقام ایسے ہیں جہاں ساکن اول کو ضمہ دیا جائے گا۔

☆...... جہاں ساکن اول ضمیر جمع کی میم ہو تو اسے بھی ضمہ دیا جائے گا۔ اَنْتُمْ اَلْاَ عْلَوْن سے اَنْتُمُ الْاَ عْلَوْن . ھُمْ اَلْمُفْلِحُون سے ھُمُ الْمُفْلِحُون۔

☆...... جہاں ساکن اول ایسی واؤلین ہو جو کسی فعل کے آخر میں ہو تو اس کو بھی ضمہ دیا جائے گا۔ جیسے دَعَوْا اَللّٰہ سے دَعَوُا اللّٰہ ، رَاَوْ اَلْعَذَاب سے رَاَوُ الْعَذَاب۔

چوتھا حکم: اگر التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو اور ساکن اول کسی کلمہ کے آخر میں نہ ہو بلکہ درمیان میں ہو تو اسے حرکت کسرہ کی دیں گے۔ جیسے یَخْتَصِمُوْنَ سے یَخِصِّمُوْنَ کہ یہاں خَصَّمَ والے قانون کی وجہ سے تاء کو صاد سے بدلا تو یَخْصَصِمُوْنَ بن گیا۔ پہلے صاد کو دوسری صاد میں مدغم کرنے کے لئے ساکن کیا تو یہاں التقائے ساکنین ہو گیا، خاء اور صاد کے درمیان، اس لئے خاء کو حرکت کسرہ کی دی تو یَخْتَصِمُون سے یَخِصِّمُوْنَ بن گیا۔

قانون نمبر ۴/۳/۴۶: قُلْنَ طُلْنَ والا قانون:

ہر واؤ مضموم یا مفتوح جو کہ اجوف کے ثلاثی مجرد کی ماضی میں تعلیل کی وجہ سے گر جائے تو اس ماضی کے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔

مثالیں: واؤ مفتوح کی مثال: قَوَلْنَ سے قُلْنَ. واؤ مضموم کی مثال: طَوُلْنَ سے طُلْنَ.

قانون نمبر ۴/۴/۴۷: خِفْنَ بِعْنَ والا قانون:

ہر واؤ مکسور اور یاء مطلقا (خواہ یا مضموم ہو، مفتوح یا مکسور ہو) جو کہ اجوف کے ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں الف بن کر گر جائے تو اس ماضی کے فاء کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ **مثالیں:** واؤ مکسور کی مثال: خَوِفْنَ سے خِفْنَ. یاء مفتوح کی مثال: بَیَعْنَ سے بِعْنَ. یاء مضموم کی مثال: ھَیُئْنَ سے ھِئْنَ. یاء مکسور کی مثال: طَیِبْنَ سے طِبْنَ.

قُلْنَ کی تعلیل: قُلْنَ دراصل قَوَلْنَ تھا۔ قَالَ والے قانون کے تحت واؤ کو الف کیا۔ پھر گرا دیا تو قَلْنَ ہو گیا۔ پھر مذکورہ قانون سے قُلْنَ ہو گیا۔

خِفْنَ کی تعلیل: دراصل خَوِفْنَ تھا۔ قَالَ والے قانون کے تحت واؤ الف بن کر گر گئی۔ مذکورہ قانون کی رو سے خِفْنَ بنا دیا۔

قانون نمبر ۴/۵/۴۸: قِیْلَ ، بِیْعَ والا قانون:

تمہید: فُعِلَ کی دو قسمیں ہیں۔ فُعِلَ حقیقی، فُعِلَ حکمی۔

فُعِلَ حقیقی: وہ کلمہ ہے جو حقیقۃً فُعِلَ کے وزن پر ہو جیسے قُوِلَ ، بُیِعَ وغیرہ۔

فُعِلَ حکمی: وہ ہے کہ جس کے شروع سے دو حرف حذف کر دیے جائیں، تو فُعِلَ کا وزن حاصل ہو جائے اور یہ صرف دو بابوں میں ہوتا ہے، اِفْتِعَال، اِنْفِعَال، جیسے اُخْتُيِرَ سے تُيِرَ، اُنْقُيِدَ سے قُيِدَ.

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ: اجوف کے فُعِلَ حقیقی اور حکمی میں تین صورتیں جائز ہیں۔☆......نقل حرکت، ☆......حذف حرکت، ☆......اشمام۔

اجوف واوی کی نقل حرکت کی مثال:	قُوِلَ سے قِيلَ	حذف حرکت کی مثال:	قُوْلَ	اشمام کی مثال:	قِيلَ.
اجوف یائی کی نقل حرکت کی مثال:	بُيِعَ سے بِيعَ	حذف حرکت کی مثال:	بُوْعَ	اشمام کی مثال:	بِيعَ
فعل حکمی کی نقل حرکت کی مثال:	اُخْتُيِرَ سے اُخْتِيرَ	حذف حرکت کی مثال:	اُخْتُوْرَ	اشمام کی مثال:	اُخْتِيرَ
فعل حکمی کی نقل حرکت کی مثال:	اُنْقُيِدَ سے اُنْقِيدَ	حذف حرکت کی مثال:	اُنْقُوْدَ	اشمام کی مثال:	اُنْقِيدَ

دوسرا حصہ: اور ناقص کے تَفْعُلِيْنَ میں دو صورتیں جائز ہے۔☆......نقل حرکت، ☆......اثبات حرکت۔

ناقص واوی کی مثال: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ.......... تَدْعُوِيْنَ. **ناقص یائی کی مثال:** تَنْهِيِيْنَ سے تَنْهِيْنَ.......... تَنْهُيِيْنَ.

فائدہ: تَدْعِيْنَ اصل میں تَدْعُوِيْنَ تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، تو تَدْعِوْيْنَ ہو گیا۔ پھر واؤ کو میعاد والے قانون کی وجہ سے یاء سے بدلا تو تَدْعِيْيْنَ بن گیا۔ التقائے ساکنین ہو گیا، اول ساکن مدہ تھا، اسے حذف کر دیا تو تَدْعِيْنَ بن گیا۔

قِيلَ کی تعلیل: قِيلَ دراصل قُوِلَ تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا، ماقبل کو دے دیا۔ تو قِوْلَ بن گیا۔ واؤ ساکن مظہر ماقبل مکسور تھا، یاء سے بدل دیا تو قِوْلَ سے قِيلَ ہو گیا۔

قانون نمبر ۴/۶/۴۹: يَقُوْلُ ، يَبِيْعُ والا قانون:

واؤ یا یاء متحرک ماقبل ساکن کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ جیسے يَقْوُلُ سے يَقُوْلُ ، يَبْيِعُ سے يَبِيْعُ وغیرہ بشرطیکہ واؤ یا یاء مضموم یا مکسور ہوں۔

يَقُوْلُ، تَقُوْلُ ....الخ کی تعلیل: یہ اصل میں يَقْوُلُ ، تَقْوُلُ .... تھے۔ واؤ پر ضمہ ثقیل تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ تو يَقُوْلُ ....الخ ہو گیا۔

قانون نمبر ۴/۷/۵۰: يُقَالُ ، يُبَاعُ والا قانون:

واؤ یا یاء متحرک ماقبل ساکن کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں، اور اس واؤ یا یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ واؤ یا یاء مفتوح ہو۔

مثال: جیسے يُقْوَلُ سے يُقَالُ، يُبْيَعُ سے يُبَاعُ، مِقْوَلٌ سے مَقَالٌ وغیرہ۔

شرائط عدمی: ☆اسم کا کلمہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔ ☆کلمہ ملحق نہ ہو۔ ☆اس کلمہ میں رنگ، لون اور عیب کے معانی نہ پائے جائیں۔

مثال احترازی: یہ قانون اس جیسی مثالوں پر جاری نہ ہوگا۔ اَقْوَلُ ، اَبْيَعُ ، کیونکہ یہ اسم کا کلمہ اَفْعَل کے وزن پر ہے۔ جَهْوَرَ ، شَرْيَفَ کیونکہ کلمہ ملحق ہے۔ اَسْوَدُ، اَبْيَضُ، کیونکہ رنگ، لون اور عیب کے معانی پائے جاتے ہیں۔ مِقْوَلٌ ، مِبْيَعٌ کیونکہ یہ آلہ کے صیغے ہیں۔

قانون نمبر ۴/۸/۵۱: قُوْلَنَّ والا قانون:

ہر حرف علت جو کسی سبب سے حذف ہو جائے، جب اس کے حذف کا سبب دور ہو جائے تو حرف علت کو لوٹانا واجب ہے۔ سبب سے مراد جیسے التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے۔ جیسے قُلْ سے قُوْلَا ، قُلْ سے قُوْلَنَّ ، لَمْ يَقُلْ سے لَمْ يَقُوْلَا ، لَمْ يَبِعْ سے لَمْ يَبِيْعَا.

قانون نمبر ۴/۹/۵۲: قَائِلٌ ، بَائِعٌ والا قانون:

ہر واؤ اور یاء جو کہ الف فاعل کے بعد واقع ہو جائے اور واؤ یا یاء اصل میں یعنی ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ یا سرے سے اس کی اصل ہی نہ ہو تو اس واؤ یا یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ۔ **مثال احترازی:** رَاوِیٌ کیونکہ اس کی واؤ ماضی میں سلامت رہ گئی ہے۔

قانون نمبر۴/۱۰/۵۳:قِیَالٌ والا قانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ: ہر واؤ جو کہ مصدر یا جمع کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو۔اگر مصدر کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو تو فعل میں،اور اگر جمع میں ہو تو مفرد میں سلامت نہ رہی ہو اور اس واؤ کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔بشرطیکہ لام کلمہ معلل نہ ہو۔

مثالیں: مصدر کی مثال: اِجْتِوَابًا سے اِجْتِیَاباً، کہ اس کا فعل اِجْتَابَ ہے۔اِنْقِوَادًا سے اِنْقِیَادًا کہ اس کا فعل اِنْقَادَ ہے۔

فائدہ: قِوَاماً سے قِیَاماً بھی کہہ دیتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے فعل قَاوَمَ میں واؤ بالکل سلامت ہے اسلئے مصدر میں بھی باقی رکھی جائے گی۔

جمع کی مثال: قِوَالٌ سے قِیَالٌ کہ اس کا مفرد قَائِلٌ ہے۔خِوَافٌ سے خِیَافٌ کہ اس کا مصدر خَائِفٌ ہے۔

دوسرا حصہ: ہر واؤ جو کہ جمع کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور مابعد الف اور وہ واؤ مفرد میں ساکن ہو تو اس واؤ کو بھی یاء سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ لام کلمہ معلل نہ ہو۔

مثالیں: رِوَاضٌ سے رِیَاضٌ ،جمع رَوْضٍ. حِوَاضٌ سے حِیَاضٌ ،جمع حَوْض. ثِوَابٌ سے ثِیَابٌ، جمع ثَوْب. (اس قانون کا دوسرا نام حِیَاضٌ، رِیَاضٌ والا قانون ہے)

قانون نمبر۴/۱۱/۵۴:قُیَّلٌ والا قانون:

ہر واؤ جو کہ اجوف کے جمع کے عین کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے اور وہ جمع فُعَّلٌ کے وزن پر ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔جیسے قُوَّلٌ سے قُیَّلٌ ۔خُوَّفٌ سے خُیَّفٌ، طُوَّحٌ سے طُیَّحٌ وغیرہ۔

قانون نمبر۴/۱۲/۵۵:سَیِّدٌ، مَرْمِیٌّ والا قانون:

اگر غیر ملحق کلمہ میں واؤ یا یاء غیر مبدل جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلی ساکن ہو تو واؤ کو یاء سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے۔بشرطیکہ کلمہ ایک ہو،اور وہ کلمہ اسم کا اَفْعَل کے وزن پر نہ ہو۔اور اگر اس کا ماقبل مضموم ہے تو کسرہ سے بدل دیں گے۔جیسے سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ ، مُسْلِمُوْیَ سے مُسْلِمِیَّ ، مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ وغیرہ۔

احترازی مثالیں: ☆......اَبُوْ یَعْقُوْب ،اس پر قانون جاری نہیں ہوگا کیونکہ کلمہ علیحدہ ہے۔☆......اَیْوَمُ ،کیونکہ یہ کلمہ اسم کا اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔☆......قُوْیَ ، کیونکہ یہ اصل میں قُوِیَ ہے۔☆......بُوْیِعَ ،کیونکہ یہاں واؤ،الف سے بدل کر آئی ہے۔

سَیِّدٌ کی تعلیل: اصل میں سَیْوِدٌ تھا۔واؤ کو یاء کیا، پھر یاء کو یاء میں ادغام کر دیا تو سَیِّدٌ ہو گیا۔

مُسْلِمِیَّ کی تعلیل: یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔پھر اس کی اضافت یاء علامت واحد متکلم کی طرف کی،تو مُسْلِمُوْنَیَ ہو گیا۔پھر چونکہ اضافت کے وقت نون گر جاتا ہے اس لئے اسے گرا دیا تو مُسْلِمُوْیَ ہو گیا۔اب واؤ اور یاء اکٹھی ہو گئیں،واؤ کو یاء سے بدل دیا تو مُسْلِمُیَّ ہو گیا۔پھر سَیِّدٌ والے قانون کے تحت ضمہ کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

مزید مثالیں: قُوَیْوِلٌ سے قُوَیِّلٌ ، صَیْوِبٌ سے صَیِّبٌ، مَقْیُولٌ سے مُقَیَّلٌ ، اُقَیْوِلٌ سے اُقَیِّلٌ.

تعلیلات: (۱)۔مَقُوْلٌ :یہ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔واؤ پر ضمہ ثقیل تھا اس لئے نقل کر کے ماقبل کو دے دیا تو مَقُوْوْلٌ بن گیا۔یہاں التقائے ساکنین ہوا دو ''واؤ'' کے درمیان،اب ان میں سے ایک کو حذف کر دیا تو مَقُوْلٌ بن گیا۔(بعض صرفیوں کے نزدیک پہلی واؤ کو حذف کریں گے۔کیونکہ دوسری واؤ اسم مفعول کی علامت ہے۔ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ، وَعِنْدَ الْبَعْضِ تُحْذَفُ الثَّانِی ، لِاَنَّ الزَّائِدَ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ)

(۲)۔قُوَیِّلٌ :اصل میں قُوَیْوِلٌ تھا۔واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہو گئے،اول ان میں سے ساکن،کسی حرف سے تبدیل شدہ نہ تھا۔اس لئے اس واؤ کو یاء کیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو قُوَیِّلٌ ہو گیا۔

ابواب و مصادر اجوف:

ثلاثی مجرد، اجوف واوی:

نمبرشمار	موزون	ترجمہ	ازباب	نمبرشمار	موزون	ترجمہ	ازباب
۱	اَلْقَوْلُ	کہنا	نصر	۲	اَلْخَوْفُ	ڈرنا	علم
۳	اَلطُّوْلُ	لمبا ہونا	شرف	۴			

ثلاثی مزید فیہ:

۱	الاقتیاد	کھینچنا	افتعال	۲	الاستقامة	سیدھا ہونا	استفعال
۳	الانقیاد	تابعدار ہونا	انفعال	۴	الاقامة	قائم کرنا	افعال
۵	التحویل	پھیرنا	تفعیل	۶	المداومة	ہمیشگی کرنا	مفاعله
۷	التحول	پھرنا	تفعل	۸	التناول	لینا	تفاعل
۹	الاسوداد	سیاہ ہونا	افعلال	۱۰	الاسویداد	سخت سیاہ ہونا	افعیلال

ثلاثی مجرد، اجوف یائی

۱	البیع	بیچنا	ضرب	۲	الهیبة	ڈرنا	علم
۳	الغیظ	گڑھا کھودنا	نصر				

ثلاثی مزید فیہ:

۱	الاختیار	پسند ہونا	افتعال	۲	الاستخارة	بھلائی چاہنا	استفعال
۳	الانهیاد	گرنا	انفعال	۴	الاطارة	اڑانا	افعال
۵	التزیین	مزین کرنا	تفعل	۶	المبایعة	بیعت کرنا	مفاعله
۷	التحیر	حیران ہونا	تفعل	۸	التصایح	ایک دوسرے کو آواز دینا	تفاعل
۹	الابیضاض	سفید ہونا	افعلال	۱۰	الابییضاض	سخت سفید ہونا	افعیلال

گردان، اسمِ فاعل قائل:

قَائِلٌ	قَائِلَانِ	قَائِلُوْنَ	قَالَةٌ	قُوَّالٌ	قُوَّلٌ	قُوْلٌ
قُوْلَاءُ	قُوْلَانٌ	قِوَالٌ	اَقْوَالٌ	قُوَلٌ	قُوُوْلٌ	قُوَيِّلٌ

طویل، کی صفت مشبہ کی گردان:

طَوِيْلٌ	طَوِيْلَانِ	طَوِيْلُوْنَ	طُوَلَاءُ	طُوْلَانٌ	طِيْلَانٌ
طِوَالٌ	طُوُوْلٌ	طُوْلٌ	اَطْوَالٌ	اَطْوِلَاءُ	اَطْوِلَةٌ
طَوِيْلَةٌ	طَوِيْلَتَانِ	طَوِيْلَاتٌ	طَوَائِلُ	طُوَيِّلٌ	طُوَيْلَةٌ

اہم مصادر: اجوف واوی: القول (ن) کہنا۔ الخوف (علم یعلم) ڈرنا، **اجوف یائی:** البیع (ضرب یضرب) بیچنا۔

☆......☆☆☆......☆

ابوابِ قوانینِ ناقص

قانون نمبر۵/۱/۵۶: یَدْعُوْ ، یَرْمِی والاقانون:

مضارع کے آخر میں پیش آنے والے صیغوں کے لام کلمہ میں واؤ ماقبل مضموم یایاء مکسور ہوتو وہ ساکن ہوجاتی ہے۔اور اگر اس واؤ یایاء سے پہلے فتحہ ہوتو وہ بقاعدہ قَالَ الف سے بدل جاتی ہے۔جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ، یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ ، یَخْشَیُ سے یَخْشٰی ۔

فائدہ: جوواؤ ماقبل مضموم دوسری واؤ سے پہلے، یایاء ماقبل مکسوریاء سے پہلے واقع ہوتو وہ واؤ یایاء ساکن ہوکر گرجاتی ہے۔جیسے یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ.

فائدہ: جوواؤ ماقبل مضموم یاء سے پہلے یایاء ماقبل مکسورواؤ سے پہلے واقع ہوجائے تواس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں۔پھر واؤ یاء سے اور یاء واؤ سے بدل کراجتماع ساکنین کی وجہ سے گرجاتی ہے۔جیسے تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیِیْنَ پھر تَدْعِیْنَ (یہ واؤ ماقبل مضموم کی مثال ہے)اور یاء ماقبل مکسور کی مثال: یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوُوْنَ پھر یَرْمُوْنَ.

قانون نمبر۵/۲/۵۷: دُعِیَ والاقانون:

ہرواؤ متحرک جولام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہوجائے اوراس کا ماقبل مکسور ہوتو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِوَا سے دُعِیَا، رَضِوَ سے رَضِیَ ، دَاعِوَۃٌ سے دَاعِیَۃٌ وغیرہ۔

اَدْلٍ دِعِیٌّ والاقانون پڑھنے سے پہلے اس کی تعلیل پڑھتے ہیں۔

دِعِیٌّ کی تعلیل: دِعِیٌّ اصل میں دُعُوْوٌ تھا۔واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوگئی اوراس کا ماقبل واؤ مدہ زائدہ تھا۔اس لئے اس واؤ کو یاء سے بدل دیا تو دُعُوْیٌ بن گیا۔پس واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوگئے ۔اوران میں سے پہلا ساکن تھا۔تو سَیِّدٌ والے قانون کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا۔پھر یاء کا یاء میں ادغام کردیا تو دُعُیٌّ بن گیا۔پس یاء واقع ہوگئی اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوگئی،اوراس کا ماقبل مضموم تھا۔اس لئے ماقبل کے ضمہ کو مناسبت کے لئے کسرہ سے بدل دیا۔پھر فاء کلمہ (یعنی دال) کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا،تو دُعِیٌّ سے دِعِیٌّ بن گیا۔

قانون نمبر۵/۳/۵۸: اَدْلٍ ، دِعِیٌّ نمبرا والاقانون:

اس قانون کے دوحصے ہیں۔

پہلا حصہ: ہرواؤ ☆جولازمی ہو،اور☆ ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو،اور☆ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہوجائے ،اور☆ اس کا ماقبل بھی مضموم ہو،یا☆ واؤ جمع میں ہواور ☆ ماقبل اس کا مدہ زائدہ ہو،تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

مثالیں: اس کی دوصورتیں ہیں۔(ا)۔واؤ لازمی جمع میں ہواور ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو،اوراسم متمکن کے آخر میں اس کا ماقبل مضموم ہو۔جیسے اَدْلُوٌ ☆ یہ بقانون یاء مشدد مخفف اَدْلُیٌ ہوا،☆ پھر "ل" کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا ادل دعی نمبر۲ والے قانون کے تحت،☆ اب یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرادیا،☆ پھر یاء اور نون کے درمیان التقائے ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا۔اسے حذف کردیا تو اَدْلِیْنٌ سے اَدْلٍ ہوگیا۔(۲)۔واؤ لازمی جمع میں ہواوراس کا ماقبل مدہ زائدہ ہو۔جیسے دُعُوْوٌ سے دُعُوْیٌ پھر بقانون سید و یاء مشدد مخفف کے دِعِیٌّ ہوا اور رُخُوٌّ سے رُخٍ ہوا۔

دوسرا حصہ: اگر☆ واؤ لازمی مفرد میں ہواور☆ اس کا ماقبل بھی مضموم ہو،تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔اور☆ اگر واؤ لازمی کا ماقبل مدہ زائدہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ہاں ☆ اگر واؤ مدہ زائدہ کا ماقبل دوسری واؤ متحرک ہو تو اس صورت میں واؤ لازمی کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہوگا۔

مثالیں: اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱)۔ واؤ لازمی مفرد میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو جیسے ☆تَبَنُّوٌ سے تَبَنُّیٌ ، ☆ پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا، اسے حذف کر دیا۔☆ پھر یاء اور نون تنوین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا پہلا ساکن مدہ تھا۔ اسے حذف کر دیا ☆ پھر یاء اور نون تنوین کے درمیان التقاء ساکنین ہوا، پہلا ساکن مدہ تھا اس کو حذف کر دیا تو تَبَنٍّ ہو گیا۔

(۲)۔ واؤ لازمی مفرد میں ہو اور اس کا ماقبل مدہ زائدہ ہو جیسے مَدْعُوْوٌ ، ☆ آخری واؤ کو یاء سے تبدیل کیا تو مَدْعُوْیٌ ہوا، ☆ پھر بقانون قُوِّلَ کے مَدْعُیٌّ ہوا۔☆ پھر بقانون اَدْلٍ دِعِیٌّ نمبر۲ اور یاء مشدد مخفف کے مَدْعِیٌّ اور مَدْعُوٌّ دونوں صورتیں پڑھنا جائز ہے۔ اس صورت میں واؤ کو یاء کرنا جائز ہے۔

(۳)۔ مفرد میں واؤ مدہ زائدہ کا ماقبل دوسری واؤ متحرک ہو جیسے مَقْوُوْوٌ سے مَقْوُوْیٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر ۵۹/۴/۵: اَدْلٍ ، دِعِیٌّ نمبر ۲، یا ''یاء'' مشدد مخفف والا قانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

حصہ اول: ہر یاء مشدد یا مخفف جو اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو، ماقبل اس کا اگر ایک حرف مضموم ہو تو اس کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

مثالیں: تَبَنُّیٌ سے تَبَنٍّ، اور اَدْلُیٌ کو اَدْلٍ پڑھنا واجب ہے۔ نیز مَرْضُیٌّ سے مَرْضِیٌّ. وغیرہ۔

حصہ دوم: یاء مشدد مخفف جو اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو، اور اس کے ماقبل دو حرف مضموم ہوں تو ضمہ قریبی کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور ضمہ بعیدی کو کسرہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جیسے دُعُیٌّ کو دُعِیٌّ پڑھنا واجب ہے اور دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے اور دُخُیٌّ کو دُخٍ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر ۶۰/۵/۵: عَجَائِزُ والا قانون:

واؤ یا یاء اور الف جو زائدہ ہوں، الف مَفَاعِل کے بعد واقع ہو جائیں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔

مثالیں: عَجَاوِزُ سے عَجَائِزُ، شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ، اور رِسَالَۃٌ کی جمع رَسَائِلُ ۔ الف زائدہ اور الف جمع، مَفَاعِلُ کے بعد ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گئی۔

فائدہ: البتہ مَصَائِبُ میں یاء کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔ کیونکہ مَصَائِبُ مُصِیْبَۃٌ کی جمع ہے، اصل میں مَصَایِبُ تھا۔ اس میں یاء اصلی ہے، یاء زائدہ نہیں۔

قانون نمبر ۶۱/۶/۵: دُعَاءٌ والا قانون:

ہر واؤ یا یاء جو طرف الف زائدہ کے بعد واقع ہوں تو وہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ خواہ مصدر ہی میں واقع ہوں جیسے دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ، رِوَایٌ سے رِوَاءٌ.

طرف حقیقی کی مثالیں: رِضَاوٌ سے رِضَاءٌ، اِهْدَاءٌ، اِهْدَایٌ سے اِهْدَاءٌ ، اِعْتِدَاوٌ سے اِعْتِدَاءٌ، خِفَایٌ سے خِفَاءٌ. طرف حکمی کی مثالیں ۔مِدْعَاوَانِ سے مِدْعَاءَانِ، مِرْمَایَانِ سے مِرْمَاءَانِ.

قانون نمبر ۶۲/۷/۵: یُدْعٰی ، یُدْعَیَانِ والا قانون:

جو واؤ کسی کلمہ میں چوتھی جگہ یا اس سے زائد جگہ واقع ہو تو وہ یاء سے بدل جاتی ہے، بشرطیکہ اس کا ماقبل ضمہ نہ ہو۔

مثالیں: یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ، پھر یُدْعٰی ، مَدْعَوٌ سے مَدْعَیٌ پھر مَدْعًی بن گیا۔ اَعْلَوْتُ سے اَعْلَیْتُ، مُسْتَدْعَوٌ سے مُسْتَدْعًی، اِسْتَعْلَوْتُ سے اِسْتَعْلَیْتُ. وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۳/۸/۵: حُبْلَیَانِ والا قانون:

اگر الف زائدہ، الف تثنیہ یا الف جمع مؤنث سالم سے پہلے واقع ہو جائے تو پہلا الف یاء سے بدل جاتا ہے۔ جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ، حُبْلَیَاتٌ. وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۴/۹/۵: کَیْنُوْنَۃٌ والا قانون:

مصدر بروزن فَعْلُوْلَۃٌ کے عین کلمہ میں اگر واؤ ہو تو وہ یاء سے بدل جاتی ہے۔ جیسے کَوْنُوْنَۃٌ سے کَیْنُوْنَۃٌ وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۵/۱۰/۵: دُنْیَا ، دُعْیٰی اور تَقْوٰی والا قانون:

تمہید: فُعْلٰی کی دو قسمیں ہیں۔ صفتی، اسمی۔

فُعْلٰی صفتی: وہ کلمہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور اس میں صفت والا معنی پایا جائے جیسے حُیْکٰی.

فُعْلٰی اسمی حقیقی: وہ کلمہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور کسی شے کا نام ہو جیسے طُیْبٰی.

فُعْلٰی اسمی حکمی: وہ کلمہ ہے جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی پایا جائے جیسے ضُرْبٰی وغیرہ۔

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ: ہر واؤ جو کہ فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے چاہے فُعْلٰی حقیقی ہو یا حکمی، اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

مثالیں: فُعْلٰی اسمی حقیقی کی مثال: دُنْوٰی سے دُنْیَا، عُلْوٰی سے عُلْیَا. فُعْلٰی اسمی حکمی کی مثال: دُعْوٰی سے دُعْیَا.

دوسرا حصہ: ہر یاء جو کہ فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کے مقابلے میں واقع ہو جائے تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔

مثالیں: تَقْیٰی سے تَقْوٰی، فَتْیٰی سے فَتْوٰی، بَقْیٰی سے بَقْوٰی. وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۶/۱۱/۵: دُعٰی والا قانون:

ہر یاء مفتوح جو فعل کے آخر میں واقع ہو جائے اور اس کا فتحہ غیر اعرابی ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس کے ماقبل کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دینا جائز ہے اور پھر یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے لغت بنی طے میں۔ جیسے دُعِیَ سے دُعٰی، وُقِیَ سے وُقٰی، بُکِیَ سے بُکٰی وغیرہ۔

فتحہ غیر اعرابی کی مثال احترازی: لَنْ یُرْمِیَ سے کیونکہ یہاں لَنْ عامل کی وجہ سے یاء پر فتحہ ہے۔ اسلئے اس پر دُعٰی والا قانون لاگو نہیں ہوگا۔

فائدہ: بعض لوگوں کے نزدیک یہ قانون صرف ماضی میں جاری ہوگا۔ چنانچہ قَاضِیُ کو قَاضٰی نہیں پڑھا جائے گا۔ عند البعض فعل ماضی ثلاثی مجرد، اور وہ اسم جو فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو اس میں بھی جاری ہوگا، جیسے دَاعِیَةٌ سے دَاعَاةٌ، بَاقِیَةٌ سے بَاقَاةٌ۔ وعند البعض صرف جمع مَفَاعِلُ کے ساتھ مختص ہے جیسے مَھَابِیُ سے مَھَابَا. اور صَحَارِیُ سے صَحَارٰی وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۷/۱۲/۵: دُعَاةٌ والا قانون:

ناقص کا ہر جمع مذکر مکسر جو فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے جیسے دَعَوَةٌ سے دُعَاةٌ، رَمَیَةٌ سے رُمَاةٌ، قَضَیَةٌ سے قُضَاةٌ، رَوَیَةٌ سے رُوَاةٌ، غَزَوَةٌ سے غُزَاةٌ وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۸/۱۳/۵: لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ والا قانون:

ہر حرف علت جو کہ فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو جائے، حروف جوازم کے داخل ہونے کے وقت اور امر حاضر معلوم کی بناء کرتے وقت اسے حذف کرنا واجب ہے۔

مثالیں: جوازم کی مثالیں: یَدْعُوْ، یُدْعَیْ سے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ، یَرْمِیُ، یُرْمَیُ سے لَمْ یَرْمِ، لَمْ یُرْمَ وغیرہ۔

امر حاضر معلوم کی مثالیں: تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَخْشَیُ سے اِخْشَ، تَرْمِیُ سے اِرْمِ. وغیرہ۔

قانون نمبر ۶۹/۱۴/۵: لِتَدْعُوْنَّ، لِتَدْعَیِنَّ والا قانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ: التقائے ساکنین علی غیر حدہ میں اگر ساکن اول غیر مدہ واؤ جمع ہو تو اس کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔ جیسے لِتُدْعَوْنَّ سے لِتُدْعَوُنَّ.

دوسرا حصہ: التقائے ساکنین علی غیر حدہ میں اگر ساکن اول غیر مدہ یاء واحدہ ہو تو اس کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے لِتُدْعَیْنَّ سے لَتُدْعَیِنَّ.

قانون نمبر ۵/۱۵/۷۰: رُخَيٌّ ، رُخَيَّةٌ والا قانون:

ہر وہ جگہ جہاں تین "یاء" ایک کلمہ میں اکٹھی ہو جائیں اس طرح کہ اول، ثانی میں مدغم ہو اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو تیسری یاء کو حذف کرنا واجب ہے نسیا منسیا۔ بشرطیکہ فعل اور جاری مجری فعل میں نہ ہو۔ اسی طرح اگر دو "یاء" ایک کلمہ میں اکٹھی ہو جائیں اس طرح کہ اول ثانی میں مدغم ہو تو وہاں ایک یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

مثالیں: پہلے حصے کی مثال: رُخَيِّيٌ سے رُخَيٌّ، رَخَيِّيَةٌ سے رُخَيَّةٌ. دوسرے حصے کی مثال: سَيِّدٌ سے سَيْدٌ، مَيِّتٌ سے مَيْتٌ.

فائدہ: جاری مجری فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم مبالغہ سوائے تصغیر کے کہ تصغیر کے صیغے جاری مجری فعل نہیں ہیں۔

قانون نمبر ۵/۱۶/۷۱: تائے تانیث اور زیادتی فَعلان والا قانون:

ہر واؤ اور یاء جو واقع ہو جائے لام کلمہ کے مقابلے میں اور اس کا مابعد تائے تانیث یا زیادتی فعلان ہو تو اگر اس واؤ اور یاء کا ماقبل واؤ اور یاء کا ماقبل واؤ مضموم ہو تو اس کے ضمہ و کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ اور اگر ماقبل واؤ کے علاوہ کوئی اور حرف مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ اور اس واؤ کو اپنے حال پر باقی رکھا جائے گا۔

مثالیں: واؤ اور یاء کا ماقبل مضموم واؤ ہو تو اس کی مثال: قَوُوَتٌ ، قَوُوَانِ سے قَوِوَتٌ، قَوِوَانِ۔ پس یہاں واؤ متحرک واقع ہو گئی لام کلمہ کے مقابلے میں اور ماقبل اس کا مکسور ہے تو اس یاء کو یاء سے بدل دیا دُعِيَ والے قانون کی وجہ سے، تو قَوِيَتٌ ، قَوِيَانِ بن جائے گا۔ اور طَوُيَتٌ ، طَوُيَانِ سے طَوِيَتٌ، طَوِيَانِ۔

واؤ اور یاء کا ماقبل واؤ کے علاوہ دوسرا حرف مضموم ہو تو اس کی مثال: رَمُيَتٌ ، رَمُيَانِ سے رَمُوَتٌ، رَمُوَانِ اور نَهُوَتٌ، نَهُوَانِ سے اسی طرح پڑھا جائے گا۔

قانون نمبر ۵/۱۷/۷۲: رَمُوَ والا قانون:

ہر یاء جو کہ فعل کے آخر میں واقع ہو جائے اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے رَمُيَ سے رَمُوَ وغیرہ۔

☆......☆

ابواب مصادر ناقص

ثلاثی مجرد، ناقص واوی

نمبر شمار	الفاظ	ترجمہ	ازباب	نمبر شمار	الفاظ	ترجمہ	ازباب
۱	اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ	بلانا	نصر	۲	اَلرِّضْوَان	راضی ہونا	علم (سمع)
۳	اَلرُّخَاءُ	خوش عیش ہونا	شرف	۴	اَلْجثی والجثو	زانو پر بیٹھنا	ضرب
۵	المَحو	مٹانا	منع (فتح)				

رخی کی صفت مشبہ کی گردان

رُخَيٌّ	رُخَيَّانِ	رُخَيُّوْنَ	رُخَوَاءُ	رُخْوَانٌ	رِخْوَانٌ
رِخَاءٌ	رُخُيٌّ	رُخٍ	اَرْخَاءٌ	اَرْخِيَاءُ	اَرْخِيَةٌ
رَخِيَّةٌ	رَخِيَّتَانِ	رَخِيَّاتٌ	رُخَايَا	رُخَيٌّ	رُخَيَّةٌ

ثلاثی مزید فیہ: ناقص واوی:

۱	الاصطفاء	چن لینا	افتعال	۲	الاسترخاء	خوش عیش ہونا	استفعال
۳	الانمحاء	مٹ جانا	انفعال	۴	الاعطاء	دینا	افعال

۵	التسمية	نام رکھنا	تفعیل	۶	المغالاة	غلو کرنا	مفاعلة
۷	التعلی	بڑائی ظاہر کرنا	تفعل	۸	التناجی	سرگوشی کرنا	تفاعل

ثلاثی مجرد، ناقص یائی:

۱	الرمی	پھینکنا	ضرب	۲	الخشية	ڈرنا	علم
۳	السعی	دوڑنا	منع	۴	النهی	عقلمند ہونا	شرف
۵	الکناية	کنایہ کرنا	نصر				

ثلاثی مزید فیہ: ناقص یائی:

۱	الاجتباء	قبول کرنا	افتعال	۲	الاستغناء	بے پرواہ ہونا	استفعال
۳	الاغناء	بے پروائی کرنا	افعال	۴	اتلقية	ڈالنا	تفعیل
۵	المراماة	باہم تیراندازی کرنا	مفاعله	۶	التمنی	آرزو کرنا	تفعل
۷	التناهی	ایک دوسرے کو روکنا	تفاعل				

گردان اسم فاعل داع:

دَاعٍ	دَاعِیَانِ	دَاعُوْنَ	دُعَاةٌ	دُعَّاءٌ	دُعًّى
دُعُوٌّ	دُعْوَاءُ	دُعْوَانٌ	دِعَاءٌ	اَدْعَاءٌ	دُعَوٌّ
دِعِیٌّ	دُوَیْعٍ	دَاعِیَةٌ	دَاعِیَتَانِ	دَاعِیَاتٌ	دَوَاعٍ
دُعُوٌّ	دُوَیْعٍ	دُوَیْعِیَةٌ			

گردان اسم مفعول، مَدْعُوٌّ:

مَدْعُوٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَدْعُوُّوْنَ
مَدْعُوَّةٌ	مَدْعُوَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ
مَدَاعِیٌّ	مُدَیْعِیٌّ	مُدَیْعِیَّةٌ

اہم مصادر: ناقص واوی: الدعاء (نصر)، الرضوان (علم)، ناقص یائی: الرمی (ضرب)، الخشية (علم)

☆......☆

ابواب و قوانینِ مضاعف

۷۳/۱/۶: مضاعف کا قانون نمبر۱:

اگر دو حرف ایک جنس کے کلمہ کے شروع میں آجائیں اور وہ کلمہ ثلاثی یا رباعی (مزید فیہ) ہو تو وہاں ادغام جائز ہے۔ چاہے ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑے یا نہ پڑے۔ سوائے مضارع کے کہ مضارع میں اس وقت ادغام جائز ہے، جب ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے۔

مثالیں: ۱: ثلاثی مزید فیہ کی ماضی ہو اور ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑے۔ جیسے تَتَرَّکَ سے اِتَّرَّکَ، تَتَارَکَ سے اِتَّارَکَ.

۲: ثلاثی مزید فیہ کی ماضی ہو اور ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے جیسے فَتَتَرَّکَ سے فَتَّرَّکَ، فَتَتَارَکَ سے فَتَّارَکَ.

۳: ثلاثی مزید فیہ کا مضارع ہو اور ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑے جیسے فَتَتَنَزَّلَ سے فَتَّنَزَّلَ، اور فَتَتَبَاعَدَ سے فَتَّبَاعَدَ.

نوٹ: یہ قانون مجرد میں جاری نہ ہوگا۔ خواہ ثلاثی ہو یا رباعی۔ اور مزید فیہ میں جاری ہوگا خواہ ثلاثی یا رباعی۔

۷۴/۲/۶: مضاعف کا قانون نمبر۲:

اگر دو حرف ایک جنس کے کلمہ کے شروع میں نہ ہوں (یعنی درمیان یا آخر میں ہوں) لیکن پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے مگر پانچ عدمی شرطوں کے ساتھ۔

☆......دو حرف ایک جنس کے ایسے دو ہمزہ نہ ہوں جن میں قانون جاری ہوتا ہو جیسے قَرِءْءٌ کہ قانون لگنے کے بعد قَرِئٌّ ہو جائے گا۔

☆......دو ہم جنسوں میں سے پہلا حرف ہاءِ وقف نہ ہو جیسے اَغَرَّهْ هِلَالٌ۔

☆......دو ہم جنسوں میں سے پہلا ساکن ایسا مدہ نہ ہو کہ جو کسی جوازی قانون کی وجہ سے بدل کر مدہ بن گیا ہو۔ جیسے رِیْیَا کہ دراصل رِئْیَا تھا۔

☆......دونوں ہم جنسوں میں سے پہلا ساکن مدہ ہو کر کلمہ کے آخر میں نہ ہو جیسے فِیْ یَوْمٍ، قَالُوْا وَمَالَنَا۔ کیونکہ یہاں دونوں متجانسین یاء اور واؤ مدہ آخر میں ہیں۔

☆......ان دونوں ہم جنسوں میں ادغام کرنے سے ایک باب کے صیغوں کا دوسرے باب کے صیغوں سے التباس نہ آتا ہو، جیسے قُوْوِلَ، تُقُوْوِلَ۔ کیونکہ ادغام کے بعد قُوِّلَ اور تُقُوِّلَ ہو جائیں گے تو باب تفعیل کے ماضی مجہول کے صیغہ سے التباس آجائے گا۔

مطابقی مثالیں: اِضْرِبْ بِعَصَاکَ الْحَجَرَ سے اِضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ اور مِنْ نَا سے مِنَّا پڑھنا واجب ہے۔

۷۵/۳/۶: مضاعف کا قانون نمبر۳:

جس کلمہ میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ان میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے فَرَرَ سے فَرَّ. مگر نو (۹) عدمی شرائط کے ساتھ۔

☆......متجانسین کا پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو۔ جیسے حَبَّبَ، کَرَّرَ وغیرہ

☆......متجانسین میں سے کوئی ایک الحاق کے لئے زائدہ نہ کیا گیا ہو۔ جیسے جَلْبَبَ، شَمْلَلَ۔

☆......متجانسین میں سے پہلا حرف تاء افتعال کی نہ ہو۔ جیسے اِقْتَتَلَ.

☆......دونوں ہم جنس واؤ ہو کر باب افعلال میں نہ ہوں جیسے اِرْعَوَوَ، کہ قَالَ والے قانون سے اِرْعَوٰی بن جائے گا۔

☆......متجانسین میں سے کوئی ایک حرف تعلیل کا تقاضا نہ کرتا ہو۔ (یعنی اس پر قانون نہ لگتا ہو) جیسے قَوِوَ، کہ قانون لگنے کے بعد قَوِیَ بن جائے گا۔

☆......متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو۔ جیسے اُرْدُدِ الْقَوْمَ کہ اصل میں اُرْدُدْ الْقَوْمَ تھا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے دوسری دال کو کسرہ دے دیا۔

☆......متجانسین ایک کلمہ میں ہوں، اگر علیحدہ علیحدہ کلمے میں ہوئے تو ادغام جائز نہیں۔ جیسے مَکَّنَنِیْ، کیونکہ یہاں متجانسین دو کلمہ میں ہیں اور دوسرا نون وقایہ کا ہے۔

اگر متجانسین دو کلمہ میں ہوں اور ماقبل متحرک یا لین غیر مدغم ہو تو ادغام جائز ہے ورنہ ممنوع ہے۔ گویا کہ ادغام جائز ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: متجانسین دوکلموں میں ہوں اور ماقبل متحرک ہو جیسے ضَرَبَ بَشَرَ سے ضَرَبَّشَرَ، لَا تَامَنُنَا سے لَاتَـامَنَّا پڑھنا جائز ہے۔اگر متجانسین میں سے پہلا متحرک نہیں تو ادغام جائز نہیں۔

دوسری صورت: متجانسین دوکلموں میں ہوں اور پہلا حرف لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں ادغام جائز ہے۔جیسے ثَوْبُ بَشَرٍ سے ثَوْبَّشَرٍ۔

☆......متجانسین دو یاء نہ ہوں جیسے حَيِيَ، رَمَيَيَانِ۔

☆......متجانسین اسم میں ان پانچ اوزان (یعنی فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ) میں سے نہ ہوں۔(ان اوزان کی مثالیں جیسے سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ وغیرہ)

مطابقی مثالیں: فَرَرَ سے فَرَّ، مَدَدَ سے مَدَّ، يَمْدُدُ سے يَمُدُّ وغیرہ۔

نوٹ: اس قانون کا نام مَدَّ شَدَّ والا قانون بھی ہے۔

۶/۴/۶ ۷: مضاعف کا قانون نمبر۴:

اگر دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو جائیں، اس طرح کہ پہلا ان میں سے متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے کے سکون کو دیکھیں گے کہ عارضی ہے یا اصلی، اگر اصلی ہے تو ادغام جائز نہیں جیسے مَـدَدْنَ۔اور اگر سکون عارضی ہے تو پھر عین کلمہ کو دیکھا جائے گا اگر عین کلمہ مضموم ہو تو اسے چار طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔جیسے لَـمْ يَمْدُدْ سے لَـمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ، لَمْ يَمُدُّ، لَمْ يَمْدُدْ، اور اُمْدُدْ سے مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ وغیرہ۔اور اگر عین کلمہ مضموم نہ ہو تو اسے تین طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔جیسے لَمْ يَفْرِرْ سے لَمْ يَفِرَّ، لَمْ يَفِرِّ، لَمْ يَفْرِرْ اور اِفْرِرْ سے فِرَّ، فِرِّ، اِفْرِرْ وغیرہ۔

۶/۵/۷ ۷: مضاعف کا قانون نمبر۵:

جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو اس کے حرف مدغم کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔جیسے دِيْنَارٌ، شِيْرَازٌ کہ اصل میں دِنَّارٌ، شِرَّازٌ تھے نیز دِمَّاسٌ، سے دِيْمَاسٌ، دِوَّانٌ سے دِيْوَانٌ وغیرہ۔

ابواب و مصادر مضاعف

ثلاثی مجرد

۱	اَلذَّبُّ	دور کرنا	نصر	۲	اَلْفِرَارُ	بھاگنا	ضرب
۳	اَلْمَسُّ	چھونا	علم				

ثلاثی مزید فیہ

۱	الاضطرار	بے قرار ہونا	افتعال	۲	الاسقرار	قرار پانا	استفعال
۳	الانسداد	بند ہونا	انفعال	۴	الامداد	مدد کرنا	افعال
۵	المحاجة	باہم حجت پکڑنا	مفاعله	۶	التضاد	باہم مخالف ہونا	تفاعل

رباعی مجرد

۱	المضمضة	کلی کرنا	فعللة	۲	الطاطأة	سر نیچے کرنا	فعللة
۳	القوقاة	مرغی کا انڈے دیتے وقت آواز نکالنا	فعللة	۴	الحيحاة	پڑھنا	فعلله

☆......✡ ✡......☆

متفرق قوانین

۷/۱/۷۸:حروف یَرْمَلُوْنُ والاقانون:

اس قانون کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ: ہرنون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یرملون (ی، ر،م،ل،و،ن) میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو ان حروف کی جنس سے بنانا پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔"یَنْمُو" میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا اور "لر" میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا۔بشرطیکہ نون ساکن،اور تنوین الگ کلمہ میں ہوں اور حروف یرملون الگ کلمہ میں ہوں۔

مثالیں: نون ساکن کی مثال : لَنْ يَّضْرِبَا ، مِنْ رَّبِّهِمْ ، مِنْ مَّآءٍ. نون تنوین کی مثال: دَافِقٍ يَّخْرُجُ، غَفُوْرٌ رَّحِيم، غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ.

فائدہ: اگر نون ساکن اور حروف یرملون ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام جائز نہیں ہوگا۔جیسے دُنْيَا، قِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، صِنْوَانٌ ، عُنْوَانٌ.وغیرہ۔

دوسرا حصہ: ہرنون متحرکہ کے بعد اگر حروف یرملون میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو نون متحرکہ کو ان حروف کی جنس کرنا جائز ہے۔پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔"ینمو" میں ادغام بالغنہ اور "لر" میں بے غنہ ہوگا بشرطیکہ نون متحرکہ ایک کلمہ میں ہوں اور حروف یرملون دوسرے کلمہ میں ہوں۔

مثالیں: اَنَا يَتِيم سے اَن يَّتِيم، اَنَا رَفِيق سے اَن رَّفِيق، اَنَا مُسْلِم سے اَن مُّسْلِم. اَنَا لَئِيْق سے اَن لَّئِيق ، اَنَا وَلی سے اَن وَّلِی، اَنَا نَبِی سے اَن نَّبی وغیرہ۔

فائدہ: اگر نون متحرکہ حروف یرملون ایک ہی کلمہ میں ہوں تو وہاں ادغام جائز نہیں ہوگا۔جیسے نَمْلٌ ، وَمَانَرٰکَ۔وغیرہ۔

۷/۲/۷۹:یَنْبَغِی والاقانون:

حصہ اول: ہرنون ساکن اور تنوین کے بعد اگر باء آجائے تو وہاں نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدلنا واجب ہے، چاہے باء اسی کلمہ میں ہو یا دوسرے کلمہ میں۔

مثالیں: يَنْبَغِی، مِنْ بَعْدِ، آيَاتٌ بَيِّنَات، تُنْبِتُ۔

حصہ ثانی: ہرنون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلقی میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو وہاں نون ساکن اور تنوین کا اظہار کرنا واجب ہے۔

مثالیں: نون ساکن کی مثال: مِنْ اَحَد، مِنْ عَلَيْهِم ، مِنْ حَاسِد۔نون تنوین کی مثال: اِلٰهاً آخَرَ، شَیْءٌ هَالِکٌ ، حَکِيمٌ عَلِيْمٌ۔

حصہ ثالث: ہرنون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف اخفاء میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو وہاں نون ساکن اور تنوین کو غنہ کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔جیسے جَنّٰتٌ تَجْرِی، مِنْ جُوْعٍ۔

حروف اخفاء: کل پندرہ ہیں۔ تاء، ثاء، جیم ، دال ، ذال، زاء، سین ، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، فاء ، کاف، قاف.

فائدہ: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد الف نہیں آتا۔

۷/۳/۸۰:الف مقصورہ و ممدودہ والاقانون:

الف مقصورہ: وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو، جیسے ضُرْبٰی، حُبْلٰی.

الف ممدودہ: وہ الف ہے کہ جس کے بعد ہمزہ ہو، جیسے حَمْرَآءُ.

الف مقصورہ اور ممدودہ کی دو قسمیں ہیں۔اصلی، زائدہ۔

پھر اصلی اور زائدہ کے دو مفہوم ہیں۔☆......الف مقصورہ اور ممدودہ اصلی وہ ہے جو فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو جیسے عَصٰی ، قُرَّآءٌ ۔اور الف مقصورہ وممدودہ زائدہ وہ ہے جو فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں واقع نہ ہو جیسے ضُرْبٰی، حَمْرَآءُ ۔☆......الف مقصورہ وممدودہ اصلی وہ ہے جو کسی حرف سے تبدیل شدہ نہ ہو جیسے ضربی، حمراء۔اور الف مقصورہ وممدودہ زائدہ وہ ہے جو کسی حرف سے تبدیل شدہ ہو جیسے عَصَآءٌ ، کِسَآءٌ کہ اصل میں عَصَاوٌ، کِسَاوٌ تھے۔

پھر الف مقصورہ وممدودہ کی دو قسمیں ہیں۔الحاقی، تانیثی۔

اِلْحَاقی: الف مقصورہ وممدودہ الحاقی وہ ہے کہ جو کسی ثلاثی کلمہ کو رباعی یا خماسی کلمہ کے ساتھ لاحق کرنے کے لئے آئے، پھر اگر ثلاثی کو رباعی کے ساتھ لاحق کرنا ہو تو الف مقصورہ لایا جاتا ہے۔جیسے اَرْطٌ سے اَرْطٰی بروزن فَعْلَلَ، جیسے جَعْفَرَ. اور اگر ثلاثی کو خماسی کے ساتھ لاحق کرنا ہو تو الف ممدودہ لایا جائے گا جیسے عِلْبٌ سے عِلْبَآءٌ یہ قرطاس سے ملحق ہے۔

تَانِیثی: وہ الف مقصورہ وممدودہ ہے کہ جو کسی مذکر کو مؤنث بنانے کے لئے آتا ہے جیسے اَضْرَبُ سے ضُرْبٰی، اَحْمَرُ سے حَمْرَآءُ.

اِمَالَہ کی تعریف: امالہ کا لغوی معنی ہے مائل کرنا۔اور قاریوں اور صرفیوں کی اصطلاح میں امالہ کا معنی ہے فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کر کے پڑھنا جیسے بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا.(مجرے)

اس قانون کے چھ حصے ہیں۔

الف مقصورہ: (۱)۔ ہر الف مقصورہ جو تیسری جگہ میں ہو اور واؤ سے تبدیل شدہ ہو تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے جیسے عَصٰی سے عَصَوَانِ، عَصَوَاتٌ.

(۲)۔ ہر الف مقصورہ جو تیسری جگہ میں ہو اور اصلی ہو یعنی غیر مبدل ہو اور اس میں امالہ بھی نہ کیا جا سکے تو اس کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔جیسے اِلٰی، سے اِلَوَانِ ، اِلَوَاتٌ۔

(۳)۔ اس کے علاوہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔یعنی اگر الف مقصورہ تیسری جگہ میں نہ ہو، بلکہ چوتھی، یا پانچویں جگہ میں ہو، غیر مبدل ہو تو تثنیہ جمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔جیسے ضُرْبٰی سے ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ اور مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ، مُصْطَفَیَاتٌ ۔اسی طرح الف مقصورہ تیسری جگہ میں اور یاء سے تبدیل شدہ ہو تو اسے تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔جیسے رُحٰی سے رُحَیَانِ ، رُحَیَاتٌ ۔اور اسی طرح الف مقصورہ اصلی ہو اور اس میں امالہ بھی کیا جا سکے تو اس کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔جیسے بَلٰی سے بَلَیَانِ، بَلَیَاتٌ۔

الف ممدودہ: (۱)۔ ہر الف ممدودہ جو اصلی ہو تو اسے تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّائَانِ، قُرَّائَاتٌ۔

(۲)۔ ہر الف ممدودہ جو کہ تانیثی ہو تو اس کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔جیسے حَمْرَآءٌ سے حَمْرَاوَانِ، حَمْرَاوَاتٌ۔

(۳)۔ ان کے علاوہ میں دونوں صورتیں جائز ہیں۔یعنی الف ممدودہ کو اپنے حال پر چھوڑنا بھی جائز ہے اور واؤ مفتوحہ سے بدلنا بھی جائز ہے۔پس اگر الف ممدودہ اصلی نہ ہو بلکہ زائدہ ہو تو اس کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت اپنے حال پر چھوڑنا بھی جائز ہے۔اور واؤ مفتوحہ سے بدلنا بھی جائز ہے۔جیسے کِسَاءٌ سے کِسَائَانِ، کِسَائَاتٌ اور کِسَاوَانِ ، کِسَاوَاتٌ ۔اسی طرح اگر الف ممدودہ تانیثی نہ ہو بلکہ الحاقی ہو تو اس کا تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت اپنے حال پر چھوڑنا بھی جائز ہے اور واؤ مفتوحہ سے بدلنا بھی جائز ہے۔جیسے عِلْبَاءٌ سے عِلْبَائَانِ، عِلْبَائَاتٌ اور عِلْبَاوَانِ ، عِلْبَاوَاتٌ.

۸۱/۴/۷: حَلْقِیُ الْعَیْنِ والا قانون:

اس قانون کے تین حصے ہیں۔

حصہ اول: ہر وہ کلمہ جو فَعِلَ کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہو تو اسے اصل کے علاوہ تین طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔جیسے شَهِدَ سے شَهْدَ ، شِهْدَ ، شِهِدَ اور فَخِذٌ سے فَخْذٌ ، فِخْذٌ، فِخِذٌ وغیرہ۔

حصہ ثانی: ہر وہ کلمہ جو فَعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ حروف حلقی میں سے نہ ہو تو اگر وہ اسم ہے تو اسے اصل کے علاوہ دو طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر وہ فعل ہے تو اسے اصل کے علاوہ ایک طریقہ سے پڑھنا جائز ہے۔

مثالیں: اسم کی مثال: جیسے کَتِفٌ سے کَتْفٌ ، کِتْفٌ۔ اور فعل کی مثال: عَلِمَ سے عَلْمَ، وَلِيَضْرِبْ سے وَلْيَضْرِبْ اور ثُمَّ لِيَحْكُمْ سے ثُمَّ لْيَحْكُمْ۔

حصہ ثالث: ان چاروں اوزان کو اصل کے علاوہ ایک طریقہ سے پڑھنا جائز ہے۔

مثالیں: فَعُلٌ کو فَعْلٌ جیسے عَضُدٌ کو عَضْدٌ اور ضَرُبَ کو ضَرْبَ. فِعِلٌ کو فِعْلٌ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ اور فُعُلٌ کو فُعْلٌ جیسے عُنُقٌ سے عُنْقٌ اور فُعُلٌ سے فُعْلٌ جیسے قُفُلٌ سے قُفْلٌ.

۸۲/۵/۷: تِعْلَمُ، اِعْلَمُ ، نِعْلَمُ والا قانون:

ہر وہ باب جس کی ماضی مکسور العین ہو اور مضارع مفتوح العین ہو (جیسے عَلِمَ ، يَعْلَمُ) یا ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو یا ہر وہ باب جس کی ماضی کے شروع میں تائے زائدہ مطردہ ہو تو اس کے مضارع معلوم میں حروف اتین کو کسرہ دے کر پڑھنا جائز ہے۔ سوائے یاء کے، مگر اَبٰی، یَابٰی میں یاء کو بھی کسرہ دے کر پڑھنا جائز ہے۔ جیسے تَعْلَمُ سے تِعْلَمُ، اَعْلَمُ سے اِعْلَمُ۔

ہمزہ وصلی کی مثال: تَكْتَسِبُ سے تِكْتَسِبُ، اَكْتَسِبُ سے اِكْتَسِبُ وغیرہ۔

تائے زائدہ مطردہ کی مثال: تَتَصَرَّفُ سے تِتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ سے تِتَضَارَبُ وغیرہ۔

فائدہ: اَبٰی یَابٰی شاذ ہے۔ کیونکہ اس میں حروف اتین "یاء" کو بھی کسرہ دے کر پڑھا گیا ہے۔ جیسے یِـأْبٰی ، تِـأْبٰی ، اِءْ بٰی، نِـأْبٰی اور یہ تین اعتبار سے شاذ ہے۔ ☆......اس کی ماضی مکسور العین نہیں ہے۔ ☆......اس کے مضارع معلوم میں یاء کو بھی کسرہ دے کر پڑھتے ہیں۔ ☆......اَبٰی یَابٰی ، فَعَلَ يَفْعَلُ سے ہے اور ضابطہ ہے کہ جو کلمہ بھی فَعَلَ يَفْعَلُ سے آئے گا، اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہوگا۔ اور ابی یأبی میں نہ تو عین کلمہ اور نہ ہی لام کلمہ حرف حلقی میں سے ہیں۔

۸۳/۶/۷: بین بین قریب وبعید والا قانون:

جو ہمزہ متحرک، حرف متحرک کے بعد واقع ہو تو اس میں بین بین قریب وبعید دونوں جائز ہیں۔

بین بین قریب: ہمزہ کو اپنے مخرج اور خود اس کی حالت کے مطابق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔

بین بین بعید: ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔

مثالیں: (۱)۔ سَئَلَ میں بین بین قریب وبعید دونوں کے لئے ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا۔ کیونکہ ہمزہ خود بھی مفتوح ہے۔ اور ماقبل بھی مفتوح ہے۔ (۲)۔ سَئِمَ میں ہمزہ اور یاء کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے اور ہمزہ اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

(۳)۔ لَؤُمَ میں ہمزہ اور واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے اور ہمزہ اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

فائدہ جلیلہ:

بعض ابواب مختلطہ (جسے بعض لوگ کھچڑی کہتے ہیں) ہوتے ہیں۔ جیسے اَلْإِدَاءَةُ (دکھانا)، مہموز العین وناقص کا باب ہے۔ اگر اس طرح کے ابواب کے صیغوں میں تعلیل کے وقت معتل اور دیگر قوانین کا تعارض ہو جائے تو قوانین معتل پر عمل کیا جائے گا۔ اور اگر معتل اور مضاعف کے قوانین کا تعارض ہو جائے تو مضاعف پر عمل کیا جائے گا۔ اور اگر مہموز اور مضاعف کے قوانین میں تعارض ہو جائے تو بھی قوانین مضاعف پر عمل کیا جائے گا۔

لغت سے صیغہ جات کے معانی دیکھنے کا طریقہ؟

بعض طلباء کو لغت سے معانی تلاش کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ بالخصوص وہ طلباء جو انگریزی تعلیم حاصل کر چکے ہوں، چنانچہ میں نے ایک طالب علم کو دیکھا کہ وہ "القاموس الجدید" سے معانی تلاش کر رہا تھا لیکن اسے نہیں مل رہا تھا اور وہ اس آدمی کو برا بھلا کہہ رہا تھا جس نے اسے القاموس خریدنے کا مشورہ دیا تھا۔ بندہ اس

وقت طالب علم تھا چنانچہ اس کی تھوڑی سی مدد کی تو وہی آدمی جسے کوئی بھی معنی نہیں مل رہا تھا اسے تمام الفاظ مل گئے اور میرا شکریہ ادا کرنے لگا۔

دراصل اردو، انگریزی اور عربی لغات دیکھنے کا طریقہ الگ الگ ہے۔ اردو، انگریزی لغات دیکھنے کے لئے سب سے پہلے مطلوبہ لفظ کے ابتدائی تین حروف دیکھے جاتے ہیں، پھر انہیں لغت میں حروف تہجی کی ترتیب سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن عربی لغات دیکھنے کا طریقہ الگ ہے۔ اس کے لیے آپ سب سے پہلے مطلوبہ لفظ کا حروف اصلی نکالیں، پھر ان حروف اصلی کو لغت میں حروف تہجی کی ترتیب سے دیکھیں۔ اور اس کا مصدری معنی تلاش کریں۔ (یاد رہے کہ عربی لغات میں صرف مصدری معنی لکھا ہوتا ہے)۔ پھر اس معنی مصدری کو صیغہ کی علامات دیکھتے ہوئے اس کے مطابق کرلیں۔ مثلا عَلِمْتُنَّ کا معنی دیکھنے کے لیے اس کا وزن نکالیں گے جو کہ فَعَلْتُنَّ ہے۔ اب فا، عین، لام کلمہ کے مقابلہ میں ع، ل، م ہیں۔ چنانچہ یہ حروف اصلی ہوئے۔ ان کا مجموعہ عَلِمَ ہے۔ اب لغت میں عَلِمَ کو ع، ل، م والی جگہ پر تلاش کیا تو اس کے کئی معانی لکھے ہوئے مل گئے۔ (یاد رہے کہ باب بدلنے سے معانی بھی تبدیل ہوجاتے ہیں)۔ چنانچہ اگر ع، ل، م تینوں کو مفتوح پڑھیں تو اس کا معنی یہ بنے گا۔ نشان لگانا، ہونٹ چیرنا۔ یہ باب نصر اور ضرب سے ہیں۔ لیکن اگر باب عَلِمَ (سَمِعَ) سے ہو تو چونکہ وہاں عین کلمہ یعنی ''ل'' مکسور ہوتا ہے، اس لحاظ سے اس کا معنی ہوگا، جاننا، حقیقت علم کو پالینا، پہچاننا وغیرہ۔ چونکہ یہ لفظ اکثر باب عَـلِـمَ سے آتا ہے اس لیے اس کا عمومی معنی ''جاننا'' ہی ہوگا۔ یہ مصدری معنی ہے۔ اب ہم نے صیغہ دیکھا کہ یہ جمع مؤنث حاضر بحث ماضی معلوم کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اس کی پہچان آخر میں لفظ ''تُـــــنَّ'' ہے۔ اس لحاظ سے اس کا ترجمہ کیا تو یہ بنا۔ ''جانا تم سب عورتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں''۔ اسی طرح باقی جگہ بھی ترجمہ معلوم کیا جائے گا۔

ہم نے ابھی پڑھا کہ باب تبدیل ہونے سے ترجمہ بھی بدل جاتا ہے۔ ذیل میں ہم اس کی چند مثالیں دیتے ہیں۔

(۱)......اگر اسی مذکورہ لفظ کو باب **تفعیل** میں لے کر جائیں تو یہ ''عَلَّمْتُنَّ'' ہوجائے گا۔ اس کا مصدری معنی ہے ''سکھلانا''۔

(۲)......اگر باب **افعال** میں لے جائیں تو یہ اَعْلَمْتُنَّ بن جائے گا۔ اور اس کا مصدری معنی ہے ''اطلاع دینا''۔

(۳)......اگر باب **افتعال** میں لے جائیں تو یہ اِعْتَلَمْتُنَّ ہوجائے گا۔ جس کا مصدری معنی ہے ''پانی بہنا''۔

(۴)......اگر باب **استفعال** میں لے جائیں تو اِسْتَعْلَمْتُنَّ ہوجائے گا۔ جس کا مصدری معنی ہے ''خبر دریافت کرنا''۔

(۵)......اگر باب **تفاعل** میں لے جائیں تو تَعَالَمْتُنَّ ہوجائے گا۔ جس کا مصدری معنی ہے ''جاننا''۔

علی ہذا القیاس باب بدلنے سے معنی بھی بدل جاتا ہے (اسے صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب بھی کہتے ہیں جو آپ اگلے سال پڑھیں گے انشاء اللہ)۔ اس لیے صیغہ کا معنی دیکھنے سے پہلے اچھی طرح جانچ لینا چاہیے کہ یہ صیغہ کس باب سے تعلق رکھتا ہے؟ پھر جس باب سے بھی متعلق ہو اسی کے مطابق لغت سے ترجمہ دیکھنا چاہیے ورنہ ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

بہترین لغات:

یوں تو اس دور میں ایک سے بڑھ کر ایک اچھی لغت مل جائے گی۔ لیکن علماء کرام درج ذیل لغات دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

☆......**اَلْمُنْجِدُ**: یہ ایک عیسائی عربی دان ''لوئس معلوف'' کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اسی نام کی ایک اور کتاب مولانا عبدالحفیظ بلیاوی رحمہ اللہ کی بھی لکھی ہوئی ہے۔

☆......**مصباح اللغات**: یہ کتاب بھی مولانا عبدالحفیظ بلیاوی رحمہ اللہ استاذ دارالعلوم دیوبند کی لکھی ہوئی ہے۔ اور تقریبا المنجد کا خلاصہ ہے۔ درس نظامی کے طلباء کے لیے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ کیونکہ اس میں ابواب ومصادر، واحد، جمع، تذکیر وتانیث کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور آخر میں جدید عربی الفاظ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

☆......**القاموس الوحید**: القاموس کے نام سے اردو، عربی کئی قسم کی لغات ہیں جو کہ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی رحمہ اللہ صدر شعبہ عربی ادب دارالعلوم دیوبند کی لکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے جامع مانع القاموس الوحید ہے۔ جس کے شروع میں مولانا عمید الزمان قاسمی مدظلہ کا لکھا ہوا مقدمہ بھی ہے۔ یہ کتاب عربی کی ایک لغت المعجم الوسیط کا اردو ایڈیشن کہلایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس میں بہت زیادہ اضافہ بھی ہے۔ جو کہ جدید عربی سیکھنے والوں کے بہت نفع مند چیز ہے۔ اس میں ابواب کی اتنی زیادہ وضاحت نہیں ملتی، البتہ عربی تعبیرات ومحاورات کا بہت احسن انداز میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس لئے عربی زبان سیکھنے والوں کے لیے خاصے کی چیز ہے۔ نیز کئی جگہ پر الفاظ کے معانی پر استدلال قرآن واحادیث اور عربی کے محاورات سے کیا گیا ہے۔

تمت بالخیر بعون اللہ تعالی عز اسمہ وجل شانہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا و حبیبنا وشفیعنا محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین .

کتبہ: العبد الفقیر عبد الصبور شاکر نقشبندی عفی عنہ۔ ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ (یوم الاربعاء)

یادداشتیں